فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ

پھلا حصہ مباحثہ مذھبی کا

Pt. I

جو فیمابین

مولوی رحمت اللہ صاحب اور پادری فنڈر صاحب کے

شہر اکبراباد مین واقع ہوا

اور اوسکو

سید عبداللہ اسسٹنٹ مترجم سرکاری نے قلمبند کیا

مطبع منعمیہ واقع شہر اکبراباد محلہ چھیپی
چھپی ایٹ سنہ ۱۲۷۰ مین منشی محمد امیر خان کے اہتمام سے

بسم الله الرحمن الرحيم

خداے جل شانہ کے پاک نام کو جس پاک سے نسبت دین پاک تر ہے اور اسکی حمد و ثنا جسقدر زبان سے کہیں اور قلم سے لکہیں اس سے افزون تر ہے اسکے عطیات بیغایات کا حصر دشوار ہے اور اسکے احسان بے پایان کا حساب بے شمار اور اسکے رسول مقبول نبی آخر الزمان احمد مجتبی محمد مصطفے علیہ افضل التحیۃ والثنا کی عظمت شان کو جس نبی عالیشان کی شان سے مقابل کرین اس سے بالاتر ہے اور دین اسلام جو انکی طفیل جاری ہوکے عالم مین پہیلکر باعث ازالہ کفر و ضلالت ہوا سب دینون سے افضل و اعلی تر ہے خدا نے تو مخلوق کی کاینات بنائی محمد نے راہ نجات کیا ہمکو حق نے محمد عطا محمد نے ہمکو بتایا خدا اما بعد یہ خاکسار ہیچمقدار سید عبید الله اکبرابادی سب شایقین مباحثہ دینی و شایقین مناظرہ مذہبی کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ درین ولا فیما بین جناب مولوی رحمت الله صاحب مصنف کتاب ازالۃ الاوہام و پادری

... صاحب مؤلف میزان الحق کے ایک دینی مباحثہ ہوا وجہ اسکی یہہ تہی کہ جناب مولوی صاحب موصوف
کو یہہ بات منظور ہوئی کہ سب عوام و خواص اُن مسئلوں کی کیفیت سے جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان
متنازعہ فیہ ہیں خوب آگاہ ہو جاویں سو اس امر کے لئے سوا اسکے کہ مباحثہ تقریری قایم ہو کوئی اور صورت
نظر نہ آئی کیونکہ مباحثہ تحریری میں اولاً تو بہت مدت لگ جاتی ہے اور مولوی صاحب کو اتنی فرصت
نہ تہی دوم اسمیں اکثر خلط مبحث بہی ہو جایا کرتا ہے لہذا اس سے کوئی نتیجہ اچہا برآمد نہیں ہوتا بس اس واسطے مولوی
صاحب نے اس مقدمہ میں پادری صاحب کو خط لکہا اور بعد چند مراسلات کے اس ترتیب سے مباحثہ ٹہہر گیا کہ اول نسخ دوم تحریف
سیوم تثلیث اور چہارم آنحضرت صلعم کی رسالت میں گفتگو کی جاوے اور گفتگو کرنے والے ہر طرف سے دو دو
آدمی ہوں چنانچہ ایک طرف تو پادری فنڈر صاحب اور پادری فرنچ صاحب اور دوسری طرف مولوی صاحب اور
ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب مقرر ہوئے لیکن افسوس کہ یہہ مباحثہ مفید الناس تمام کو نہ پہنچا بلکہ تحریف ہی
کی گفتگو پر آکر رہگیا کیونکہ پادری فنڈر صاحب دوسرے ہی دن اخیر وقت مولوی صاحب سے یہہ فرمانے لگے
کہ جب تک تم انجیل کی حقیت کے معترف نہ ہوگے تب تک ہم تثلیث میں گفتگو نہ کرینگے کیونکہ وہ مسئلہ محکوم فی الکتاب ہے
نہ محکوم فیہ العقل اور مولوی صاحب کو یہہ منظور نہوا کیونکہ وہ کہتے تہے کہ جب ہم تحریف ثابت کر چکے اور آپنے
بہی اوسے سات آٹہہ جگہہ مان لیا اور چالیس ہزار جگہہ ایسے سہو کاتب کو تسلیم کیا کہ ہمارے
اور تمہارے درمیان صرف نزاع لفظی باقی رہگئی سو اب کس صورت سے ہم اس کتاب کو تسلیم کریں لہذا
اسی پر مباحثہ ختم ہوا اور وہ باتیں جو تثلیث اور آنحضرت صلعم کی رسالت کی بابت کہنی تہیں

تصریح بھی کی ہے اور مباحثہ کی پہلی بات اُسی کو قرار دیا ہے نیاز مند بھی آپکے ارشاد کا اتباع کر کے
اور مسئلہ مذکورہ کے عمدہ ہونیکو مسلم رکھکر اسبات پر راضی ہے کہ اولاً اُسی مسئلہ پر گفتگو ہو اور بعد اُسکے
جس مسئلہ پر بالاتفاق طرفین کی مرضی ٹھہرے اُسکی بات چیت کیجاوے اسواسطے عرض رسا ہوں کہ اگر
منظور خاطر ہووے تو کوئی روز و مکان متعین کر کے مجھکو مطلع فرمائیے تاکہ اس امر سے فارغ ہونے
تک اگر یہیں اس شہر میں مقیم رہوں نہیں تو دہلی کو چلا جاؤں کیونکہ یہاں کے قیام سے اور کوئی
امر منظور نہیں ہے امیدوار ہوں کہ براہ عنایت اس خط کے جواب میں احد الامرین سے
مطلع فرمائیے کتاب ازالۃ الاوہام دہلی سے آپکی خدمت میں پہنچ گئی ہے اور غالب ہے
کہ رسالہ احسن الحدیث فی ابطال التثلیث بھی خدمت شریف میں پہنچ گیا ہو اور انشاء اللہ
تعالی عنقریب رسالہ اعجاز عیسوی جسکی تالیف نے ابھی فراغت پائی ہے اور جسکے آخر میں میزان الحق
کے پہلے باب کی تیسری فصل کا بھی لفظاً لفظاً جواب دیا ہے آپکی نظر سے گذریگا بعد اُسکے
ازالۃ الشکوک جسمیں کرانچی کے سوالات کا جواب دیا گیا ہے اور ایک عرصے سے طیار ہے
اور میرے اکبرآباد میں چلے آنے کے سبب اُسکے چھپنے میں تعویق ہوئی ہے اور میرے دہلی
میں پہنچنے کے بعد چھاپا جاویگا اور اُسکے بعد استبشار ص الاشکال کا جواب جو ایک عرصہ
سے میرے بعض دوستوں نے لکھکر میرے پاس بھیجا ہے اور وہ بھی عنقریب منطبع ہوگا
اور بعد اُسکے معدل اعوجاج المیزان میزان الحق کا جواب جسکا حوالہ ازالۃ الاوہام میں دیا گیا ہے

ملاحظہ شریعت میں آویگا غرض کہ کتب مذکورہ میں سے ہر کتاب چھپنے کے بعد آپ کی خدمت میں پہنچیگی خدا تعالی ہمکو اور اپنے سب بندوں کو حق کے پہچاننے اور سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے اور تعصب اور نادرست باتوں سے جو آخرت کے لیے مضر ہیں چھڑاوے آمین فقط

مرقومہ ۲۲ جمادی الاخری ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۵۴ء روز پنجشنبہ

جواب پادری صاحب

جناب مولوی صاحب والا مناصب عالی مناقب سلامت نامہ نامی پہنچا کاشف حالات ہوا ہر چند آپکے تشریف لانے اور اپنے غیر حاضر ہونے اور آپکے بے حصول مقصود لوٹ جانے کے سبب مجھکو تاسف ہوا لیکن میں معذور ہوں کیونکہ پہلے سے آپکے تشریف لانے کا حال نہ جانتا تھا اور نہ میں نے مولوی امیر اللہ کی معرفت آپکو اپنی کوٹھی پر بلانے کا پیغام دیا تھا ان بعضی باتوں کے جواب میں جو مولوی صاحب موصوف نے فرمائی تھیں یہہ کلمہ البتہ میری زبان پر آیا تھا کہ اگر مباحثہ علانیہ چاہتے ہیں تو پہلے میرے ساتھ ملاقات کرلیں نہ یہہ کہ جیسا آپنے تحریر فرمایا ہے میں نے کچھ حکم دیا ہو بالجملہ آپکے عنایت نامہ کے مضمون سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ آپ کو اشخاص فریقین کے مجمع میں مباحثہ علانیہ مقصود ہے سو میں اگرچہ اس طرح مباحثہ کو بہت مفید نہیں جانتا پر آپ کے ارشاد کی بجا آوری سے باہر نہیں ہوں روز اور وقت کے تعین کی نسبت دو تین صاحبوں سے مشورہ کرکے اولاً آپ کو اطلاع دونگا بعد اسکے مباحثہ کا جلسہ منعقد ہوگا صلح یہہ ہے کہ اس مباحثہ میں یہہ قاعدہ مرعی اور یہ دو تین باتیں ملحوظ رہیں اولاً آپ کی درخواست

کے مطابق نسخ وتحریف کی بابت گفتگو درمیان مین آوے ثانیاً اُس امر کی گفتگو کیجاوے جو مختار طرفین ہووے

ثالثاً ایک امر کی گفتگو کے اثناء مین کسی دوسرے امر کا ذکر جو خارج از بحث ہو درمیان مین نہ آوے

رابعاً مباحثہ کی مجلس مین کوئی شخص صاحبون مین سے بطور منصف ٹھہرایا جاوے جسکو انگلش کے محاورہ

مین چیرمین کہتے ہین تاکہ مباحثہ کا جلسہ شایستگی اور تہذیب اور انتظام سے معرا ہونے پاوے

۲۳ مارچ ۱۸۵۴ء

جناب پادری صاحب والا مناصب زبدہ کشیشان الیحمن سیحمان ذوی الاقتدار سلامت

عنایت نامہ پہنچا مین ممنون ہوا آپنے جو مباحثہ علانیہ منظور فرمایا اور دو تین صاحبون سے مشورہ

کرنے کے بعد روز اور وقت کے تعین کی اطلاع دینے کا وعدہ کیا اور مباحثہ کے وقت چار

امرون کے مرعی رہنے کی استدعا فرمائی سو معلوم ہوا یقین ہے کہ آپ مشورہ کے بعد

مطلع فرما دیجئے پہلا امر تو آپ کی اتباع سے پیشتر ہی سے منظور تھا اور تیسرا امر جو فی الحقیقت

مناظرہ کے طریقے کے موافق اور بہت محمود و مستحسن ہے اب بکمال رضامندی قبول کیا گیا

نمبر دوسرا امر البتہ کچھہ تشریح طلب ہے لہذا مکلف ہون کہ آپ اولاً اِس فقرہ سے کہ

ثانیاً اُس امر کی گفتگو کیجاوے جو مختار طرفین ہووے بصراحت مطلع فرمایئے کہ

اِس سے آپ کی کیا مراد ہے اِسکے بعد اُسکے قبول کرنے کا اقدام کیا جاوے اور چوتھے

امر کا حال یہ ہے کہ غالباً صاحبون کے لفظ سے آپکے نزدیک صاحبان عالیشان

انگلش مقصود ہونگے سو مین جو اس شہر مین مسافرانہ وارد ہون ان صاحبون مین سے کسی کی
مذمت مین نیاز نہین رکھتا کہ اس امر کے نسبت اپنی رضامندی ظاہر کرون اور اگر مین کسی شخص کو
اہل اسلام مین سے قرار دون تو غالب ہے کہ آپ کو منظور نہ ٹھہرے علاوہ اسکے جو یہہ گفتگو مسایل مختلفہ مین
قرار پائی ہے اس صورت مین منصف خواہ عیسائی ہو خواہ محمدی خلایق کے دل سے اسکی طرفداری
کا اہتمام ہرگز نہ جائیگا لہذا مین چاہتا ہون کہ یہہ امر مشروط نہ ہے اور ظاہر ہے کہ اس امر کی کچھ
حاجت بہی نہین ہے کیونکہ ہرگاہ اس مجلس مین سب اہل علم فراہم ہونگے تو انشاءاللہ تعالی یہ جلسہ
شایستگی اور انتظام سے ہرگز خالی نہوگا اور جو نیازمند انگریزی سے کم واقف ہے اور فریقین کو کتاب
پر حوالہ کرنے اور عبارت کے دیکھنے کا اتفاق پڑیگا اسلئے ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب اس امر مین میرے
شریک رہینگے پس آپ بہی کسی شخص کو جو اس کام کے لایق ہو اپنے لئے تجویز فرمائے اور انجام گفتگو تک
یہہ بات ملحوظ رہے کہ ان چار شخصونکے سوا یعنے ایک آپ دوسرے وہ شخص جو اس امر مین آپ کا شریک
ہو اور ایک مین دوسرے ڈاکٹر صاحب اور کوئی شخص اس گفتگو مین دخل نہ دیوے اور سوا ان نہین زبان
بہر نہ لاوے زیادہ نیاز ۲۴ جمادی الاخری سنہ ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۲۴ مارچ سنہ ۱۸۵۴ء

جناب مولوی صاحب والا مناقب عالی مناصب سلامت   نامی نامہ میرے نیازنامے کے جواب مین
پہنچا اسکے مضامین مندرجہ بخوبی معلوم ہوئے چنانچہ اس امر پر راضی ہی کہ طرفین مین سے دو دو
آدمی اس مباحثہ مین دخیل رہین چہ زیادہ نہو نہ سہی پس آپ کی طرف ڈاکٹر صاحب کا ہونا

مجھکو قبول اور منظور ہے اور اپنی طرف سے مین نے پادری فرنچ صاحب کو تجویز کیا ہے پر آج پادری صاحب
موصوف تبدیل ہولکے طور پر علیگڈہ وغیرہ کو تشریف لیے جاتے ہین دو ہفتے کے عرصہ مین پہر آوینگے
انکے آنے تک مباحثہ ملتوی رہے جسوقت پادری صاحب آوینگے مباحثہ کا جلسہ منعقد ہوگا اور چونکہ بسبب عادت
اس قسم کے جلسون کے انعقاد کے وقت اکثر شایقین اور سامعین مجتمع ہو جایا کرتے ہین پس یقین ہے
کہ طرفین مین سے اکثر صاحب لوگ اور شہر کے باشندے اسوقت اکہٹے ہونگے پر کسی کو مباحثہ
مین دخل نہین ہوسکتا ہان اگر کوئی مناسب بات یا کوئی شایستہ لفظ کسیکے ذہن مین گذرے
تو اُسکو اظہار کی ممانعت نہین ہی لیکن مباحثہ مین دخل کرنے کی امتناع ہی کیونکہ یہہ امر صرف
انہین دو دو شخصون پر جو مقرر ہوئے منحصر رہیگا ۲۵ مارچ ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب والا مناصب بہ کشیشان نامدار عمدہ علماء مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت
الطاف نامہ میں سطر رقیمہ نیازمند کے جواب مین متضمن اسکے کہ چوتہی شرط کا انفساخ ہمکو منظور ہی اور مباحثہ
مین طرفین مین سے دو دو آدمیون کا ہونا مستحسن ہی اور میان محمد وزیر خانصاحب ڈاکٹر کا
نیازمند کی طرف اور جناب پادری فرنچ صاحب کا اپنی طرف ہونا آپ کو منظور ہی اور آپ کو اس
عذر سے کہ پادری فرنچ صاحب علیگڈہ کو تشریف لیجانے کا عزم رکھتے ہین دو ہفتہ کی
مہلت کی استدعا ہی صحیح اور مدارج کے پہنچکر کاشف ما فیہا ہوا کر منہ ملے من نیازمند اس شہر مین
مسافرانہ قیام رکہتا ہی اور زیادہ ٹھہرنے مین اپنا ہرج جانتا ہی اور مین نے سابق کے نیازنامہ

پادری صاحب کا تیسرا خط

مین آپ سے اِسبات کی توضیح چاہی تھی کہ دوسری شرط سے آپ کی کیا مراد ہی سو آپ نے اُسکا
جواب قلم انداز فرمایا اب آپ کی عنایت اور مسافر نوازی کے بہروسے آپ سے تین امر کا ستدعی
ہون اوّل یہہ کہ دو ہفتہ کے سوا جسکی بابت آپکے ارشاد کے مطابق مہلت مقبول ہو چکی ہے
دوسری مہلت نہ طلب کیجاوے دوسرے یہہ کہ جو کچہہ دوسری شرط سے آپ کا مقصود ہو وے
اُس سے مشروحاً اطلاع دیجاوے کہ اِسکے بعد اُسکی پذیرائی کا ذکر کرون تیسرے یہہ کہ اِسی
دو ہفتہ مین مجلس مباحثہ کے انعقاد سے تین چار دن پیشتر مکان کے تعین سے مجھکو مطلع
فرمایئے اور سلامتی ہو آپکی جو ملنے راہ کی بات ۲۶ جمادی الاخری ۱۲۷۰ ہجری مطابق
۲۶ مارچ ۱۸۵۴ء

جناب مولویصاحب عالی مناصب والا مناقب سلامت نامی نامہ پہنچا اُسکا مضمون
مندرجہ معلوم ہوا انشاء اللہ تعالی پادری فنڈر صاحب کے تشریف لانے کا عرصہ دو ہفتہ سے
متجاوز نہوگا یہہ اندیشہ اپنے دل مین نہ لایئے جسدن پادریصاحب موصوف تشریف لاوینگے
آپ کو اطلاع دونگا اور جلسے کے لئے کٹرہ مین وہ مقام جسمین سابقاً مدرسہ تہا قرار پاویگا اور جلسہ
کا وقت علی الصباح ساڑہے چہ بجے سے آٹہہ بجے تک ہوگا کیونکہ صاحبان انگریز اِس سے
زیادہ بیٹہنے کے متحمل نہین ہوسکتے اور دن کا تعین آج نہین ہوسکتا اِسکی اطلاع بھی
پادری فنڈر صاحب کے تشریف لانے کے وقت آپ کو دونگا اور دوسری شرط کی توضیح

یہہ ہی کہ مین نے آپ کے اسمار کو جو آپ نے پہلے خط مین کیا تہا یعنی یہہ کہ نسخ و تحریف کے
مباحثہ کے بعد جس مسئلہ پر طرفین کا اتفاق ہووے اسکی گفتگو کیجاوے قانون و دستور
قرار دیکر اپنے خط مین لکہا ہی کہ اولاً نسخ و تحریف کا مباحثہ کیا جاوے بعد اسکے جو امر کہ
مختار فریقین کا ہووے اسکی بحث درمیان مین آوے اور اسکے بعد مین چاہتا ہون کہ
پیغمبر اسلام کی رسالت کی بابت مباحثہ کیا جاوے بطور یہ کہ آپ اُن دلایل کو پیش کرین جو رسالت کی مثبت ہوویں مورخہ سنہ ۱۸۵۴ع

جواب خط مورخہ

جناب پادری صاحب زندہ گشتیان نامدار عمدۂ علماء مسیحیان ذوالاقتدار سلامت
عنایت نامہ متضمن اسکے کہ مہلت کی مدت دو ہفتہ سے متجاوز نہوگی اور جلسہ کا مقام کٹرہ
کے اُس مکان مین جہان پہلے مدرسہ تہا مقرر ہوگا اور جلسہ کا وقت علی الصباح ساڑہے
چہہ بجے سے اٹہہ بجے تک مقرر کیا جائیگا مع اور مراتب کے پہنچا حال مندرجہ معلوم
پہلے فقرہ کے مضمون سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور دوسرے فقرہ کا مضمون بدل قبول
کیا گیا پر تیسرے فقرہ کے قبول کرنے مین دو وجہ سے عذر ہے پہلے یہہ کہ ظاہرا ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس جلسہ مین صرف ایک روز تشریف لائینگے سو ڈیڑہ گہنٹہ کے
عرصہ مین کہ اسمین سے بہی آدہے گہنٹہ کے قریب لوگون کے انتظار وغیرہ مین ضائع
ہو جائیگا ایک مسئلہ بہی بخوبی منفصل نہ ہوگا چہ جائے کہ تین مسائل عظیمہ جنمین مباحثہ
کرنا آپ کو مد نظر ہے تصفیہ پاوین دوسرے یہہ کہ اس مباحثہ مین ایسا نہین ہے

کہ مین خواہ مخواہ جناب ڈاکٹر صاحب کی اعانت و شرکت کا خاصکر محتاج ہون اور جناب شیخ
کو بھی مباحثہ کا چندان شوق نہین ہے لیکن جو اِس شہر مین آنکے سوا کسی انگریزی دان
سے مجھکو تعارف نہین ہے اور مناظرہ مین نقل کی تصحیح اور منقول عنہ کی طرف حوالہ
کرنے کی حاجت بالضرور پڑیگی اِسلیے مین نے چارو ناچار جناب ممدوح کو اپنا شریک
ٹھہرایا ہے سو اُنکو اسوقت اسپتال کے کام سے فرصت نہین ہے لہذا عرض رسا ہون
کہ جو آپ ہمت والا ایسے امور مین قوی رکھتے ہین اور پاس اولو العزمی کے سبب سارے
پادری صاحبون مین مشہور ہو رہے ہین تو حق کے ثابت کرنے کیلیے اِن دو باتون
کو ضرور قبول فرمائیے اول یہہ کہ مباحثہ کے وقت مین کچھ وسعت کر دیجیے اور سامعین
کا بہت لحاظ نہ کیجیے بلکہ سامعین کا اسیقدر لحاظ رکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص
اپنے شوق سے جتنا چاہے بیٹھے اور جسوقت چاہے چلا جاوے پھر آپ تصفیہ سے پہلے نہ
اٹھین اور انشاء اللہ اِس صورت مین بھی سیکڑون عیسائی اور مسلمان اور ہندو
آخر جلسہ تک وہان موجود رہینگے گو بعضے امراء عالیشان تشریف لیجاوین اور اگر
ایک روز اسقدر محنت و مشقت اٹھانا گوارائے خاطر نہو تو جبتک مسائل مذکورہ کا تصفیہ
ہو جاوے ہر روز ڈیڑھ گھنٹہ مقرر کیجیے دوسرے یہہ کہ جلسہ مذکورہ اتوار کے دن دس بجے
کے بعد ٹھہرایا جاوے کیونکہ اُس دن متعلقان سرکار دولتمدار کو فرصت ہوتی ہے اور

موصوف یعنی دس بجے کے بعد آپ اُس روز کی معمولی عبادت سے اور جناب ڈاکٹر صاحب
اسپتال کے کام سے اور سب لوگ یعنی کیا صاحبان عالیشان اور کیا رؤساے شہر
کہانے وغیرہ سے فارغ ہو جاتے ہین اور اگر آپ کو اتوار کے روز مین کچھہ عذر ہووے
تو بجاے اُسکے کوئی دوسرا روز دس بجے کے بعد سے مقرر فرمایئے زیادہ نیاز ۲۸ جمادی الاخری
سنہ ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۵۴ع روز شنبہ

مہربان دوست عالی مناصب ذوالمناقب سلامت گرامی نامہ پہنچا مدعا معلوم ہوا جو عذر آپنے میرے خط کے تحریر فقرہ کی بابت
کی نسبت لکھے ہین معلوم ہوئے یہہ جو آپنے گمان فرمایا ہے کہ مین جلسہ مقررہ مین صرف
ایک روز حاضر ہونگا گمان صحیح نہین ہے بلکہ جب تک مسائل متنازعہ فیہ کی بحث طے ہوگی
حاضر ہوا کرونگا اور جتنے جلسے امور منظورہ کے تصفیہ کے لیے ضرور پڑینگے منعقد ہونگے
ہر جلسہ کا وقت و مقدار وہی رہیگا جو مین نے اپنے سابق کے عریضہ مین عرض کیا ہے
نہ اور کچھہ کیونکہ صاحبان انگلش کے لیے اِس قسم کے کامون کے واسطے اُس سے مناسب
زیادہ کوئی وقت نہین ہے اور اتوار کا دن جیسا کہ آپنے تجویز و درخواست کی ہے
نا ممکن ہے اور ہر روز متواتر بھی جلسہ کا انعقاد دشوار ہے ہان ہفتہ مین دو بار یا تین بار
البتہ ہو سکتا ہے اور یہہ امر کہ ہفتہ مین کون کون سے دن جلسہ ہوا کریگا پادری [illegible]
کے تشریف لانے کے وقت متعین کر کے آپ کو اطلاع دونگا ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۵۴ع

مولوی صاحب کا [illegible]

جناب پادری صاحب والا مناصب زبدۂ کشیشان نامدار عمدۂ علماء مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت
عنایتنامہ متضمن اس بات کے پہنچا کہ جلسہ کے وقت مقرر کی تبدیل منظور نہیں ہے اور یہہ کہ جناب نہ تو اردو کی گفتگو کا نہ ... آخر ہر روز تشریف
بلکہ ہفتہ بھر مین دو یا تین بار جلسہ مین آیا کرینگے سو اسکے مضمون سے کمال تعجب ہوا کہ
آپ گفتگوی زبانی سے گریز فرماتے ہین جو نہ جلسہ کا وقت بڑھاتے ہین نہ اسکی
تبدیل منظور فرماتے ہین آپ خیال فرمائیے کہ باوجودیکہ مین مسافر ہون اور یہان
کے ٹھہرنے مین اپنا سراسر ہرج جانتا ہون مین نے محض آپ کی درخواست پر جو آپ
نے پادری فرنچ صاحب کے تشریف لیجانے کے عذر سے کی تھی دو ہفتہ کی مہلت
منظور کرلی اور آپ باوصف اسکے کہ جناب ڈاکٹر صاحب میرے شریک کو وقت
مقرر پر اسپتال کے کام کا عذر قوی ہے وقت نہین بدلتے ہین اور یہہ کہ صاحبان
عالیشان انگلش کو ایسے کامون کے لئے کوئی وقت مناسب تر اس سے نہین ہے
ایک ضعیف سا عذر ہے کیونکہ اگر بالفرض صاحبان عالیشان انگلش تشریف نہ لاوین
تو بھی سیکڑون مسلمان اور عیسائی جلسہ مذکورہ مین شریک ہونگے علاوہ اسکے یہہ گفتگو
کچھ صاحبان عالیشان انگلش کے تشریف لانے پر موقوف نہین ہے اور اگر آپ کی
رائے مین صاحبان معظم الیہم کے تشریف لانے ہی پر اسکا مدار ہے تو غالباً آفتاب
کے غروب ہونے کے بعد صاحبان ممدوحین اور سب لوگون کو فراغت ہوتی ہے اسی

وقت کو مقرر فرمایئے اور آپ اسباب کو یقین جانیئے کہ اگر مین اِس شہر مین
جناب ڈاکٹر صاحب کے سوائے اور کسی معتمد انگریزی دان سے جان پہچان رکھتا ہوتا
تو بیشک اسکو اپنا شریک کر لیتا اور مین نے گفتگو بہ زبانی کو فقط اِس جہت سے اختیار
کیا ہے کہ اسمین تحریر کی نسبت جلد تر انفصال ہو جاتا ہے اور یہہ بنظر قلت ساعت
کے بہت ہی لایق و مناسب ہے سو جب یہہ بھی ہفتہ مین دو چار یا تین بار اور وہ
بھی صرف ڈیڑھ گھنٹہ ٹھہری تو اسکو کسی طرح تحریری گفتگو پر رجحان نہین رہا
اور سننے والون کو بھی کچھہ مزہ نہ آئیگا اور ہر بار گفتگو محل و موقع پر منقطع ہوگی
اور دوسری بار بھی گفتگو کا اعادہ کرنا ضرور پڑیگا اور ایک بڑی مدت جسکا
مین مسافرت کے باعث متحمل نہین ہو سکتا درکار ہوگی اِسلیئے معروض رسا ہون کہ مہر
بانی فرماکر طلوع آفتاب سے دس بجے تک چھوڑ کر باقی تمام دن اور ساعات
مین جونسا وقت مناسب جانیئے مقرر فرمائیے کہ وقت مذکور کے سوائے ساری
رات اور سارے دن ہم حاضر ہین اور ہرگز کسی طرح کا عذر نہین اور بہ التماس
جب تک مسائل متنازعہ فیصلے نہو لین ہر روز تشریف لایا کیجے تاکہ گفتگوے مذکور
جھٹ پٹ چند روز مین تمام ہو جاوے اور اِس چند روز مین اگرچہ جناب
والا کو محنت پڑیگی پر اِس قسم کے کامون مین محنت کی برداشت کرنا آپکے اور صاحبان

پابندی کے حسن اخلاق سے بعید نہیں ہے اور اگر کسی عذر سے میری عرض قبول نہو وے
تو اس صورت میں میں اسی نیاز نامہ کو مراسلہ آخری تصور فرماکے کل تک جمعہ
کی نماز سے پہلے ضرور بالضرور اسکا جواب عنایت فرماوے تاکہ مین اطلاع پاکے
اور اس امر سے ناچند ہو کر اگر اتفاق شہر سے اسی دن جمعہ کی نماز ادا کرکے نہیں
تو اسکے دوسرے دن پنجشنبہ کو دہلی کا عزم کرون فقط مرسلہ خاکسار بندہ محمد حسین ابو العزم ضیاء زیاد بعد نماز ۲۰ جمادی الاخری
سنہ ۱۲۹۸ ہجری مطابق ۲۰ اپریل ۱۸۸۱ء جناب مولوی صاحب والا مناقب عالی مناصب سلامت
نامی نامہ پہنچا حالات مندرجہ معلوم ہوئے آپنے جو امر مباحثہ مین گریز کا لفظ میرے
ساتھہ منسوب کیا ہے ارباب تہذیب کی طرز تحریر کے خلاف ہے آیا کوئی امر اسبات کا
مانع ہے کہ مین بہی آپ کو اس ردوبدل مین جو مباحثہ کے امور متعلقہ کی بابت میرے
اور آپکے درمیان واقع ہے اس جہتسے کہ آپ میری مرضی کی باتین نہیں
مانتے ہین گریز کے ساتھہ منسوب کرون پر یہہ لفظ بہت نامناسب ہے مین نہیں
لکہہ سکتا ہون یہہ جو آپ نے لکہا ہے کہ مباحثہ کا وقت دس بجے کے بعد سے دن
گویا شروع شغلم سے مقرر کیا جاوے سو مین انشاء اللہ تعالی اس امر کی نسبت
دو ایک صاحبون سے مشورہ کرکے جواب لکہونگا مین نے جو اپنے پہلے خطون مین
سے ایک خط مین یہہ بات لکہی تہی کہ نسخ و تحریف کے مباحثہ کے بعد آپ اپنے

در باب جمعہ خواندن خط

بتحریک سبات کے زیادتی دلائل منسوخی کیگا سو آپنے انکی منظوری و نامنظوری کی بابت کچھنہیں لکھا اگر لکھ بھیجے تو بہتر ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۵۴ع

پادری صاحب عالی مناصب والا مناقب سلامت

جونیاز نامہ کہ مین نے کل آپکے خط کے جواب مین بھیجا ہے اُسمین یہہ وعدہ کیا ہے کہ مین آپ کے وقت مجوزہ کی بابت دو ایک صاحبون سے مشورہ کرکے آپ کو جواب دونگا سو آج جس کسی سے اِس امر کی بابت صلاح لی کسی نے اُسوقت کو بہتر نہ بتلایا اِس صورت مین مباحثہ کا وقت وہی ہو سکتا ہے جو مین نے پہلے لکہا ہے یعنی علی الصباح ساڑہے چھہ بجے سے آٹھہ بجے تک پہر جو آپ وقت مذکور مین ڈاکٹر صاحب کی عدم فرصتی کا عذر بیان کرتے ہین اِسلیئے مین نے ڈاکٹر ماری صاحب سے اجازت لینی ضرور جانکر آج ڈاکٹر صاحب موصوف سے ملاقات کی اور ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب کیلئے صبح کے وقت مباحثہ کے جلسہ مین شریک ہونیکی اجازت مانگی صاحب موصوف نے فرمایا کہ ہم اُنکو اجازت دینگے اور مباحثہ کے دن اسپتال سے اُنکی غیر حاضری معاف ہوگی پس اب وقت کے باب مین آپ کا عذر باقی نرہا

ملاحظہ گیا اُنکل کے بھیجے ہوئے خط کے جواب کا منتظر رہا انتظار ہوا کہ بھیجا اور انکا دونو کا جواب مطابق ہو ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب والا مناصب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علماء مسیحیان ذوی القدر والاحترام سلامت

دو قطعہ عنایت نامہ متضمن استدعا اِس امر کے کہ نسخ و تحریف کے مباحثہ کے بعد

حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مین مباحثہ کیا جاوے اور یہی مشعر
اِس بات کے کہ آپ کی راے مین مباحثہ کے وقت کی تبدیل مستحسن نہین ہے اور اِسی لیئے
آپ نے جناب ڈاکٹر ماریی صاحب سے جناب ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب کے لیئے
اجازت حاصل کرلی ہے پہنچے اور دونون کے حالات منکشف ہوئے جناب من
جو اہل اسلام اور عیسائی لوگون کے درمیان نسخ وتحریف کے مسئلہ کے بعد تثلیث اور
حضرت خیر البشر صلعم کی نبوت کے مسئلہ مین لوگ مسائل متنازعہ کی نسبت زیادہ تر
نزاع واقع ہے اور اہل اسلام پہلے مسئلہ کا انکار اور دوسرے کی تسلیم اور عیسائی
اُسکا عکس واجب جانتے ہین اور آپ نے اپنی بعض تالیفات مین انکار تثلیث کو آنحضرت صلعم
کی نبوت کے ابطال کی دلیل ٹھہرایا ہے اور آپ کی راے مین تثلیث کا مسئلہ
ابطال نبوت کے مسئلہ کا مدار ٹھہرا ہے اِس جہت سے نیاز مند ایسا مناسب جانتا ہے
کہ دونون مسائل مذکورہ کے مباحثہ سے فارغ ہونے کے بعد اولاً تثلیث کے مسئلہ
مین اور ثانیاً حضرت خیر البشر صلعم کی نبوت مین مباحثہ کیا جاوے اور اگرچہ نیازمند
کو تبدیل وقت کے عدم استحسان کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوئی پر اِسلیئے کہ
آپکی وساطت سے جناب ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب کے لئے اجازت حاصل ہو گئی
ہے میں نے آپ کی درخواست کو بکمال رضامندی قبول کیا اب انشاء اللہ تعالیٰ

جلسہ کے انعقاد کے روز اُسی وقت پر حاضر ہونگا مگر جیسا مین نے ۲۰ مارچ کے خط مین
کیا ہے آپ کو مسائل متنازعہ کے طی ہونے تک اتوار کے سوا ہر روز مباحثہ کے جلسہ مین تشریف
لانا ہوگا البتہ اتوار کے روز مین آپ کی تکلیف کا روادار نہین ہون اور اگر آپ
کی طرف سے اتوار کے سواے ہر روز تشریف لانے کے باب مین کچھ عذر نکیا جائیگا
تو نیازمند کی جانب سے بہی ہرگز کچھ عذر نہوگا صرف مسافرت کے باعث سے
شرط مذکور کی اجابت کے لئے باربار تصدیع دی گئی ہے زیادہ نیاز فقط ۲ رجب المرجب سنہ ۱۲ ہجری
مطابق یکم اپریل سنہ ۱۸ ع جناب مولوی صاحب والا مناقب عالی مناصب سلامت
سامی نامہ میرے دو نیاز ناموں کے جواب مین پہنچکر کاشف حالات ہوا آپ نے
جو ایک وجہ غیر ضروری کی بنا پر یہہ بات لکھی ہے کہ تثلیث کا مباحثہ پیغمبر
اسلام کی نبوت کے مباحثہ پر مقدم کیا جاوے سو اگرچہ حق تو یہہ تہا کہ ہرگاہ
مین نے آپ کے امور مجوزہ کو مسلم التقدیم رکہکر مان لیا ہے آپ بہی اُس امر کو جسکی
نوبت مین نے آپ کے تجویزی امورون کے طی ہونے کے بعد تجویز کی ہے اسکے محل
و موضع سے تغیر نہ کرتے لیکن اس جہت سے کہ مجھکو تثلیث کے مباحثہ سے کسی طرح
کا عذر نہین ہے نبوت کی بحث پر تثلیث کی بحث کی تقدیم اِس شرط سے قبول
ہے کہ آپ نبوت کے مباحثہ کے ختم ہونے تک مستعد رہکر متوجہ تمام اس کام مین مصروف

مولوی رحمت اللہ صاحب کا جواب

رہین آپنے جو ہر روز جلسۂ مباحثہ مین میرے حاضر ہونے کی نسبت لکہا ہے مین پہلے ہی
آپ کے خط مکتوبہ ۲۷ مارچ کے جواب مین لکہہ چکا ہون کہ میرا اور اور صاحبون کا ہر روز
حاضر ہونا ناممکن ہے پہر ہان ہفتہ مین کئی دن مباحثے کے جلسہ مین حاضر ہونے کے
لیے مقرر کیے جاوینگے اور یہہ بات پادری فرنچ صاحب کے تشریف لانے پر منحصر ہے
احتمال ہے کہ پہلے ہفتہ مین دو روز سے زیادہ جلسہ منعقد نہ ہو کیونکہ اُس ہفتہ مین
مسیح کی مصلوبیت کا دن ہے پہر مابعد کے ہفتون مین غالباً ہر ہفتہ مین تین
یا چار روز اِس کام کے لیے مقرر کیے جاوینگے ۱۲ اپریل ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب والا مناصب زبدۂ کشیشان نامدار عمدۂ علماء مسیحیان ذوالاقتدار سلامت
عنایت نامہ پہنچا مضمون مندرجہ معلوم ہوا آپ نے جو لکہا ہے کہ نبوت کے مباحثہ
پر تثلیث کے مباحثہ کی تقدیم اِس شرط سے مقبول ہے کہ نیازمند مباحثہ نبوت کے
اختتام تک متوجہ تمام مصروف رہے اور یہہ کہ آپ پہلے ہفتہ مین اِس سبب سے
کہ اُسمین جناب مسیح علیہ السلام کی مصلوبیت کا دن ہے دو بار سے زیادہ
تشریف نہ لائینگے اور مابعد کے ہفتون مین تین یا چار بار تشریف لایا کرینگے
سو جناب من نیازمند کو آپ کی شرط قبول ہے اور تثلیث کے مباحثہ سے فارغ ہونے
کے بعد جب تک کہ نبوت کا مباحثہ ختم نہ ہو چکے مین آپ کے ارشاد کے مطابق

بتوجہہ تمام معروف رہونگا اور جسوقت تک کہ آپ کی جانب سے عذر وقوع مین نہ آوے ہرگز عذر نکرونگا لیکن جو چار مسئلون کے طی ہونے مین عرصہ لگیگا اور بندہ مسافر ہے اور پہلے ہفتہ مین آپکے عذر کو قبول کر لیا ہے اسلیئے امیدوار ہون کہ مابعد کے ہفتون مین اگر ہر روز تشریف لانا نہو سکے تو اس کام کے لئے چار دن سے کم بہی مدت نہ مقرر ہو ۵ رجب المرجب ۱۲۷۰ مطابق ۴ اپریل ۱۸۵۴ء

جناب مولوی صاحب والا مناقب عالیمنا صبہلامت

آج کتاب ازالۃ الاوہام جو آپ کی تالیف ہے میرے مطالعہ مین تہی کہ ۱۵ صفحے کے آخر مین یہہ فقرہ دیکھنے مین آیا کہ انچہ پادری فانڈر صاحب در حل الاشکال نے نگاشتہ اند کہ از ہیچ نبی بت پرستی بظہور نیامدہ از اعجب افادات ست یعنی جیسا پادری فانڈر صاحب نے حل الاشکال مین لکہا ہے کہ کسی نبی سے بت پرستی ظہور مین نہین آئی اچنبہے کی بات ہے جو مجہے یہہ بات یاد نہین ہے کہ مین نے ایسا لکہا ہو اور آپ نے اپنی کتاب مین حل الاشکال کے صفحہ کا حوالہ نہین کیا ہے کہ وہان دیکہہ لیتا اسلیئے آپ کی عنایت سے امیدوار ہون کہ حل الاشکال کے اس صفحہ کا پتہ جسمین مین نے ایسا لکہا ہے لکہہ بہیجے فقط ۵ اپریل ۱۸۵۴ء

جناب پادری صاحب والا مناصب زبدهٔ کشیشان نامدار عمدهٔ علماء مسیحیان ذوالاقتدار
عنایت نامہ پہنچا مضمون معلوم ہوا کرم فرمائے من ہرگاہ چار مسئلون مین
جو اہل اسلام اور مسیحیون کے مسایل متنازعہ فیہ مین اعلی تر ہین بالمشافہ
مباحثہ ٹھہرا ہے لہذا مین چاہتا ہون کہ ان مسایل کے طی ہونے تک اور کسی
مسئلہ مین جو محض اجنبی ہو مباحثہ تحریری درمیان مین نہ آوے بلکہ اولاً
مسائل مذکورہ کا طی ہونا جانبین کو ملحوظ رہے ہان اِسبات کی ممانعت
نہین ہے کہ اگر احد الفریقین طرف ثانی کی تالیفات مین کسی جگہہ کسی امر پر
جو پوچھنے کے لایق ہو اور انہین چار مسئلون سے علاقہ رکھتا ہو اطلاع
پاوے تو بلا تامل مباحثہ کے وقت اُسی مسئلہ کی بحث کے اثناء مین جس سے
امر مذکور متعلق ہو اُسکو پیش کرے اور اُسکی جوابدہی جانب مقابل کے ذمہ
واجب ہوگی لیکن جو آپ مسایل مذکورہ کے طی ہونے کے بعد تحریراً یا تقریراً
کسی امر کا استفسار فرماوینگے تو بلا عذر بسر و چشم کمال رضامندی سے سنکر
اپنی استطاعت کے موافق اُسکا جواب دونگا اور جو امر آپ سے دریافت
کرنے کے قابل جانونگا دریافت کرونگا زیادہ نیاز ۷ رجب سنہ ۱۲۷۰ھ
۶ اپریل ۱۸۵۴ء روز پنجشنبہ

نقل خط دوم

جناب مولویصاحب عالیمناصب والامناقب سلامت

کل رات کو پادری فرنچ صاحب تشریف لائے اور مباحثہ کا جلسہ اپریل کی دسوین اور گیارہوین تاریخ پیر اور منگل کے دن وقت مقررہ پر اُسی مکان مین جو تجویز ہوگیا ہے دونون روز بلا فصل ٹھہرا اور اُسکے بعد اُس ہفتہ مین اُسی وجہ سے جو سابق مین عرض کرچکا ہون عدیم الفرصتی رہیگی اور جلسہ دوسرے ہفتہ مین منعقد ہوگا اطلاعاً لکہا گیا اور مسائل متنازعہ فیہ مین اِس ترتیب سے گفتگو ہوگی کہ پہلے جیسا کہ آپ کو منظور ہے نسخ اور تحریف اور الوہیت اور تثلیث مین آپ اعتراض کیجیگا اور بندہ جواب دیگا اُسکے بعد پیغمبر اسلام کی نبوت پر بندہ معترض اور آپ مجیب ہونگے فقط وہ خط جو مین نے حل الاشکال کے صفحے کے استفسار مین بھیجا تہا شاید آپ اُسکا مضمون میری مراد کے خلاف سمجھے کہ اُسکا جواب اَور طرز پر عنایت فرمایا اُسکی اصل حقیقت اِسکے سوا اَور کچھہ نہین ہے کہ بندہ چند روز سے کتاب ازالۃ الاوہام کی سیر و مطالعہ کیا کرتا ہے اُسدن جو فقرہ معلومہ اُسمین دیکھا ہرچند غور کی پر یاد نہ آیا کہ مین نے حل الاشکال مین اُسے لکھا ہو بلا تکلف آپ سے استفسار کیا تاکہ معلوم ہووے کہ مین نے کیا لکھا ہے مباحثہ کے امور مجوزہ کو اُس سے کچھہ علاقہ نہین ہے مین اِسبات پر بخوشی تمام راضی

ہون کہ آپ میری تالیف کی ہوئی کتابون مین سے جس امر پر اعتراض رکھتے
ہون مباحثہ کے وقت اُسکو پیش فرماوین بشرطیکہ وہ امر مسائل متنازعہ کے ساتھ
علاقہ اور نسبت رکھتا ہو جیسا کہ آپ نے اپنے خط مین لکھا ہے فقط ۷ اپریل
سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

جناب پادری صاحب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علماء مسیحیان ذوالاقتدار سلامت
عنایت نامہ متضمن اِسکے کہ مباحثہ کا جلسہ اپریل مہینے کی دسوین اور گیارہوین
تاریخ پیر اور منگل کے دن علی التواتر وقت مقررہ پر اُسی مکان مین جو تجویز
ہوچکا ہے قرار پاویگا پہنچا مضمون معلوم ہوا عنایت فرمائے من مین آپ
کے ارشاد کے مطابق دونون روز متواتر وقت مذکور مین مکان معلوم پر
حاضر ہونگا اور آپ کی تحریر کے موافق ترتیب وار چارون مسئلون مین گفتگو
کیجاویگی فقط زیادہ نیاز ۹ رجب سنہ ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۵۴ء روز شنبہ
دوسری قسم نسخ مین   ۱۱ رجب سنہ ۱۲۷۰ ہجری اور ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۵۴ع
کو صبح کے وقت پیر کے دن مباحثہ کا پہلا جلسہ عبد المسیح کے کترہ مین ٹھہرا اور
اُس جلسہ مین جناب اسمتھ صاحب بہادر حاکم صدر دیوانی اور جناب کرسچن صاحب
بہادر سیکرتری صدر بورڈ اور جناب ولیم صاحب بہادر مجسٹریت علاقہ

فوج اور جناب لیڈلی صاحب بہادر مترجم سرکاری اور جناب کشیش ویلیم گلین صاحب
اور جناب مفتی حافظ محمد ریاض الدین صاحب اور جناب مولوی فیض احمد صاحب
سررشتہ دار صدر بورڈ اور جناب مولوی حضور احمد صاحب اور جناب مولوی
امیر اللہ صاحب مختار راجہ بنارس اور جناب مولوی قمر الاسلام صاحب اکبرآباد
کی جامع مسجد کے امام اور جناب منشی خادم علی صاحب مہتمم مطلع الاخبار
اور جناب مولوی سراج الحق صاحب تشریف رکھتے تھے اور اور لوگ بھی
مسلمان اور عیسائی اور ہندو پانچ سو چھہ سو آدمی کے قریب موجود تھے کہ اول
پادری فانڈر صاحب نے کہڑے ہو کر آواز بلند یہ باتین کہین کہ جاننا چاہیے
کہ یہہ مباحثہ اِس سبب سے ٹھہرا ہے کہ مولویصاحب اُسکے مستدعی ہوئے اگرچہ
میرے نزدیک اُسمین چندان فائدہ نہ تھا پر انکی استدعا کے موافق مینے
قبول کیا اور چاہا کہ دین عیسوی کی حقیت کی دلیلین اہل اسلام کے آگے بیان
کرون اور مباحثہ نسخ و تحریف اور مسیح کی الوہیت اور تثلیث اور محمد
کی رسالت اور قرآن کی حقیت مین ہوگا اِس طور پر کہ پہلے چار مسئلون
مین بندہ مجیب اور مولویصاحب معترض اور اخیر کے دو مسئلون مین مولوی صاحب
مجیب اور بندہ معترض ہوگا اور پادریصاحب یہ باتین کہکر بیٹھ گئے اُسکے بعد

مولویصاحب نے میزان الحق کے پہلے باب کی دوسری فصل کی یہہ دو عبارتین
پیش کین پہلی یہہ عبارت جو صفحہ ۱۴ مین ہے اِس باب (یعنی نسخ)
مین قرآن اور اسکے مفسر دعوے کرتے ہین کہ جس طرح زبور کے آنے سے
توریت اور انجیل کے آنے سے زبور منسوخ ہوئی اُسی طرح انجیل بہی قرآن
کے ظاہر ہونے سے منسوخ ہوگئی دوسری یہہ عبارت جو صفحہ ۲۰ مین ہے
پہر اِس حالت مین محمدیون کا دعوے بے اصل دیجا ہے جو کہتے ہین کہ
زبور توریت کو اور انجیل اِن دونون کو منسوخ کرتی ہے اور فرمایا کہ آپ
اِس دعوی کو قرآن اور قرآن کے مفسرون کی طرف نسبت فرماتے
ہین حالانکہ نہ قرآن مین کسی جگہہ ایسا ذکر آیا اور نہ کسی تفسیر مین
یہہ بات مذکور ہے بلکہ اِسکے برخلاف سورہ بقر کی ۸۱ آیت ولقد آتینا
موسی الکتاب الآیۃ کی تفسیر کے نیچے فتح العزیز مین ایسا لکہا ہے اور موسی
کے پیچہے بہیجے اور رسولون کو بہیجا جو حضرت یوشع اور حضرت الیاس
اور حضرت الیسع اور حضرت شمویل اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان
اور حضرت شعیا اور حضرت ارمیا اور حضرت یونس اور حضرت عزیر اور
حضرت حزقیل اور حضرت ذکریا اور حضرت یحیی وغیرہم چار ہزار آدمی تھے

اور یہہ سب موسی ع کی شریعت پر گذرے ہین اور انکے بھیجنے سے اسی
شریعت کے احکام کا جاری کرنا مقصود تہا جو بنی اسرائیل کی سستی اور
کاہلی سے مندرس و متروک اور انکے علماء بد کی تحریفات کے سبب متغیر
ہو چلے تھے اور سورہ نساکی ۱۶۱ ایت کی تفسیر کے ذیل مین اِس قول کے
نیچے وآتینا داؤد زبورا تفسیر حسینی مین یون لکہا ہے اور ہمنے داؤد
کو کتاب دی جسکا نام زبور تہا وہ کتاب جناب الہی کی حمد وثنا پر مشتمل
اور اوامر و نواہی سے خالی تہی بلکہ داؤد ع کی شریعت وہی توریت
کی شریعت تہی انتہی اور ایسا ہی اہل اسلام کی اَور کتابون مین بصراحت
لکہا ہے پادریصاحب نے سنکر فرمایا کہ آپ انجیل کو منسوخ بتلاتے ہین
یا نہین مولویصاحب نے فرمایا بلاشبہہ ہم انجیل کو اُن معنیون سے
جنکا اظہار کیا جاویگا منسوخ جانتے ہین پر آپ کا یہہ دعوی دونون
جگہہ غلط ہے پادریصاحب نے کہا کہ ہمنے مسلمانون سے جنکے ساتہہ
گفتگو کا اتفاق ہوا یہہ بات سنی ہے مولویصاحب نے فرمایا کہ آپکے
انصاف سے بہت بعید ہے کہ کسی مسلمان سے کچہہ سنکر آپ قران
اور تفسیر کی طرف اسکو نسبت فرما دین بہرحال اسکی غلطی مین کچہہ شک

نہین ہے پادری صاحب نے فرمایا خیر مولویصاحب نے فرمایا کہ آپ نے نسخ
کے معنی جو اہل اسلام کی اصطلاح مین مقرر ہین اور اُسکے محل کو (یعنی
اسبابؔ کو کہ نسخ کہان کہان واقع ہوتا ہے) کسی اسلامی کتاب مین دیکھا ہے
یا نہین پادریصاحب بولے آپ بیان کیجیے سو مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارے
نزدیک نسخ صرف اوامر اور نواہی مین ہوا کرتا ہے جیسا تفسیر معالم التنزیل
مین لکہا ہے کہ والنسخ انما یعترض علی الاوامر والنواہی دون الاخبار
جسکا حاصل یہہ ہے کہ نسخ قصص و اخبار مین نہین ہوتا بلکہ صرف اوامر
اور نواہی مین آیا کرتا ہے سو ہم لوگ خبرون اور قصون مین ہرگز نسخ کے
قائل نہین ہین اور نہ امور عقلیہ قطعیہ مین جیسا یہہ کہ خدا موجود ہے نسخ
جائز جانتے ہین اور نہ امور حسیہ مین مثلاً دن کی روشنی اور رات کی
تاریکی نسخ کے قائل ہین اور اوامر و نواہی مین بہی تفصیل ہے کیونکہ اولاً
یہہ بات ضرور ہے کہ وہ امر و نہی ایسے حکم علی سے متعلق ہو وے جو وجود
و عدم کا احتمال رکھتا ہو پس اُس حکم مین جو واجب ہو وے مثلاً خدا پر
ایمان لانا یا ممتنع ہو وے جیسا شرک اور کفر ہم ہرگز نسخ کے قائل نہین ہیں
وہ حکم علی جو وجود و عدم کا احتمال رکھتا ہو اُسکی بہی دو قسم ہین ایک وہ ہی

جیسا خدا تعالے کا قول ہے ولا تقبلوا لہم شہادۃ ابدا یعنے اور نہ مانو انکی گواہی
کبہی سو اِس قسم مین بہی ہم نسخ کے قائل نہین ہین دوسرے غیر دائمی اور
یہہ دائمی بہی دو قسم پر ہے ایک موقت جیسا اللہ تعالے نے فرمایا ہے فاعفوا
واصفحوا حتی یاتی اللہ بامرہ یعنے سو تم درگذر کرو اور خیال مین نہ لاو جب تک
بہیجے اللہ اپنا حکم اور اِس قسم مین بہی وقت معین سے پہلے ہم نسخ روا نہین
رکہتے دوسرے غیر موقت یعنی مطلق سو اِس قسم مین البتہ اِس طور پر نسخ کے
قائل ہین کہ علم الہی مین یہہ بات مقرر تہی کہ فلانے وقت تک یہہ حکم نافذ
رہیگا مگر اُس حکم مین وقت کا بیان نہ ہوا تہا سو جب وہ وقت آپہنچی
خدا نے دوسرے حکم مین جو بظاہر حکم اول کے مخالف معلوم ہوتا ہے اُسکا
بیان ہوگیا پس اِس دوسرے حکم مین گو بظاہر ہم قاصر العلم آدمیون کے
نزدیک تبدیل معلوم ہوتی ہے پر حقیقت مین اور خداے تعالی کی نسبت
حکم اول کی مدت کا بیان ہے نہ تبدیل اُسکی مثال بلا تشبیہ یہہ ہے کہ مثلاً کوئی
امیر کسی شخص کو حکم دیوے کہ تو یہہ کام کرتا رہ اور ظاہر مین کوئی مدت
مقرر نکرے پر اُس امیر نے اپنے دل مین یہہ بات ٹہرا لی ہو کہ بیس سال
بہر اُس سے کام لونگا اور جب بیس برس گذر جاوے اُسکو اُس خدمت

سے معزول کردے پس یہہ ظاہر مین شخص معزول کے نزدیک تبدیل ہے
اور حقیقت مین اور اُس امیر کی نسبت تبدیل نہین ہے یا اسکی مثال اسطرح
پر ہے کہ گرمی کے موسم مین حکام وقت کے حضور سے ملازمان کچہری کو صبح
کے وقت کچہری مین حاضر ہونے کا حکم صادر ہوتا ہے اور حکام کو منظور
یہی ہوتا ہے کہ موسم مذکور تک یہہ دستور رہیگا اگرچہ ظاہر مین تصریح
نہ فرمائی ہو پس جب وہ موسم گذر گیا اور کوئی حکم اُس حکم کے خلاف صادر
ہوا تو حقیقت مین یہہ دوسرا حکم پہلے حکم کی تغیر و تبدیل نہین ہے بلکہ اُسی
پہلے حکم کی مدت کا بیان ہے پس اس تقریر کے مطابق اہل اسلام کے اصطلاح
نسخ سے ایسے حکم عملی مطلق کی مدت کی انتہا کا بیان مراد ہے جو وجود و عدم
کا احتمال رکھتا ہو اور ہمارے وہمون مین اُسکا دوام سمجھا جاتا ہو پادری صاحب
نے فرمایا کہ ان معنون سے انجیل کا کون کون سا حکم آپ کے نزدیک
منسوخ ہے مولویصاحب نے فرمایا جیسے طلاق کا ناجایز ہونا اور مثل
اسکے پادریصاحب بولے کیا آپ کے نزدیک ان معنون سے ساری انجیل
منسوخ نہین ہے مولویصاحب نے فرمایا نہین ان معنو کر ساری انجیل
منسوخ نہین ہے کیونکہ اُسمین مرقس کے ۱۰ باب کے ۲ سے ۱۲ درس مین [illegible]

حکم یہہ ہے اور تو خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل سے اور اپنے سارے زور سے پیار کر اول حکم یہی ہے اور دوسرا جو اُسکی مانند ہے یہہ ہے کہ تو اپنے پڑوسی کو اپنے برابر پیار کر اِن سے بڑا اَور کوئی حکم نہین ہے انتہی اور ہم اس حکم کو منسوخ نہین بتلاتے پادری صاحب بولے کہ انجیل ہرگز منسوخ نہین ہو سکتی کیونکہ لوقا کے اکیسوین باب کی ۳۳ آیت مین مسیح کا یہہ قول لکھا ہے آسمان اور زمین ٹل جائنگے لیکن میری باتین نہ ٹلینگی انتہی ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ یہہ حکم عام نہین ہے بلکہ صرف اُس پیشین گوئی کی بابت ہے جو جناب مسیح نے اُس درس سے پہلے ذکر فرمائی ہے اور اُسکے معنی یہہ ہین کہ اگر بالفرض آسمان و زمین ضایع ہو جاوین پر میری باتین اِس پیشین گوئی کی بابت ہرگز زایل نہونگی پادری صاحب نے فرمایا نہین عام ہے اِسپر ڈاکٹر صاحب نے ڈوالی اور رچرڈ مینٹ کی تفسیر کی وہ عبارت جو متی کے ۲۴ باب کے ۳۵ درس کی شرح کے ذیل مین لکھی ہے دکھلائی کیونکہ درس مذکور لوقا کے ۲۱ باب کے ۳۳ درس کے مطابق ہے اُس عبارت کا ترجمہ یہہ ہے کہ بشپ پیرس کہتا ہے کہ اُسکی مراد یہہ ہے کہ میری پیشین

گوئیان یقیناً پوری ہونگی اور تین استاین ہوپ یہہ کہتا ہے کہ اگرچہ
آسمان اور زمین اور سب چیزون کی نسبت تبدیل کے قابل نہین ہین
توبھی ویسی استوار نہین ہین جیسی میری باتین گوئیان اِن چیزون کی
بابت استوار ہین وے سب مٹ جاینگی پر میری باتین اِن چیزون گوئیون
کی بابت ہرگز نہ بدلینگی اور جو بات کہ اب مین نے بیان کی ہے اسکا ایک
نوشتہ مطلب سے متجاوز نہوگا انتہی پادریصاحب نے کہا کہ اِن معترضونکا
لکھنا ہمارے دعوی کا مانع نہین ہے کیونکہ یے معترض لوگ کچھ یہہ نہین
کہتے کہ یے بیشین گوئیان زایل نہونگی اور باقی اور سب زایل ہوجایگا
ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ یہان اِسبات کا لکھنا درس سے کیا علاقہ رکھتا تھا
جو مفسر اسکی تصریح کرتا پادریصاحب نے فرمایا نہین یہہ عام ہے ڈاکٹر صاحب نے
ارشاد کیا کہ ہمنے اپنے دعوی کے ثابت کرنے کے لیئے دو گواہ پیش کئے
اور آپ بے گواہ عموم کا دعوی کیئے جاتے ہین اسکا پادریصاحب نے کچھ
جواب نہ دیا اور فرمایا کہ پطرس کے پہلے خط کی ۲۳ فصل مین لکھا ہے
کہ تم نہ تخم فانی سے بلکہ غیر فانی سے یعنی خدا کے کلام سے جو ہمیشہ زندہ
اور باقی ہے سر نو پیدا ہوئے انتہی بس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا

کلام ہمیشہ زندہ اور باقی رہتا ہے اور منسوخ نہین ہوتا مولویصاحب نے
فرمایا کہ یہی کلمہ اشعیا کے ۴۰ باب کے ۸ ورس مین بہی واقع ہوا ہے
اور آپ نے اُسکو بہی میزان الحق مین جناب پطرس کی عبارت کے ساتھہ
نقل کیا ہے اور وہ ورس یہہ ہے گہاس پژمردہ ہوتی اور پہول کمہلا
جاتا ہے پر ہمارے خدا کا کلام ابد تک قایم ہے انتہی سو اِس قول
مین بہی لفظ ہمارے خدا کا کلام ابد تک قایم ہے واقع ہوا ہے پس
اِس سے آپ کے گمان کے موافق یہہ بات لازم آتی ہے کہ توریت کا بہی
کوئی امر و نہی منسوخ نہو حالانکہ توریت کے سیکڑون حکم عیسائی
مذہب مین منسوخ ہوگئے ہین پادریصاحب نے فرمایا ہان توریت
تو منسوخ ہے پر ہمارا کلام توریت مین نہین ہے مولویصاحب نے
فرمایا کہ ہمارا مقصود یہی ہے کہ پطرس کے کلام سے آپ کا مطلب نہین
نکلتا بلکہ پطرس کی یہی بات اشعیا نے بہی کہی ہے اور پہر بہی آپ اُسمین
نسخ واقع ہونے کے قایل مین پادریصاحب نے فرمایا کہ ہمنے پطرس کا کلام
تائید کے طور پر ذکر کیا تہا اور ہماری دلیل وہی مسیح کا قول ہے مولویصاحب
نے فرمایا وہ تو اُس پیشین گوئی کی بابت ہے جو اُس سے پیشتر مذکور ہوا

علاوہ اِسکے متی کے پانچوین باب کے اٹھارہوین ورس مین اِسی قول کے
موافق جناب مسیح نے توریت کے حق مین یہی فرمایا ہے اور وہ یہہ ہے
کیونکہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان و زمین ٹل نہ جائے
ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا جب تک سب کچھہ پورا
نہوا ہتی اور باوجود اِسکے توریت کے احکام منسوخ ہوگئے ہین پادریصاحب
نے فرمایا کہ توریت مین ہمارا کلام نہین ہے ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب
نے فرمایا کہ کسواسطے آپ توریت مین کلام نہین کرتے حال آنکہ ہم
انجیل و توریت کو یکسان جانتے ہین اور آپ نے میزان الحق کے
پہلے باب کی دوسری فصل کے عنوان مین یون لکھا ہے کہ انجیل
و عہد عتیق کی کتابین کسی وقت مین منسوخ نہین ہوئی ہین پادریصاحب
بولے ہان وہان تو مین نے لکھا ہے پر اِسوقت مولویصاحب سے صرف
انجیل مین میرا کلام ہے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ حواریون کے عہد مین
توریت کے احکام منسوخ ہونے کے بعد چار چیزین حرام رہی تہین بتون
کی قربانیان اور لہو اور گلا گھونٹا جانور اور زنا اور اب زنا کے سوا
اُن چیزون کی حرمت بہی باقی نہین رہی پس انجیل مین بہی نسخ واقع

کہا پادریصاحب بولے اِن چیزون کی حرمت ہمارے علماء مین مختلف
فیہ ہے بعضے عالم تو اِن چیزون کی حرمت کے منسوخ ہوجانے کے قایل
ہین اور بعضے نہین اور ہم تو بتون کی قربانیون کو اب تک حرام جانتے
ہین مولویصاحب نے کہا کہ پولوس مقدس رومیون کے ۱۴ باب کے ۱۴
درس مین یون فرماتے ہین مجھے خداوند یسوع سے معلوم ہوا اور
مین نے یقین جانا کہ کوئی چیز آپ نا پاک نہین لیکن جو اُسکو ناپاک
جانتا اُسکے لیے ناپاک ہے اور پھر طیطس کے ۱ باب کے ۱۵ درس مین لکھا ہے
کہ پاک لوگون کے لئے سب کچھ پاک ہے پر ناپاک اور بے ایمانون کے
لئے کچھ پاک نہین اور اِن سب باتون سے اُن چیزون کا حلال ہونا
معلوم ہوتا ہے پادریصاحب نے فرمایا کہ انہین آیتون کے لحاظ سے بعضے
عالمون نے امور مذکورہ کی حلت کا فتویٰ دیا ہے مولویصاحب نے
فرمایا کہ جناب مسیح کا حکم اولاً متی کے ۱۰ باب کے ۵ و ۶ درس مین
حواریون کی بابت یون ہے اُن بارہون کو یسوع نے فرما کر بھیجا کہ
غیر قومون کی طرف نجانا اور سامریون کے کسی شہر مین نجانا بلکہ
پہلے اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑون کے پاس جاؤ اور جب

اُن لوگون کے حق مین مرقس کے ١٦ باب کے ١٥ درس مین یہہ حکم لکہا ہے کہ تمام دنیا
مین جاکے ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو پس دوسرا قول پہلے قول
کا ناسخ ہے پادری صاحب بولے کہ پہلے حکم کو خود مسیح نے موقوف کر دیا ہے مولوی صاحب نے
فرمایا کہ اگرچہ خود مسیح نے موقوف کر دیا پہر اتنی بات تو ثابت ہو گئی کہ مسیح کے قول مین
نسخ جایز ہے اور آپ کے کلام مین ایک اور خلجان بہی ہے اگر اجازت ہو تو
عرض کرون پادری صاحب بولے فرمایئے مولوی صاحب نے کہا آپ نے لکہا ہے کہ
اس دعوے کا باطل ہونا کہ گویا قران کے ظاہر ہونے سے انجیل اور پہلے عہد کی کتابین
منسوخ ہو گئین دو وجہ سے ثابت ہے اول وجہ یہہ کہ نسخ مان لینے سے دو نقص
لازم آتے ہین اولاً یہہ کہ گویا خدا کا ارادہ یون ٹہہرا تہا کہ توریت کو دیکے
ایک اچہا اور فایدہ مند کام کرے پہر نہ ہو سکا پہر اُسکے بعد اُس سے بہتر جو
دی جب اُس سے بہی مطلب نہ نکلا تو اُسکو بہی منسوخ کر کے انجیل دی جب اُس
سے بہی فایدہ نہوا آخر کو قران سے مطلب پورا کیا خدا کی پناہ جب کبہی
ایسا خیال دل مین لایا جاوے تو خدا کی حکمت و قدرت باطل ہو گئی بلکہ خدا کا
بادشاہ اور ناسمجہ اور نادان آدمی کی مانند ہوگا کیونکہ ایسا امر صرف
آدمی کی ناقص ذات مین ہو سکتا ہے نہ کہ خدا کی کامل ذات مین ثانیاً اگر

بات نہین کہہ سکتے تو منسوخ ہونے کے قاعدہ سے یہہ خیال لازم آتا ہے کہ
خدا نے چاہا کہ ناقص چیز جو مطلب کو نہ پہنچاوے دیوے اور بیان کرے
پہر کیونکر ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسے جہوٹے اور ناکارہ خیال خدا کی قدیم ذات
و کامل صفات کے حق مین کرے انتہی حال آنکہ یہہ دونون نقص نسخ کے
معنی اصطلاحی کی روسے مسلمانون پر نہین بلکہ عیسائیون اور مقدس پولس
پر لازم آتے ہین کیونکہ پولس نے عبرانیون کے ۷ باب کے ۱۹ اور ۱۸ درس مین
یون لکہا ہے کہ پس اگلا حکم اسلیئے کہ کمزور اور بیفائدہ تہا آٹہہ گیا اور عبرانیون
کے ۸ باب کے ۷ و ۱۳ درس مین یہہ لکہا ہے کیونکہ اگر وہ پہلا عہد بےعیب
ہوتا تو دوسرے کی جگہہ کی تلاش نہوتی اور جب اُسنے نیا کہا تو پہلے کو پرانا
ٹہرایا اور وہ جو پرانا اور ردی ہے مٹنے کے نزدیک ہے بس یہان مقدس پولس
توریت کے احکام کو ضعیف اور بے مصرف اور منسوخ فرماتے ہین اور توریت
کو پرانا اور عیب دار اور مٹنے کے نزدیک بتلاتے ہین پادری صاحب
مسئلہ چپ ہو رہے اور کچہہ جواب نہ دیا مولوی صاحب نے فرمایا کہ جناب نے
جو نسخ کے محال ہونے کی بابت چند صفحے لکہے ہین سو وے نکال ڈالنے
کے لایق ہین کیونکہ نسخ کے معنون سے جو اہل اسلام کی اصطلاح مین

ٹھہر رہے ہین انکو کچھ مناسبت نہین ہے اسپر پادری فرنچ صاحب نے
فرمایا کہ ہم صاحب جو ہین (یعنی سابق کی گفتگو مین) کہہ چکے ہین کہ توریت کے وہی احکام منسوخ ہوئے ہین
جو مسیح کی نسبت تھے اور انکا نسخ مناسب تھا کیونکہ مسیح نے انکو پورا
کیا پھر پیشین گوئیان جو مسیح کے حق مین تھین منسوخ نہین ہوئین اور
اسکے بعد انجیل ہاتھہ مین لیکے عبرانیون کے ۱۰ باب کے اول سے
۴ درس تک یہہ عبارت پڑھی شریعت جو آنیوالی نعمتون کی پرچھائین
ہے اور ان چیزون کی حقیقی صورت نہین ان قربانیون سے جو
ہر سال ہمیشہ گذرانتے انکو جو وہان آتے ہین کبھی کامل نہین کر سکتی
نہین تو وے قربانی گذراننے سے باز آتے کیونکہ عبادت کرنیوالے ایک
بار پاک ہوکے آگے کو اپنے تئین گنہگار نہ جانتے پر قربانیان برس برس
گناہون کو یاد دلاتی ہین کیونکہ ہو نہین سکتا کہ بیلون اور بکرون
کا لہو گناہون کو مٹاوے اسلئے وہ دنیا مین آتے وقت کہتا ہے
کہ قربانی اور نذر کو تو نے نہ چاہا پر میرے لئے ایک بدن طیار کیا تونے
قربانی اور ان قربانیون سے جو گناہ کے لئے ہین تو راضی نہوا +
پس اس قول کے موافق توریت اور دوسری کتابون مین مسیح کی طرف اشارہ

تعین اور مسیح کے آنے کے بعد وے سب پوری ہوئیں اور خدا قربانی
سے راضی نہ تہا اور انجیل میں کسی شخص کی طرف اشارہ نہیں ہے جسکے
آنے سے انجیل منسوخ ہو جاوے ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب نے فرمایا
کہ اگر ہم مان لیں کہ مسیح کے آنے سے توریت کے احکام پورے ہوگئے
تو جو حکم کہ مسیح ؑ سے پہلے موقوف ہوگئے ہیں انکو لابد منسوخ کہنا پڑیگا
پادری فنڈر صاحب بولے وہ کون حکم ہے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا جیسے
ذبح کا حکم جو قوانین کے ۱۷ باب میں لکہا تہا استثناء کے ۱۲ باب کے
۱۵ اور ۲۰ اور ۲۲ درس کی رو سے منسوخ ہوگیا اور ہارنصاحب اپنی
درسوں کے شرح کے ذیل میں پہلی جلد مطبوعہ سنہ ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۶۱۹
میں اس حکم کی منسوخیت کا مقر ہے اسکے بعد ہارنصاحب کی عبارت
پیش کی جسمیں صاف لکہا ہے کہ مصر کو جانے کے چالیسوین برس
فلسطین میں داخل ہونے سے پہلے وہ حکم منسوخ ہوگیا پادری فنڈر صاحب
متفکر چپ ہو رہے ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب نے فرمایا کہ اب
تک نسخ کے امکان میں گفتگو تہی اور ہماری غرض بالفعل صرف
اتنی ہی ہے کہ کلام الہی کا منسوخ ہونا محال نہیں سمجہا سب

صاحبان پادري على الخصوص آپ ميزان الحق مين نسخ کے محال ہونے کا دعوی
کرتے ہين پس جس صورت مين نسخ کا امکان ثابت ہوگيا تو امکا انجيل مين
بالفعل واقع ہونا حضرت خير البشر صلعم کي رسالت کے ثابت ہونے کے بعد خود بخود
واضح وآشکار ہو جائيگا الغرض نسخ کے امکان اور اُسکے بالفعل واقع ہونے مين
بڑا فرق ہے پادري فنڈر صاحب نے فرمايا کہ ہم بہي نسخ کے امکان اور اُسکے
بالفعل واقع ہونے مين فرق جانتے ہين اور نسخ مين بابت تمام ہو چکي اب تحريف
مين شروع کيجيے اسپر تحريف مين کلام شروع ہوا تيسري قسم تحريف کے
ذکر مين مولويصاحب نے فرمايا کہ پہلے ہماري يہہ عرض ہے کہ آپ ارشاد
فرمائيے کہ آپ کے نزديک کس امر سے تحريف ثابت ہوتي ہے تاکہ اُسي کے مطابق
اثبات کيا جاوے پہر پادري صاحب نے اُسکا کچہہ صاف جواب نہ ديا اُسکے
بعد مولويصاحب نے ارشاد کيا کہ مجموعہ بيبل کے کلام الہي ہونے کي نسبت آپ کا
کيا اعتقاد ہے آيا آپ کے نزديک پيدايش کے پہلے باب سے مکاشفات کے
آخري باب تک ہر لفظ اور ہر فقرہ خدا کا کلام ہے يا نہين پادريصاحب
نے فرمايا کہ ہم ہر لفظ کي بابت کچہہ نہين کہتے کيونکہ ہم لوگ سہو کاتب کے
قائل ہين مولويصاحب نے فرمايا کہ مين اُس لفظ کے سوا جسمين سہو

بحث قسم سوم تحريف

کاتب ہوا ہے باقی لفظون اور فقرون کی نسبت پوچھتا ہون پادریصاحب
نے جواب دیا کہ ہم لفظون کے باب مین کچھہ نہین کہتے ہین مولویصاحب نے
فرمایا کہ یوسی بیس مورخ اپنی تاریخ کی چوتھی کتاب کے ۱۸ باب مین یون
لکھتا ہے کہ جسٹن شہید نے طریفون کے مقابلہ مین چند پیشین گوئیان ذکر
کرکے دعوی کیا ہے کہ یہودیون نے انہین مقدس کتابون سے نکال
ڈالا اور داکٹسن کی تیسری جلد کے صفحہ ۳۲ مین یہہ بات لکھی ہے کہ البتہ
اِس باب مین مجھکو کچھہ شک نہین ہے کہ جسٹن نے طریفون کے ساتھہ
مباحثہ کرنے کے وقت جن عبارتون کے نکال ڈالنے کا الزام یہودیون
کو لگایا تھا گو اب عبری اور سپٹواجنٹ کے نسخون مین نہین پائی جاتی
ہین پر حقیقت مین جسٹن اور ارینیوس کے وقت دونون مین موجود اور
کتاب مقدس کی جزو تھین خصوصاً وہ عبارت جسکی نسبت جسٹن یہہ کہتا ہے
کہ وہ یرمیا کی کتاب مین تھی سلبرجیس جسٹن کے حاشیہ مین اور داکٹر
گریب ارینیوس کے حاشیہ مین یہہ لکھتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ پطرس
کو اپنے پہلے خط کے چوتھے باب کے چھٹے ورس کے لکھنے کے وقت اِسی پیشین
گوئی کا خیال تھا اور ہارن چوتھی جلد کے صفحہ ۶۲ مین اِسطور پر لکھتا ہے

کہ جسٹن اپنی کتاب مین بمقابلہ طریفون یہودی کے دعوے کرتا ہے کہ عزرا نے
لوگون سے کہا تہا کہ یہہ عید فسح کا کہانا ہمارے خداوند نجات دہندہ
اور پناہ کا کہانا ہے تو سمجہو کہ اگر تم خداوند کو اِس نشان یعنی کہانے
سے اچہا سمجہوگے اور اُسپر ایمان لاؤگے تو یہہ زمین کبہی ویران
نہوگی اور اگر تم اُسپر ایمان نہ لاؤگے اور آسکا وعظ نہ سنوگے تو تم غیر
قومون کی ہنسائی کا سبب ہوگے اور وائیٹیکر لکہتا ہے کہ یہہ فقرہ غالباً
عزرا کے ۶ باب کے ورس ۲۱ و ۲۲ کے مابین ہوگا اور ڈاکٹر اے کلارک
جسٹن کی تصدیق کرتا ہے پس اِن عبارتون کے مطابق جسٹن نے
کئی ایک پیشین گوئیون کا ذکر کرکے یہہ دعوی کیا ہے کہ اُنکو یہودیون
نے تحریف کرکے کتب مقدسہ سے نکال ڈالا ہے اور ارینیوس نے بہی
یرمیاہ کی اُس پیشین گوئی کا ذکر کرکے اُس دعوی کی تائید کی ہے اور
گریب نے ارینیوس کی کتاب کے حاشیہ مین اور سلبرجیس نے جسٹن
کی کتاب کے حاشیہ مین اُسکی تصدیق کی اور وائیٹیکر اور ڈاکٹر اے کلارک
بہی اسکے حامی ہوئے اور ظن غالب ہے کہ دوسرے پیشین گوئیان جسٹن
اور ارینیوس کے عہد مین نسخہ عبری اور سپٹواجنٹ مین موجود تہین

پس اس صورت مین دو باتین لازم آتی ہین یا تو جناب جسٹن اس
دعوی مین سچے تہے یا جھوٹے اگر سچے تہے تو ہماری بات ٹہیک ہوئی
اور یہودیون کا تحریف کرنا ثابت ہو گیا اور اگر جھوٹے تہے تو بڑے
افسوس کی بات ہے کہ عیسائیون کے ایسے بڑے پیشوا اسقدر دروغگو
تہے کہ انہون نے اپنی طرف سے کئی ایک پیشین گوئیان گڑھکر انکو کلام
الہامی کا جزو ٹھہرایا پادریصاحب نے فرمایا کہ جسٹن ایک آدمی تھا
اس سے سہو ہو گیا مولویصاحب نے فرمایا کہ ہنری اور اسکاٹ کی تفسیر کے
جمع کرنیوالون نے پہلی جلد مین بصراحت یہہ بات لکھی ہے کہ اگستاین بزرگون
کی عمر کی تاریخون کی بابت یہودیون کو تحریف کا الزام لگاتا اور کہتا تہا کہ
انہون نے عبری نسخہ مین تحریف کر ڈالی ہے اور جمہور قدما کی بھی یہی رائے
تہی اور وے سب بالاتفاق کہتے تہے کہ یہہ تحریف ۱۳۰ سنہ عیسوی مین واقع
ہوئی پادریصاحب نے فرمایا کہ ہنری اور اسکاٹ کے لکھنے سے کیا ہوتا ہے
کہ وے دو مفسر تہے انکے سوا سے سیکڑون اور بہی مفسر ہین مولویصاحب
نے فرمایا کہ فقط انہین دو مفسرون کی رائے نہین ہے بلکہ وے تو جمہور قدما
کی رائے ظاہر کرتے ہین اسپر فرمانے لگے کہ مسیح نے پیشتر اسکے عہد کی کتابون

کی بابت گواہی دی ہے اور مسیح کی گواہی اور سب کی گواہی سے بڑھکر ہے اور
مسیح کی گواہی یہہ ہے جیسا یوحنا کے ۵ باب کے ۴۶ درس مین لکھا ہے
کیونکہ اگر تم موسی پر ایمان لاتے تو مجھپر بھی ایمان لاتے اسلیئے کہ اُسنے میرے
حق مین لکھا ہے اور پہر لوقا کے ۲۴ باب کے ۲۷ درس مین یہہ لکھا ہے
موسی اور سب نبیون کی وہ باتین جو سب کتابون مین اُسکے حق مین
ہین شروع سے اُنکے لیئے بیان کین اور پھر لوقا کے ۱۶ باب کی ۳۱ درس مین یون اُسنے
کہا کہ جب وے موسی اور نبیون کی نہ سنینگے تو اگر مُردون مین سے کوئی
جی اُٹھے اُسکی نہ مانینگے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو کتاب
ہنوز متنازعہ فیہ ہے اور ہم جسکی تحریف کا دعوے کرتے ہین آپ اُسی سے ہمارے
واسطے دلیل لاتے ہین جب تک اُسکا تصفیہ نہووے اُس کتاب سے استدلال
کرنا بیجا ہے قطع نظر اسکے اِس گواہی سے صرف اِتنی بات ثابت ہوتی ہے
کہ یہ کتابین اُسوقت موجود تہین کچھہ اِسسے اُنکے لفظ لفظ کا تواتر
ثابت نہین ہوتا اور یہی جسکی کتاب کو تمنے بہی حل الاشکال مین اناد
کی کتابون مین شمار کیا ہے اِسبات کا اقرار کرتا ہے کہ مسیح کی
شہادت سے صرف اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتابین اُس زمانہ مین

موجود نہین نہ یہہ کہ اُن کتابون کے ہر ہر جملہ اور ہر ہر لفظ کی تصدیق اُس سے سمجہی جاوے پادریصاحب بولے کہ ہم بیلی کو اِس مقام پر نہین مانتے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا بڑا تعجب ہے کہ آپ اُسکی کتاب کو معتبر کتابون مین گنتے ہین اور پہر بہی اُسکو نہین مانتے پادریصاحب نے فرمایا کہ ہم اِس جگہہ بیلی کو نہین مانتے ہو تو یصاحب نے فرمایا کہ اگر تم اِس مقام پر بیلی کو نہین مانتے ہو تو ہم تمہاری بات یہان تسلیم نہین کرتے اور ہمارا قول یہان وہی بیلی کا قول ہے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ دیکہیے یعقوب اپنے خط کے پانچوین باب مین یون لکہتا ہے کہ تمنے ایوب کے صبر کو سنا ہے اور خداوند کے مطلب کو جانتے ہو تسپربہی کسینے اُس کتاب کے الہامی اور صادق ہونے کو نہین مانا ہے بلکہ سارے اگلے پچہلے علماء اہل کتاب تو اِسی امر پر نزاع رکہتے ہین کہ ایوب بعض اسم فرضی تہا یا کوئی شخص اگلے زمانہ مین ہوا بہی ہے رب مَیمانی ڈیزرو یہودیون کے بڑے عالمون مین سے ہے اور لیکلرک اور میکالس اور سملر اور بشپ استاک وغیرہ عیسائیون کے عالم اِسبات کے قائل ہین کہ ایوب صرف فرضی نام ہے اور اُسکی کتاب محض ایک افسانہ ہے

پادریصاحب بولے ہمارے نزدیک ایوب ایک شخص ہے اور اگر مسیح
کی شہادت مین اسکی کتاب بہی داخل ہے تو الہامی ہوگی ڈاکٹرصاحب
نے فرمایا کہ پولوس تمتہی کے دوسرے خط مین یانس اور یمبراس
کا موسی ع سے مخالفت کرکے اُنکے ساتہہ مقابلہ کرنے کا حال لکہا ہے
معلوم نہین کہ اُسنے یہہ بات کونسی جعلی اور غیر الہامی کتاب سے
لکہی ہے بس صرف کسی کتاب سے کچہہ نقل کردینا منقول عنہ کے الہامی
ہونے کی دلیل نہین ہوسکتا پادریصاحب بولے کہ جعلی کتاب مین ہمارا
کلام نہین ہے اور ہمنے پُرانے عہد کی کتابون کی تصدیق کے لئے مسیح
کا قول بیان کیا سو جب تک انجیل محرف نہ ٹہہرے مسیح کی گواہی
اِس امر کے واسطے کافی ہے مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارا کلام ساری
بائبل پر ہے اور یہہ بات آپکے انصاف سے بعید ہے کہ آپ اُسکے
ایک جزو سے مسلمانون کے واسطے دلیل لاتے ہین اول تو مسیح کی
گواہی سے آپکا مطلب نہین نکلتا دوسرے اُس سے استدلال
کرنا لغو و بیجا ہے پس جب تک کہ اِس مجموعہ مین تحریف کا نہونا اور
دلیلون سے ثابت نہووے ہم اُسکی بات سند نہ مانینگے پادریصاحب

نے فرمایا کہ ہمنے پرانے عہد کی کتابوں کی بابت مسیح کی گواہی بیان
کردی تمکو چاہیئے کہ انجیل کی تحریف ثابت کرو ڈاکٹر صاحب نے
فرمایا کہ اگرچہ آپ کا یہہ قول بیجا ہے پر جو آپ انجیل کی تحریف
کے مشتاق ہین تو ملاحظہ کیجیئے اور انجیل اٹھا کر متی کے پہلے باب
کا ۱۷ ورس پیش کیا وہ ورس یہہ ہے پس سب پشتین ابراہام
سے داؤد تک چودہ پشتین ہین اور داؤد سے اسوقت تک
کہ بابل کو آٹھہ گئے چودہ پشت ہین اور بابل کو اٹھہ جانے سے
مسیح تک چودہ پشت ہین اور فرمایا کہ اب بیان کیجیے کہ دوسرے
طبقہ مین کونسے نام پر چودہ پشتین ہوتی ہین پادری صاحب بولے
کہ ہمکو اس سے کچھہ کام نہین ہے پر آپ یہہ بتلایئے کہ سارے نسخون
مین ایسا ہی پایا جاتا ہے یا نہین ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اب کے
نسخون مین تو موجود ہے اور خدا جانے اگلے نسخون مین تہا یا نہین
پر اسکے غلط ہونے مین کچھہ شک نہین ہے پادری صاحب نے فرمایا
غلط ہونا اَور بات ہے اور تحریف اَور بات ڈاکٹر صاحب نے فرمایا
کہ اگر انجیل الہامی ہے اور الہام مین غلطی ممکن نہین تو اس صورت مین

بیشک پیچہے سے تحریف ہوئی ہے اور جو الہامی نہین ہے تو ایک اور مطلب صل
ہوا پادریصاحب نے فرمایا کہ تحریف اُسوقت ثابت ہوگی جبکہ تم کوئی ایسی عبارت
بتلاؤ جو اگلے نسخون مین نہو اور اب پائی جاتی ہو ڈاکٹر صاحب نے یوحنا کے
پہلے خط کے پانچوین باب کا ۷ و ۸ درس پیش کیا پادریصاحب نے فرمایا
کہ یہان اور دو ایک جگہہ اور تحریف ہوئی ہے یہہ بات سنتے ہی جناب اسمتھ صاحب
بہادر صدر دیوانی کے حاکم تہے جو پادری فرنچ صاحب کے برابر بیٹہے ہوئے تہے انگریزی
زبان مین پوچہا کہ یہہ کیا بات ہے پادری فرنچ صاحب نے جواب دیا کہ ہے لوگ
ہارن اور اور مفسرون کی کتاب سے چہہ سات مقام جنمین تحریف کا اقرار
ہوا ہے نکال کے سند لائے ہین اسکے بعد پادری فرنچ صاحب نے ڈاکٹر صاحب
کی طرف متوجہہ ہو کر زبان اُردو مین یون فرمایا کہ صاحب (یعنی پادری
فنڈر صاحب) بہی اسبات کو مانتے ہین کہ سات اٹہہ جگہہ تبدیل و تحریف
ہوئی ہے اسپر جناب مولوی قمر الاسلام صاحب جامع مسجد
کے امام نے منشی خادم علی مطلع الاخبار کے مہتمم سے فرمایا کہ تم لکہ لو
کہ پادریصاحب نے اٹہہ جگہہ تحریف و تبدیل کا اقرار کیا پادری فنڈر صاحب
سنکر بولے اچہا لکہہ لو اور فرمانے لگے کہ اگرچہ اسیقدر تحریف ہوگئی

لیکن کتب مقدسہ مین اِس سے کچھہ نقصان نہین ہوا کاتبون کے سہو سے عبارت
البتہ مختلف ہوگئی ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ وہ عبارت کا اختلاف بعضون کے نزدیک
ڈیڑہ لاکہہ اور بعضون کے نزدیک تیس ہزار مقام پر تہا آپ کس بات
کو ٹہیک مانتے ہین پادری فرنچ صاحب نے فرمایا کہ ٹہیک بات یہہ ہے
کہ وہ اختلاف چالیس ہزار جگہہ ہے اِسمین پادری فنڈر صاحب پہر بول
اُٹہے کہ اِس سے کچھہ نقصان نہین ہوتا ہے دو ایک آدمی محمدی اور دو
ایک صاحب لوگ اِس بات مین انصاف کرین اور جناب مفتی حافظ ریاض الدین
صاحب کی طرف متوجہہ ہوکر کئی بار فرمایا کہ مفتی صاحب آپ انصاف کیجئے
اِسپر مفتی صاحب نے فرمایا کہ جب کسی وثیقہ مین ایک جگہہ جعل ثابت
ہو جاوے تو باقی وثیقہ اعتماد کے قابل نہین رہتا اور جس صورت
مین کہ خود آپ ہی کے اقرار سے سات آٹہہ جگہہ جعل و تحریف ہوگئی ہے
تو اُسپر کیونکر اعتماد ہوسکتا ہے اور اِس بات کو حکام جو یہان تشریف
رکہتے ہین خوب جانتے ہین اور اسمتہہ صاحب بہادر کی طرف اشارہ
کرکے فرمایا کہ اِن سے پوچہیے لیکن صاحب ممدوح اِس باب مین کچہہ
نہ بولے پہر مفتی صاحب نے فرمایا کہ جب عبارت کا اختلاف آپ کے

نزدیک مسلم ہے تو فرمائیے کہ جہان کہین دو مختلف عبارتین پائی جاوین
تو آپ اُن دونون مین سے جزماً ایک کو خدا کا کلام ٹھہرا سکتے ہین یا نہین
پادریصاحب نے فرمایا نہین مفتی صاحب نے ارشاد کیا کہ اہل اسلام کا
یہی دعوی ہے کہ یہہ بیبل کا مجموعہ جو موجود مستعمل ہے سب کا سب
جزماً خدا کا کلام نہین ہے اسپر پادری صاحب نے فرمایا کہ وقت
موعود سے آدھا گھنٹہ زیادہ گذر گیا اب کل پہر گفتگو کیجاویگی مولویصاحب
نے فرمایا کہ آپ نے آٹھہ جگہہ تحریف کا اقرار کیا اور ہم انشاءاللہ تعالے
پچاس یا ساٹھہ جگہہ عیسائی عالمون کے اقرار سے تحریف ثابت کرسکتے
ہین اگر مباحثہ آپ کو منظور ہو تو ایسا کیجئے کہ ہمکو تین باتین سمجہا دیجئے
اول تو ہم کتب مقدسہ مین سے کئی کتابون کی سند متصل پوچہینگے اُسکو
ثابت کر دیجئے دوسرے وہ پچاس ساٹھہ مقام جنمین عیسائی عالمون
کے اقرار سے تحریف ثابت ہوئی ہے یا اُنکو مان لیجئے یا توجیہ کیجئے اور
ہم یہہ بات نہین کہتے کہ آپ خواہ مخواہ ہارن کے قول کو مانیئے اور
نہ یہہ کہتے ہین کہ آپ ہارن سے کچھہ کم ہین پر اول تسلیم اور پہر اصلاح مین
اختیار کرنا یعنی یا ماننا یا توجیہہ کرنا آپ کو ضرور ہے تیسرے یہہ کہ جب تک

آپ کو ان پچاس ساٹھہ مقاموں کی مخدوشیت کی تسلیم یا توجیہ سے فرصت نہوئے تب تک اس مجموعہ کی باتوں سے ہمارے ویہ دلیل نہ لائیگا پادری صاحب نے فرمایا کہ ہم اس شرط سے منظور کرتے ہین کہ اول آپ سے یہہ پوچھینگے کہ جو انجیل تمہارے پیغمبر کے وقت مین تہی کونسی انجیل ہے مولوی صاحب نے فرمایا منظور ہے ہم کل بتلاوینگے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اگر کہئے تو اسی وقت کچھہ عرض کیا جاوے پادری صاحب بولے اب تو دیر ہو گئی کل سنینگے اسکے بعد فریقین اٹھکر رخصت ہوئے دوسرے دن جو منگل کا روز رجب ۱۲۷۰ ہجری کی بارہوین تاریخ اور اپریل ۱۸۵۴ء کی گیارہوین تاریخ تہی صبح کے وقت اُسی مقام پر مباحثہ کا دوسرا جلسہ منعقد ہوا اور اس جلسہ مین کیا خواص اور کیا عوام پہلے جلسہ سے زیادہ آدمی اکٹھے ہوئے تہے اور جناب اسمتھہ صاحب بہادر حاکم صدر دیوانی اور جناب ریڈ صاحب بہادر حاکم صدر بورڈ اور جناب ولیم صاحب بہادر مجسٹریٹ علاقہ فوج اور جناب کشیش ولیم گلین صاحب اور جناب پادری ہرسلے صاحب اور اور صاحبان عالیشان انگلش اور جناب حافظ مفتی ریاض الدین صاحب اور جناب مولوی محمد اسد اللہ صاحب قاضی القضاۃ اور جناب مولوی فیض احمد صاحب

سررشتہ دار صدر بورڈ اور جناب مولوی حضور احمد صاحب اور جناب
مولوی امیر اللہ صاحب مختار راجہ بنارس اور جناب مولوی قمر الاسلام
صاحب امام جامع مسجد اور جناب مولوی امجد علی صاحب وکیل سرکار کمپنی
اور جناب مولوی سراج الحق صاحب اور جناب منشی خادم علی صاحب
مہتمم مطلع الاخبار وغیرہ رؤسا شہر اس جلسہ مین تھے انکے سوا
اور مسلمان اور عیسائی اور ہندو ہزار آدمی کے قریب موجود تھے
اور اس جلسہ مین دینی کتابین پہلے جلسے زیادہ فریقین کے آگے دھری
ہوئی تھین ساڑھے چھہ بجے کے بعد پادری فنڈر صاحب نے کھڑے
ہوکر اور میزان الحق ہاتھہ مین لیکر پہلے باب کی پہلی فصل کی وہ عبارت
جسمین قرآن شریف کی کئی ایک آتین مندرج ہین پڑھنی شروع
کی اور اس جہت سے کہ آیتون کو غلط پڑھتے تھے قاضی القضاۃ جناب
نے فرمایا کہ آپ ترجمہ ہی پر اکتفا کیجیے کیونکہ لفظ کے بدلنے سے معنی بدل
جاتے ہین پادری صاحب بولے کہ ہماری زبان کا قصور ہے معاف رکھیے
وہ عبارت یہہ ہے وقل آمنت بما انزل اللہ من کتاب وامرت لاعدل
بینکم اللہ ربنا وربکم لنا اعمالنا ولکم اعمالکم لا حجۃ بیننا وبینکم

یعنی اے محمد کہہ مین اُن کتابون پر ایمان لایا و امرت لاعدل بینکم یعنی اور مجھکو
حکم ہے کہ انصاف کرون تمہارے بیچ اللہ رب ہے ہمارا اور تمہارا ہمارے
لئے ہمارے کام اور تمہارے لئے تمہارے کام کچھہ جھگڑا نہین ہم مین
اور تم مین اور سورہ عنکبوت مین مرقوم ہے کہ ولا تجادلوا اہل الکتاب
الا بالتی ہی احسن الا الذین ظلموا منہم وقولوا آمنا بالذی انزل
الینا وانزل الیکم والہنا والہکم واحد ونحن لہ مسلمون یعنی اے محمدیو
تم اہل کتاب سے جھگڑا مت کرو مگر اسطرح پر جو بہتر ہو اُنکے سوائے
جو تم پر ظلم کرتے ہین اور یون کہو کہ ہم مانتے ہین جو اُترا ہمکو اور اُترا
تمکو ہمارا خدا اور تمہارا ایک ہے اور ہم اُسی کے حکم پر ہین اور سورہ
مائدہ مین لکھا ہے کہ الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا
الکتاب حل لکم وطعامکم حل لہم یعنی آج سے تم پر پاکیزہ چیزین
حلال ہوئین اور کتاب والون کا کھانا تمپر حلال ہوا اور تمہارا کھانا
اُنکو حلال ہوا جاننا چاہیے کہ ہر ایک محمدی پر ظاہر ہے کہ وے فرقے
جنکو کتاب ملی اور وے لوگ جو اہل کتاب کہلاتے سو مسیحی اور یہودی
ہین چنانچہ سورۂ بقر مین یہود و نصاری کی بابت کہا گیا ہے وہم یتلون الکتاب

یعنی یہود و نصاری نے کتاب بگڑی ہے اور یہہ بات بہی قران سے معلوم
اور ثابت ہے کہ جو کتابین یہودیون اور مسیحیون کو ملین توریت و انجیل انہین
کیونکہ سورہ آل عمران مین مذکور ہے کہ وانزل التوراتیہ والانجیل من قبل
هدی للناس یعنی خدا نے توریت و انجیل آگے سے اتاری تہین کہ لوگون
کی ہادی رہین انتہی اِسکے بعد فرمایا کہ اِن آیتون مین کتاب اور
اہل کتاب کا ذکر ہے اور اہل کتاب سے یہودی اور نصاری مراد
ہین بس معلوم ہوتا ہے کہ محمد صم کے زمانہ مین توریت و انجیل
موجود تہین اور محمدیون نے انکو ان کے دین کا ہادی جانا ہے
اور محمد صم کے زمانہ تک انمین تحریف نہوئی تہی مولویصاحب نے فرمایا
کہ اِن آیتون سے صرف اِتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ سابق مین خدا
کا کلام نازل ہوا اور اسپر ایمان لانا چاہیئے اور توریت اور انجیل
بہی سابق مین نازل ہوئین اور محمد صم کے عہد مین موجود تہین
اگرچہ محرف ہوئی ہون اور ہرگز اِن آیتون سے یہہ بات نہین ثابت
ہوتی کہ اُن کتابون مین محمد صم کے زمانہ تک تحریف نہین ہوئی تہی
بلکہ جابجا تحریف کرنے پر اہل کتاب کو مذمت کی گئی ہے سو قران شریف

کی آیتون کے مطابق جیسا ہم اسبات پر ایمان لاتے ہین کہ سابق ہین
خدا کا کلام نازل ہوا ویسا ہی اسبات پہی ایمان رکھتے ہین کہ اُسمین تحریف
ہوگئی اسی لئے حدیث شریف مین آیا ہے کہ لا تصدقوا اهل الکتاب
ولا تکذبوهم یعنی نہ کتاب والون کو سچا جانو اور نہ انکو
جھٹلاؤ پادریصاحب نے فرمایا کہ اسوقت حدیث کا ذکر نہ لائے بلکہ صرف
قران کی آیتون کا ذکر کیجے مولویصاحب نے فرمایا کہ قرآن کی آیتون
سے بہی یہی دو باتین ثابت ہوتی ہین جیسا آپ نے بہی میزان الحق
مین اسکا اقرار کیا ہے پادریصاحب بولے کہ سورہ بینہ کی آیتون
کے موافق یہہ معلوم ہوتا ہے کہ محمد صلعم کے زمانہ سے پیشتر تحریف
نہین ہوئی تہی اُسکے بعد میزان الحق کے پہلے باب کی تیسری
فصل کی یہہ عبارت پڑہی چنانچہ سورہ بینہ مین لکہا ہے کہ لم یکن
الذین کفروا من اهل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیهم البینة
رسول من الله یتلوا صحفا مطهرة فیها کتب قیمة وما تفرق الذین
اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءتهم البینة یعنی اہل کتاب اور
مشرکون نے حق سے منہ نہ پہیرا جب تک کہ روشن دلیل یعنی قران اور پیغمبر یعنی محمد صلعم

خدا کی طرف سے اُن پاس نہ آئے کہ دوسرے مقدس کتابوں کو جن میں مضبوط حکم آئے ہیں اُنسے بیان کریں اور اُن لوگوں نے جنکو کتاب ملی تھی جدائی نکی مگر اُسکے بعد کہ اُنہیں روشن دلیل پہنچی اُسکے بعد فرمایا کہ ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی کتابوں مین محمدؐ کے ظاہر ہونے اور تعلیم شروع کرنے کے بعد تحریف کی ہے نہ اُس سے پہلے اِسکے بعد فرمایا کہ کتاب استفسار کے مصنف نے بھی جسکو تم سب لوگ جانتے ہو کہ مولوی آل حسن صاحب ہے ۳۴۸ صفحہ مین آیت مذکور کو اِسطرح بیان کیا ہے کہ نبی سابق الانتظار کے اعتقاد رکھنے سے جدا یا اُسکے اعتقاد رکھنے مین مختلف و متفرق نہیں ہوئے مگر جبکہ یہہ نبی آیا اِن معنون کی راہ سے البتہ یہہ کہا جا سکتا ہے کہ نبی آخر الزمان کے انتظار کے دنون مین اُسکے ظہور کے زمانے تک کچھہ تحریف تبدیل نہین واقع ہوئے مولویصاحب نے فرمایا کہ اِن آیتون کا ترجمہ جمہور مفسرین کے مذہب مختار کے موافق اِس طرح پر ہے اور اِسی کو جناب شاہ عبد القادر صاحبنے اپنے ترجمہ مین اختیار کیا ہے یعنی نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہوئے کتاب والے (یعنی یہودی اور مسیحی) اور مشرک والے (یعنی بت پرست) باز

آنے والے (یعني اپنے دین اور بڑي رسمون اور برے عقیدون سے مثل عدم اعتقاد نبوت جناب مسیح کے جیسا یہود کو تھا اور اعتقاد تثلیث کے جیسا عیسائیون کو تھا اور ما عدا انکے) جب تک نہ پہنچي انکو کھلي بات ۲ ایک رسول الله کا پڑہتا ورق پاک ۳ اسمین لکھین کتابین یعني صورتمین مضبوط ۴ اور نہین پھوٹے وے جنکو ملي کتاب (یعني اپنے دین اور رسمون اور عقیدون سے اسطور پر کہ بعضون نے انکو چھوڑکر اسلام قبول کیا اور بعضے تعصب سے اُسی پر قایم رہے) مگر جب کہ آچکي اُنکو کھلي بات (یعني رسول الله اور قران) اور جناب شاہ عبد القادر صاحب پہلي آیت کے ترجمہ کے آخرمین حاشیہ کے طور پر ایسا لکھتے ہین کہ حضرت ؐ سے پہلے سب دین والے بگڑ گئے تھے ہر ایک اپني غلطي پر مغرور اب چاہیئے کہ کسی حکیم یا کسی ولي یا کسي بادشاہ عادل کے سمجہانے راہ پر آوین سو ممکن نہ تھا جب تک ایسا رسول نہ آوے عظیم القدر ساتہہ کتاب الله کے اور مدد قوي کے کہ کئي برس مین ملک ملک ایمان سے بہر گئے انتہی پس اِن آیتون کا حاصل صرف اِتنا ہي ہے کہ کتاب والے مشرک

لوگ اپنی بری رسمون سے باز نہ آتے جب تک کہ اُنکے پاس ایک
عظیم القدر رسول نہ آیا اور اُسکے آنے کے بعد کتاب والون مین سے
جو شخص مخالف ہوا اُسکی مخالفت محض تعصب بیجا اور دشمنی کے
مارے تھی اِس صورت مین اِن آیتون سے آپ کا استدلال ٹھیک
نہین ہے اور صاحب استفسار کا جواب تنزلی ہے جیسا اُسکی یہہ
عبارت کہ اِس استدلال سے درصورتیکہ صحیح و درست کیا جاوے اِتنا ہی
ثابت ہوتا ہے الخ اِسی بات پر دلالت کرتی ہے اور صاحب استفسار
کی یہی غرض ہے کہ اول تو یہہ استدلال صحیح نہین ہے اور اگر بالفرض
اُسکی صحت مان لیجاوے تو اُس سے اِتنا ہی سمجھا جاتا ہے کہ محمدؐ
کی بشارات مین تحریف نہین ہوئے نہ یہہ کہ سارے مجموعہ بیبل مین
کسی جگہہ تحریف نہین کی گئی ہے اور صاحب استفسار نے اپنی ساری
کتاب مین تحریف کی دہوم مچا رکھی ہے پادری صاحب نے کہا آپ یہہ
بتلائیے کہ جس انجیل کا ذکر قرآن مین آیا ہے وہ کونسی انجیل تھی
مولوی صاحب نے فرمایا کہ کسی قوی یا ضعیف روایت سے اُسکی تعیین
معلوم نہین ہوتی جو عرض کیا جاوے کہ وہ متی کی انجیل تھی یا یوحنا

کي ياآذر کسي کي اور نه هم لوگ کبهي اُسکے پڑهنے پر مامور هوئے که اُسکا
حال همکو معلوم هوتا پادري صاحب نے صاحبان عاليشان کي طرف
اشاره کرکے فرمايا که ديکهو يے سب اهل کتاب بيٹہے هين اِنسے پوچهه
ليجيے که انجيل کونسي هے ڈاکٹر صاحب نے فرمايا که قران سے صرف اِتنا هي
معلوم هوتا هے که حضرت عيسي پر انجيل نازل هوئي اور يهه نهين
معلوم هوتا که وه کونسي انجيل تهي اور اُس زمانه مين بهت سي
کتابين انجيل کے نام سے عيسائيون مين مشهور هورهي تهين جيسا
برنباه اور پر توليما وغيره کي انجيل پس خدا جانے اُنمين سے کونسي مراد هے
اور اُس زمانه مين ايک فرقه منّي کيز بهي موجود تها جو اِس مشهور انجيل
کے کل مجموعه کو نه مانتا تها اور اُسي عهد مين عرب مين بهي ايک
فرقه تها جو يهه کهتا تها که تين خدا هين باپ اور بيٹا اور مريم شايد
اُنکے نسخے مين يهه بهي لکها هو کيونکه قران نے اُنکو جهٹلا يا هے بس يهه
بات کهين سے ثابت نهين هوئي که اُس انجيل مين حواريون کے
اعمال اور نامے اور مشاهدات بهي داخل هين فرنچ صاحب نے کها
که تم عيسي کے قول کے سوا اَور کتابون کو جو انجيل مين هين نهين مانتے

ہو حال آنکہ چوتھی صدی مین لڈیسیا کی کونسل نے ایک کتاب یعنی مشاہدات
کے سوا سبکو واجب التسلیم ٹھہرایا ہے اور ہمارے بڑے بڑے عالم جنکو ہم
نہایت معتبر جانتے ہین جیسا کلیمنس سکندریانوس اور ترٹلین اور
ارجن اور سائپرین وغیرہ نے مشاہدات کی کتاب کو واجب التسلیم
کہا ہے پر اگلے زمانہ کے فتنہ و فساد اور لڑائیون کے سبب اُسکی سند
متصل ہمارے پاس نہین ہے اِسپر ڈاکٹر صاحب نے پوچھا کہ کلیمنس کس
زمانہ مین تھا پادریصاحب بولے دوسری صدی کے آخر مین ڈاکٹر صاحب
نے فرمایا کہ اگر کلیمنس نے مشاہدات کے دو فقرہ لکھہ دیئے تو اُس سے
صرف اِتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ دوسری صدی کے آخر مین کلیمنس نے
مشاہدات کی کتاب کو یوحنا کی تصنیف جانا ہے بس اِسکے زمانہ سے
پہلے اُسکی سند نہین ہے معہذا دو فقرون سے ساری کتاب کا تواتر
لفظی ثابت نہین ہو سکتا اور ترٹلین وغیرہ تو اُسکے بعد گذرے
ہین اور کیس پرسبٹر روم نے تو اُسکو سرن تہیس ملحد کا کلام کہا ہے
اور اِسی طرح ڈیونیسیس نے اِسبات کی تصریح کی ہے کہ ہمسے پیشتر بعضون
نے اِسکو سرن تھیس ملحد کا کلام کہا ہے پادریصاحب نے فرمایا کہ ہم

کیس کو بڑا معتبر نہین جانتے اور ڈیو نیشیس نے اُن مضمون کا نام
نہین لیا پس دو ایک آدمی کی مخالفت سے کیا ہوتا ہے ڈاکٹر صاحب
نے فرمایا کہ ہم دو ایک آدمی کا ذکر نہین کرتے بلکہ سیکڑون آدمیون
کے نام بتلا سکتے ہین جب یوسی بیس اور سرل اور انکے وقت
مین یروشلیم کی ساری کلیسیا وغیرہ اور کونسل لوڈیسیا نے بہی اِس
کتاب کو رد کیا ہے اور جیروم کے عہد مین بہی بعضے کلیسیا اِسکو نہ مانتے
تہے اِسپر پادری فنڈر صاحب نے فرمایا کہ یہہ کلام مبحث سے خارج
ہے اور اب اُس انجیل مین گفتگو ہے جو محمد صلعم کے زمانہ مین موجود
تہی اور مولویصاحب کی طرف متوجہ ہوئے مولویصاحب نے ارشاد
فرمایا کہ ہمنے اپنا مذہب ظاہر کردیا اگر آپ جانتے ہین کہ یہہ مذہب
اہل اسلام کا نہین ہے تو اُسکی سند بتلائیے نہین تو مان لیجئے اور
ہم اِسبات کا اقرار کرتے ہین کہ خدا کا کلام حضرت عیسی پر نازل
ہوا تہا پر اِسبات سے منکر ہین کہ وہ کلام یہی جیل کا مجموعہ ہے
اور اُسمین کچہہ تغیر و تبدیل نہین ہوئی اور حواریون کا کلام ہمارے
نزدیک انجیل نہین ہے بلکہ انجیل صرف اُسی قدر ہے جو مسیح ؑ

پر نازل ہوئی تہی پہر اسلیئے کہ کسی روایت مین اِسکا ذکر نہین تیا
ہم اسبات کی تعیین نہین کرسکتے ہین کہ مسیح کی وے باتین کونسی
کتاب مین لکہی ہوئی ہین اور جو کچہہ اِن چار کتابون مین منقول
ہوا ہے اُسکا رتبہ احاد حدیث کا سا رتبہ ہے اور اہل اسلام کے پہلے طبقہ
والون سے کوئی روایت معتمد اِس باب مین منقول نہین ہے اِن سببون
مین سے ایک سبب یہہ بہی ہے کہ اُس زمانہ مین پوپ کا تسلط کما حقہٗ
ہوگیا تہا اور اُس فرقہ کے لوگون مین اصل انجیل کے پڑہنے کی عام
اجازت نہین ہوتی ہے اور اِس جہت سے اُسکے نسخے مسلمانون کے
دیکہنے مین کم آئے اور غالباً عرب کے اطراف مین اِسی قسم کے عیسائی
یا فرقہ نسطوریہ کے لوگ بہت سے تہے اِسپر پادری فرنچ صاحب نے
تیز ہوکر کہا کہ تمنے ہماری انجیل کو بڑا عیب لگایا پوپ صاحب نے
اُسمین کچہہ خرابی نہین کی اِسمین پادری فندر صاحب نے حضرت
عثمان رض کا قران شریف کے بعضے نسخون کے جلا دینے کا قصہ
کہنا شروع کیا مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہہ کلام مبحث سے خارج
ہے پہر اسلیئے کہ آپ یہہ ذکر درمیان لے آئے ہین اِسکا جواب بہی

سن لیجیے پادریصاحب بولے کہ آپ نے جو انجیل پر یہہ اعتراض کیا
اسلیے مین نے یہہ تعریض کی لیکن اب اصل مطلب کی طرف رجوع کیجیے
اور جو اصل مطلب یہی تہا کہ پادریصاحب انجیل کے سوال کے بعد
تین باتین سمجہادین جیسا کہ پہلے جلسے کا تمام پر ٹہہر گیا تہا اسلیے
مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارا کلام شروع سے اور بہی کل کے اقرار
کے موافق ساری بیبل پر ہے نہ صرف انجیل پر اسلیے ہم اِس مجموعہ
کی بعضی کتابون کی سند متصل مانگتے ہین پادریصاحب بولے کہ انجیل
پر کلام کیجیے مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارا کلام بیبل کے مجموعہ پر ہے
اور انجیل کی تخصیص بیجا ہے اُسپر پادریصاحب چپ ہو رہے اور ظاہرا
کتابون کی سند متصل بیان کرنا مناسب نجانا اور غلطی اور تحریف
مین بات چیت ہونے لگی اسکے بعد پادری فرنچ صاحب نے بڑا طومار جو
لکھکر اپنے ساتہہ لائے تہے پڑھنا شروع کیا اُسکا خلاصہ یہہ ہے
ہمارے عالمون نے تیس یا چالیس ہزار جگہہ عبارتون کا اختلاف
نکالا ہے پر وہ سب اختلاف صرف ایک ہی نسخے مین نہین بلکہ
بہت سے نسخون مین تہا ایساکہ حساب کی روسے فی نسخہ چارسو

یا پانچ سو ہوتا ہے گو بعضی غلطیان بعضیون کے تصرف سے ہو گئی ہون
جیسا ڈاکٹر گریزبیک نے متی کی انجیل مین تین سو ستر سہو آیتون
اور لفظون مین نکالے ہین جنمین سے ۳۷ تو بہت بھاری ہین اور
۳۲ بھی بھاری ہین پر اون کی نسبت کچھہ خفیف ہین اور باقی سب کے
سب خفیف اور ہمارے عالمون نے اکثر جگہہ اُن غلطیون کو صحیح کیا ہے
کیونکہ قرین عقل ہے کہ جس کتاب کے بہت سے نسخے ہو وین اُسکے
تصحیح ممکن ہے پر جس کتاب کا صرف ایک ہی نسخہ پایا جاوے اُسکا
صحیح کرنا البتہ دشوار ہوتا ہے جیسا نسخہ ترنس اور نسخہ پیٹرکیولس کہ
اُنمین سے ایک کے بیس ہزار نسخے ہین اور اُسکو ہمارے عالمون
نے صحیح کیا ہے اور دوسرے کا صرف ایک ہی نسخہ پایا جاتا ہے سو
اُسکی تصحیح کو مشکل جاتا ہے پس جس صورت مین انجیل کے بہت
سے نسخے موجود ہین تو اُسکی تصحیح ناممکن نہین اب ہم تصحیح کے قاعدون
مین سے کئی ایک قاعدے یہان بیان کرتے ہین جب دو مختلف عبارتین
پائی جاتین اور اُنمین سے ایک مشکل اور دوسری آسان اور فصیح
ہوتی تو علماء مذکور اُن دونون عبارتون مین سے مشکل کو پسند کرتے

تھے کیونکہ احتیاط اور عقل اور قیاس کا مقتضا یہہ تھا کہ شاید آسان عبارت
کسی کی بنائی ہوئی ہووے یا جب دو عبارتین ایسی پائی جاتین کہ
ایک با قاعدہ اور دوسری خلاف قاعدہ ہوتی تو اُن دونون مین
سے بے قاعدہ عبارت کو واجب التسلیم جانتے تھے کیونکہ با قاعدہ عبارت
مین اسبابِ کا احتمال ہوتا ہے کہ کسی قاعدہ دان نے اُسکو بنا کے
لکھہ دیا ہووے اور علماء موصوف نے اُن سب غلطیون کو نکال کر
یہہ لکہا ہے کہ اِن غلطیون کے سوا اَور کوئی نہین ہے اور اِنہی
غلطیون سے مقصود اصلی مین کچھہ نقصان نہین ہوتا جیسا ڈاکتر
کسنی کات کہتا ہے کہ بالفرض اگر یہہ ساری محرف عبارتین نکال
ڈالی جاوین تو دین عیسوی کے کسی عمدہ مسئلہ مین نقصان لازم
نہ آئیگا اور اگر ساری بنائی ہوئی عبارتین داخل کر دی جائین
تو دین کے معتبر مسئلون مین کچھہ زیادتی نہ ہو جائیگی اُسپر ڈاکتر
محمد وزیر خانصاحب جواب دینے کو مستعد ہوئے پر پادری فنڈر صاحب
نے لطایف الحیل سے ٹال دیا اور جتنی بار ڈاکتر صاحب اُس تقریر
کا جواب دینے کو آمادہ ہوئے تھے پادری فنڈر صاحب نے کر کے

ٹال دیتے اور منع کرتے اور مولویصاحب کی طرف متوجہہ ہوتے تھے پسبر
جناب مفتی حافظ ریاض الدین صاحب نے فرمایا کہ اولاً تحریف کے
معنی بیان کیئے جاوین اُسکے بعد اسمین گفتگو کیجاوے سو پادریصاحب
کچھہ معنی کہنے لگے مفتی صاحب نے فرمایا کہ جو لوگ تحریف کا دعوی کرتے
ہین اُنکو معنی بیان کرنے چاہیئین اِسپر مولویصاحب نے پادریصاحب
کی طرف متوجہہ ہوکر فرمایا کہ ہمارے نزدیک تحریف کے معنی تغیّر
ہین خواہ کچھہ بڑھہ جانے کے سبب واقع ہوئی ہو خواہ گھٹ
جانے کے باعث خواہ بعض الفاظ کے بعض کے ساتھہ بدل جانے
کے جہت سے عام اِس سے کہ وہ تغیّر خباثت اور شرارت کی راہ
سے ہووے یا غلبہ وہم سے اصلاح کے طور پر اور ہم اِسبات کے معتقد
ہین کہ اِن معنون سے کتب مقدسہ مین تحریف ہوئی ہے اگر آپ
کو اِس سے انکار ہووے تو ہم اِسکو ثابت کرسکتے ہین پادریصاحب
نے فرمایا کہ ہم بہی کتب مقدسہ مین سہو کاتب کے قائل ہین
مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک سہو کاتب سے یہہ مراد
ہے کہ کوئی شخص لام لکھنے کا ارادہ رکہتا تہا سہواً میم لکہا گیا یا میم لکھنے

کا ارادہ کرتا تہا اُسکی جگہہ بہولے سے یون لکہہ لیا آیا آپ کے نزدیک
یہی سہو اسی کو کہتے ہین یا اُسمین یہہ باتین بہی داخل ہین کہ کوئی
شخص حاشیہ کی عبارت لیکر متن مین ملا دے یا اپنی طرف سے
قصداً جملے کے جملے بڑہا دے یا جملے کے جملے گرا دے پادریصاحب جملہ کا لفظ
سنتے ہی گہبرائے شاید جملہ کو مجموعہ کتاب کے معنی مین سمجہے اور
کہنے لگے کہ جملے مت کہو بلکہ یون کہو کہ آیتین بڑہا دے یا گرا دے
مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک جملہ کا اطلاق اپنی عبارت
پر آیا کرتا ہے [illegible] زید کہڑا ہے پر اب یہہ لفظ چہوڑکر آپ کے حکم
کے مطابق یہی لیتے ہین کہ اپنی طرف سے قصداً آیتین بڑہا دے
یا گرا دے یا تفسیر کے طور پر کچہہ ملا دے یا ایک لفظ کو دوسرے
لفظ کے ساتہہ بدل ڈالے پادریصاحب نے فرمایا کہ یہہ سب
باتین ہمارے نزدیک سہو کاتب مین داخل ہین عام اِس
سے کہ اِنکا وقوع قصداً ہوا ہو یا سہواً یا غلطی اور نادانی کے سبب
سے پر اب سہو کاتب آیتون مین پانچ چہہ جگہہ اور الفاظ مین
بہت جگہہ ہوگا مولویصاحب نے فرمایا کہ ہرگاہ آپ کے نزدیک

آیتون کا بڑھا دینا اور اُنکا گرا دینا اور بعض لفظ کو بعض کے ساتھہ سہواً یا قصداً
بدل ڈالنا سہو کاتب مین داخل ہے اور اِس قسم کا سہو کاتب کتب
مقدسہ مین واقع ہوا ہے اور ہم اِسی کو تحریف کہتے ہین تو اِسصورت
مین ہمارے اور آپ کے درمیان صرف نزاع لفظی ہے کیونکہ جس چیز کا
نام ہم تحریف رکھتے ہین آپ اُسی کو سہو کاتب بتلاتے ہین اُسکی
مثال یہہ ہے کہ چار مسکین تھے ایک رومی ایک حبشی ایک ہندی
اور ایک عربی کسی شخص نے اُنکو ایک درم دیا وے چارون اِسبات
پر متفق ہوئے کہ ہم اِسکی کوئی چیز مول لیوین سو رومی نے اپنی زبان
مین انگور کا نام لیا پر حبشی نے اُس سے اِنکار کرکے اپنی زبان مین
وہی نام لیا ہندی نے اِنکار کرکے کہا نہین مین تو انگور مول لونگا عربی
بولا انگور نہین بلکہ عنب خریدونگا پس اِن چارون شخصون مین صرف
نزاع لفظی تھی پر حقیقت مین اُنکا مطلب ایک ہی تھا سو ایسا ہی کچھہ سہو کاتب
اور تحریف کا حال ہے کہ جس شی کو ہم تحریف کہتے ہین اُسی کا نام آپ
نے سہو کاتب رکھا ہے اور آواز بلند فرمانے لگے کہ ہمارے اور پادریصاحب
کے درمیان صرف نزاع لفظی تھی اور جس تحریف کا ہم دعوی کرتے ہین

پادری صاحب نے اسکو قبول کرلیا پر یہہ اسکا نام سہو کاتب رکھتے
ہین پادری صاحب نے فرمایا کہ ایسے سہو کاتب سے متن مین کچھہ خرابی
نہین ہوئی اسمین جناب قاضی القضاۃ صاحب نے پوچھا کہ متن
کیا چیز ہے پادری صاحب فرمانے لگے کہ کئی بار تو بیان کرچکا اب کب تک
بیان کیے جاؤن پہر فرمایا کہ مسیح کی الوہیت اور تثلیث اور کفارہ
اور شائع ہونے اور اسکی تعلیمات سے غرض ہے مولوی صاحب نے
فرمایا کہ آپ کی طرح ہنری اور اسکاٹ کی تفسیر کے جمع کرنیوالون نے
بہی دعوی کیا ہے کہ اس قسم کی غلطیون سے مقصود اصلی مین کچھہ
فرق نہین پڑا پر ہماری سمجھہ مین نہین آتا کہ جس صورت مین
تحریف ثابت ہوگئی تو پہر کونسی دلیل ہے کہ نو دس آیتین جنمین
تثلیث کا ذکر ہے انمین تحریف نہوئی ہو پادری صاحب نے فرمایا کہ متن
مین تحریف اسوقت ثابت ہوگی کہ کوئی اب قدیم نسخہ نکالو جسمین
مسیح کی الوہیت لکھی نہو اور اسمین لکھی ہوئی ہے اور اسمین مسیح
کا کفارہ ہونا مرقوم نہو اور اسمین مرقوم ہے مولوی صاحب نے
فرمایا کہ ہمارے ذمہ صرف اتنی ہی بات تھی کہ ان کتابون کا شکوک

د محرف ہونا ثابت کردین سو ثابت ہوگیا اور اِتنے اثبات سے ساری
کتاب مشکوک ہوگئی پر آپ باوجودیکہ بعضی جگہہ تحریف ہونے کے
مقر ہین پہر بہی بعضے مقاموں کی نسبت تحریف سے بچے رہنے کا دعویٰ
کیئے جاتے ہین سو اِسکا ثابت کرنا آپ کے ذمہ ہے نہ ہمارے ذمہ
اور ایک بات اَور بہی پوچہنے کے قابل ہے کہ آپ کاتب کے اِن سہوون
مین سے کسی سہو کو جسے ہم تحریف کہتے ہین اور آپ نے بہی اِسوقت
اُسکا اقرار کیا سارے نسخون مین مانتے ہین یا نہین فرمایا ہان
ایک سہو سارے نسخون مین پایا جاتا ہے اِسپر پادری فرنچ صاحب
نے پادری فنڈر صاحب کو ٹوکا پہر پادری صاحب کہنے لگے کہ ہمسے غلطی
ہوگئی پادری فرنچ صاحب خوب کہتے ہین قاضی القضاة صاحب
نے فرمایا کیا ہوتا ہے آپ کا پہلا قول سند ہوگیا پادری صاحب نے
فرمایا نہین مین نے غلطی کی اور اِسمین کوئی پکی بات نہین کہہ
سکتا ہون شاید وہ سہو عبری مین نہ یونانی مین ہو وسے اور
اِسکے بالعکس مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر ہم بعضے ایسے مقام بتلاوین
جنہین آپکے مفسرین بہی اِثبات کا اقرار کرتے ہون کہ سابق مین

اب تہا حال آنکہ آپ کسی عبری نسخہ مین جسکو آپ بالفعل مستند سمجھتے
ہین پایا جاوے تو آپ اُسمین کیا فرماوینگے پادریصاحب بولے
اِس سے متن مین نقصان لازم نہین آتا ہے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا
کہ عبارت کے بہت سے اختلافات کے باعث بے شک مقصود اصلی
مین خلل پڑجاتا ہے فرض کیجیے کہ اگر گلستان کے کئی ایک نسخے عبارت
مین ایسے مختلف ہون کہ ایک کی ترجیح دوسرے پر ہوسکے تو ایسی صورت
مین ہم جزماً نہین کہہ سکتے کہ سعدی کی عبارت یہہ ہے اور جہان
کہین سیکڑون مختلف نسخے ہووین اور ایک کو دوسرے پر ترجیح
نہ دے سکین وہان بلاشبہہ ممکن ہے کہ مقصود اصلی مین بہی تغیر ہوجاوے
اور ہمارے نزدیک انجیل فقط وہ ہی جو مسیح ؑ کا قول ہے وہ بہی
مشتبہہ ہوگئی پادریصاحب نے فرمایا اِسکا مختصر جواب دیجیے کہ
آپ متن کو مانتے ہین یا نہین اگر مانتے ہو تو ہفتہ آیندہ مین مباحثہ
کیا جاویگا کیونکہ ہم باقی مباحثہ مین اِس کتاب کی نقلی دلیلون
کے سواے کوئی دلیل نہین لاسکتے ہین اور عقل کو کتاب
کا محکوم جانتے ہین کچہہ کتاب کو عقل کا محکوم نہین سمجھتے مولوی صاحب نے

فرمایا کہ ہرگاہ اِن کتابون مین آپ کے اقرار سے بہی کمی و بیشی ہونے
کے باعث تحریف ثابت ہوگئی تو وے ہمارے نزدیک مشتبہ ہین
اور ہم ہرگز اِسبات کے قائل نہین ہین کہ متن مین غلطی نہین ہوئی پس
آئندہ کے دو مباحثون یعنی تثلیث اور آنحضرت ؐ کی نبوت کے باب مین
اِن کتابون سے دلیل نہ لائیگا کہ ہمپر اُس سے الزام نہین آسکتا اِسپر
پادری فرنچ صاحبنے فرمایا کہ تمنے ہماری تفسیرون سے اِن تحریفون
اور غلطیون کو نکالا ہے اور وے مفسر لوگ تمہارے نزدیک بہی
معتبر ہین پس اُن مفسرون نے جیسا اِن مقامون کو لکہا ہے ویسا ہی
یہہ بات بہی لکہی ہے کہ اِن مواضع کے سواے کسی مقام مین خرابی
نہین ہوئی اور ایسا ہی کچہہ پادری فنڈر صاحبنے بہی فرمایا مولویصاحب
نے ارشاد کیا کہ ہمنے اُن عالمون کے قول الزام کے طور پر نقل کیے
ہین نہ یہہ کہ وے لوگ ہمارے نزدیک معتمد اور اُنکی ساری باتین
اعتبار کے لایق ہون اور پادری فنڈر صاحب کی طرف متوجہہ ہوکر
فرمایا کہ آپ نے تفسیر ہنری اور سکات سے کچہہ نقل کیا ہے
یا نہین پادریصاحب بولے ہان مولویصاحب نے فرمایا کہ جیسا

اُن مفسرون نے اُن باتون کو لکھا ہے جنکو آپ نے اپنا مفید مطلب جانکر نقل کیا ہے ویسا ہی اُنہون نے اور اَور مفسرون نے بالاتفاق یہہ بات لکھی ہے کہ محمدؐ خدا کے رسول ہین اور اُنکا انکار کرنیوالا کافر اور قران بیشک خدا کا کلام ہے بس آپ اِن مفسرون کے دوسرے قول کو بہی مانتے ہین یا نہین پادریصاحب نے فرمایا نہین مولویصاحب نے فرمایا کہ ہم بہی آپکے مفسرون کے دوسرے قول کو نہین مانتے غرضکہ پادریصاحب نے پہر بہی کہا کہ مختصر جواب دیجے کہ آپ متن کو مانتے ہین یا نہین ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ یہہ سوال تفصیل طلب ہے جب تک ہم ایک بات نہ کہہ لین جواب نہین دے سکتے پہر پادریصاحب نے فرمایا مختصر کہیے ہان یا نہین مولویصاحب نے فرمایا کہ ہم متن کو نہین مانتے اور ہرگاہ اِس کتاب مین تحریف کا واقع ہونا آپ کے اقرار سے بہی ثابت ہے تو ہمارے نزدیک متن جسے آپ مقصود اصلی کہتے ہین مشتبہ ہو گیا اور ہمارا منصب اِس باب مین صرف اِتنا ہی تہا کہ اِس کتاب کا مشکوک و محرف ہونا ثابت کر دین اور وہ خدا کے فضل سے ظہور مین آیا اور متن یعنی

مقصود اصلي مين عدم تحريف كا ثابت كرنا آپ كے ذمه هے نه همارے
ذمه اور هم مباحثه كے ليئے دو مهينے تك حاضر هين كچهه عذر نهين ركهتے
ليكن يهه كتاب همارے ليئے حجت نهين ٹههر سكتي اور اس سے دليل
لانا همارے الزام كے ليئے كافي نهوگا اِسكے سوا جو كچهه دليل آپكے
پاس هو خواه تثليث خواه آنحضرت صلعم كي رسالت كے باب مين اُنكو
پيش كيجئے اور جناب مولوي فيض احمد صاحب سررشته دار نے
پادري صاحب كي طرف متوجهه هوكر فرمايا كه تعجب هے كه كتاب مين تحريف
واقع هوا اور متن مين كچهه خرابي نه پڑے اِسپر مباحثه ختم هوا اور
فريقين ايك دوسرے سے رخصت هوئے اُسكے بعد تقريري مباحثه
كي اميد پر تحريري گفتگو درميان مين آئي پر وه تقريري مباحثه
عمل مين نه آيا سو اب فريقين كے اُن خطون كي نقلين بهي لكهي
جاتي هين جناب مولوي صاحب والا مناقب عاليمناصب سلامت
سابق مين ايك نيازنامه حل الاشكال كے اُس صفحه كے دريافت كرنے
كے ليئے جهان مين نے آپ كے قول كے موافق يهه بات لكهي هے كه
گراز گدائي نبي بت پرستي بقصور زيادة خدمت شريف مين بهيجا

تہا پہر آپ نے اُسکو دوسرے معنی پر حمل کرکے صفحہ کے نمبر کا نشان نہ
بتلایا اور مین جانتا ہون کہ غالباً مین نے اب نہ لکہا ہوگا اگر ایکی
دفعہ عنایت اور مہربانی کی راہ سے اُس صفحہ کے ہندسہ سے مجہکو آگاہ
فرمائیے تو ٹہیک ٹہیک معلوم ہو جاوے کہ مینے کیا لکہا ہے اور
اگر اب بہی صفحہ کے لکہنے مین تامل کیجئیگا تو مجہکو یہہ گمان ہوگا کہ شاید
آپنے اُس عبارت کے مضمون سے جو حل الاشکال کے آخری حصہ کے
۶۰ صفحہ کی دوسری سطر سے ۸ سطر تک لکہی ہوئی ہے میرے مقصود کے
برخلاف انبیا کی عدم بت پرستی مراد لی ہے —— اور جو آج
مباحثہ کے جلسہ مین قران کی بعض آیتین جنمین انجیل کا ذکر آیا ہے
اور وہ آیتین میزان الحق کے ۱۳۰ صفحہ مین مندرج ہین مین نے
پیش کے تہین آپ نے اُسکے جواب مین یہہ بات فرمائی کہ اُس
انجیل سے جسکا ذکر قران شریف مین ہے صرف مسیح کا قول مراد
ہے نہ حواریون کا سو مین یہہ پوچہتا ہون کہ آپنے یہہ بات کسی
تفسیر مین دیکہی ہے یا آپ ہی اپ ٹہرا لیا ہے پس اگر کسی تفسیر
مین ہے تو مہربانی فرماکر اُس تفسیر کی عبارت بلفظہا لکہہ بہیجے اور

اگر کہین آور سے اب معلوم ہوا ہے تو نوازش و عنایت کی راہ سے بہیج دیجئے اور بندہ کو ممنون فرمایئے اور اگر یہان روا روی کی ضرورت کے سبب یہہ بات ممکن نہو تو جب آپ خدا کے فضل سے مع الخیر دہلی پہنچین وہان سے لکہہ بہیجین اور جب تک کہ دوسری بار ملاقات نہو مجہکو میرے لایق کے کامون اور اُن کتابون کے عنایت فرمانے سے جنکا ذکر آپنے پہلے خط مین لکہا ہے یاد فرماتے رہیئے گا ۱۱ - اپریل ۱۸۵۴ء

جناب پادری صاحب والا مناصب زبدہ نشینان نامدار عمدہ علماء مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت عنایت نامہ حل الاشکال کے صفحہ کے ہندسے کے استفسار مین اور اِس مضمون سے کہ اگر اب بہی صفحہ کا نمبر لکہنے مین تامل کیجئیگا تو مجہکو یہہ گمان ہوگا کہ شاید آپ نے اُس عبارت کے مضمون سے جو حل الاشکال کے آخری حصہ کے ۶ صفحہ کی دوسری سطر سے ۸ سطر تک لکہی ہے میرے مقصود کے خلاف انبیاء کی عدم بت پرستی مراد لی ہے اور جو کچہہ انجیل کے باب مین میرا قول ہے اُسکی سند کی طلب مین آیا بہت تعجب ہوا اُس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ در پردہ مجہکو پیچ دینا چاہتے ہین کیونکہ تجاہل سے اُس عبارت

پر حوالہ کرتے ہین جہان آپ نے اپنے زعم مین حضرت خیر البشر صلی اللہ
علیہ وسلم پر طعن کیا ہے نہین تو کیونکہ خیال مین آوے کہ آپ اپنے
لکھے ہوئے کو اسقدر بہول گئے کہ اُس مقام کو جسکی مضمون مرقومہ کو بالکل مناسبت
نہین ہے استنباط کے قابل جانا یا شاید آپنے میری نقل کرنے مین غلطی
کا خیال کرکے یہہ اعتراض کیا اگر پہلا امر ہے تو آپ کے اخلاق سے بہت
بعید ہے اور مین اُسکا جواب دینا مناسب نہین جانتا اور اگر دوسرا
امر ہے تو بہی آپ کو یہہ بات مناسب نہین بہلا مجہکو کون امر مانع ہے
کہ مین بہی ایسی ایسی باتون مین آپ کے خطاؤن پر اعتراض کرون
چنانچہ یہہ کہ آپ نے حل الاشکال کے ۲۳ صفحہ مین استفسار کے جواب
مین لکہا ہے پہر ۲۴ صفحہ مین لکہا ہے کہ قاعدہ صرف ونحو اور معانی
وبیان اور سایر فنون کے کتاب عہد اسلام سے پیشتر کے کتب ہنود کی
اور عیسائی کے پاس نظر نہین آتی حال آنکہ یہہ نقل مطابق نہین
ہے اور سایر فنون کا لفظ ہرگز استفسار کے اِس مقام مین نہین
آیا بلکہ مفردات لغت کا لفظ واقع ہوا ہے جسکو آپنے سایر فنون کے
لفظ کے ساتہہ بدل ڈالا اور پہر اعتراض کرنے کو طیار ہوئے اور

صاحب استفسار کي غرض اِسمقام مین صرف اُن فنون کا ذکر کرنا ہے
جو توریت یا انجیل کي اصل زبان سے علاقہ رکہتے ھین اور جیسا یہہ کہ
میزان الحق کي دوسري فصل مین لکہا ہے اِس باب مین قران اور
اُسکے معترین دعوی کرتے ہین الخ حال آنکہ یہہ محض بہتان ہے اور قران
مین کسي جگہہ اِسکا ذکر نہین آیا اور نہ کسي تفسیر سے یہہ دعوي ثابت
ہوسکتا ہے جیسا کہ مینے پہلے جلسہ مین عرض کیا ہے اور جیسا یہہ کہ
میزان الحق کے تیسري فصل مین لکہا ہے فاني کے کتاب دبستان
مین یون مذکور ہے کہ کہتے ہین کہ عثمان نے الخ حال انکہ اُس کتاب
مین فرقہ اثنا عشریہ کے مذہب کے بیان مین یہہ لکہا ہے کہ بعضے از
ایشان گویند کہ عثمان الخ آپنے اِس عبارت مین بعض از ایشان کا لفظ
حذف کر ڈالا تا کہ ظاہر مین اِس قول کي نسبت ساري فرقہ کي طرف
ہو جاوے اور اِن خطاؤن کے مانند اَور بہي خطا مین ہین پر مین خطون
مین اُنکا نقل کرنا مناسب نہین جانتا اور نہین چاہتا ہون کہ اِسباب
مین آپکو دکہہ دون اور رنج مین ڈالون اور ہندسہ جو آپنے پوچہا ہے
اُسکا حال یہہ ہے کہ حل الاشکال کے ۱۰۵ صفحہ کي دوسري سطر سے

ساتوین سطر تک ملاحظہ فرمایئے اور اسلیئے کہ استفسار کی عبارت مین اسی جگہہ کے مانند کئی جگہہ اور بالخصوص ۹۵ دوسرے صفحہ مین گوسالہ پرستی اور بت پرستی کا لفظ واقع ہوا ہے اور صاحب استفسار کا طعن دونون کی بابت ہے مین نے گوسالہ پرستی کے لفظ کو ساتوین سطر مین مطلق بت پرستی کے معنیون مین لیا ہے نہین تو صاحب استفسار کا طعن ہرگز نہین اوٹہتا اور انجیل کا حال جو کچھہ مینے کہا ہے وہی اسلام کی کتابون مین لکھا ہے اور یہی قران شریف کی بعضی آیتون سے سمجھا جاتا ہے اور انشاء اللہ بعضے رسالون سے جو چھپنے کو ہین اپ کو عنقریب یہہ بات کما ینبغی واضح ہو گی اور مجھکو ایک اور یہی شکایت ہے کہ آپ نے اِس مباحثہ مین بالکل اداب مناظرہ کے خلاف طریقہ اختیار کیا اور باوجودیکہ جناب فرنچ صاحب آپکے شریک ایک عرصہ تک ایک لکھی ہوئی عبارت کے پڑہنے مین مشغول رہے بہلوگ بڑے شوق سے اُسکو سنا کیئے اور اُس سے فارغ ہونیکے بعد جب جناب ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب میرے شریک جواب دینے پر مستعد ہوئے آپ نے منع کر دیا اور جسوقت جناب

ڈاکٹر صاحب کچھ کہنا چاہتے تھے آپ روک دیتے تھے یہانتک کہ جناب ڈاکٹر صاحب
نے آزردہ ہوکر فرمایا کہ مین مباحثہ کا شریک نہین ہون تو بھی آپ حیلہ حوالہ
کرکے مانع ہوئے بھلا یہہ کیا انصاف ہے ہرچند اپکا یہہ منع کرنا ہمارے لیے
کچھ مضر نہین ہوا بلکہ سب حاضرین کے نزدیک آپ ہی کی عاجزی ثابت ہوئی
اور یہہ بات ظاہر ہوگئی کہ آپ کو فقط یہی خیال تھا کہ غیر جتنی تحریف ہمارے
اقرار سے حاضرین پر کھل چکی زیادہ اس سے ظاہر نہونے پاوے اور مینے
جناب ڈاکٹر صاحب کی تسکین کردی تھی لیکن جناب کمیشنر ولیم میور صاحب
کی ملاقات کے وقت یہہ بات معلوم ہوئی کہ یہہ مباحثہ اردو اور انگریزی
مین چھاپا جائیگا اور اسیانکا بھی خیال ہے کہ شاید فرنچ صاحب کی وہ تقریر
جسکا جواب دینے سے آپ نے ڈاکٹر صاحب کو منع کردیا تھا چھاپی جاوے
اسلیے مناسب معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کا جواب اپکی خدمت مین بھیجا جاوے
تاکہ اُس مباحثہ کے ساتھہ اُسی تقریر کے نیچے وہ بھی چھپ جاوے کہ مبادا
اُس مباحثہ کے دیکھنے والون کو یہہ شبہہ پیدا ہووے کہ طرف ثانی نے
اُس تقریر کا تفصیلی جواب دینے سے اغماض کیا سو اِس خط کے پیچھے ڈاکٹر صاحب
کا جواب بھی بھیجا جاویگا انصاف کی راہ سے اُسی تقریر کے ساتھہ چھپ

جاوے اور ہمیشہ مہربانی ناموں سے معہ خدمات لائقہ کے یاد فرماتے رہیئے ۱۴ رجب ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۱۳ اپریل ۱۸۵۴ع روز پنجشنبہ

خط نمبر ۳

جناب مولویصاحب والا مناقب عالی مناصب سلامت آپ کا خط پہنچا حال معلوم ہوا ڈاکٹر صاحب کی شکایت کرنیکا ذکر جو آپنے لکہا ہے اُسکا جواب یہہ ہے کہ جو ڈاکٹر صاحب کو یہہ خیال ہے کہ مجکو اُس دن اپنے مطالب کے بیان اور اظہار کی فرصت نملی تو آپ فرما دیجیے کہ پھر مباحثہ کا جلسہ منعقد کیا جاوے کہ مین اور پادری فرنچ صاحب اِس بات پر بخوشی تمام راضی ہین تاکہ ڈاکٹر صاحب کا عذر رفع ہو جاوے اور وہ اُن دلیلونکو پیش کرین جنسے یہہ بات ثابت ہووے کہ انجیل اپنی اصل پر نہین رہی اور اُسکی تعلیمون اور حکمون مین فرق پڑگیا اور جو انجیل کہ اب مستعمل ہے اُس نسخہ کے خلاف ہے جو محمد ص کے زمانہ مین تھا کیونکہ مین مولویصاحب سے ایسی بات کے ثابت کرنے کی تمنا رکھتا تہا اور انہون نے ایسا نکیا اور جس وقت یہہ بات ثابت ہو جاتے کہ انجیل اپنی اصل پر نہین رہی اُسوقت یہہ بات معلوم ہو جائیگی کہ مباحثہ آپ کے مقصد کے موافق تمام ہوگیا نہین تو یہہ امید

ہے کہ باقی کے اَور مسئلون مین مباحثہ کیا جاوے یعنی آپ مسیح کی الوہیت
اور ذات الٰہی کی تثلیث کے باب مین اپنے اعتراضون کو پیش کرین
اور مین اُن دلیلون کو بیان کرون جنکے موافق عیسائی لوگ پیغمبر
اسلام کی رسالت اور قران کی حقیت سے اِنکار رکھتے ہین اور جو آپ
کو اپنی فرصت نہو کہ اِس سے زیادہ اکبراباد مین قیام فرماوین تو ڈاکٹر صاحب
یہان کے فاضلون مین سے کسیکو اپنا شریک کرین اور اِس دینی
مباحثہ کو ختم کرین فقط مین نے حل الاشکال کے صفحہ کا نمبر دیکھا اور
اپنے لکھے ہوئے کو معلوم کیا وہ مقام جو مجھے یاد نہ آیا تھا اسکا
سبب یہہ تھا کہ آپ نے اُس صفحہ کے مطالب کو دوسرے لفظون
مین بیان کیا تھا اور مین نے ۶۰ صفحہ کا جو نشان دیا تھا سو یقین
جانئے کہ آپ کے رنج دینے کے لیئے ایسا نہین ہوا بلکہ جب مطلب کے
تلاش کرنے کے وقت اُس صفحہ پر نظر جا پڑی تو مجکو یہہ خیال ہوا کہ
شاید آپ نے اِسی صفحہ سے مراد لی ہے ۱۴ اپریل سنہ ۱۸۵۴ع

جناب پادریصاحب والا مناقب عالیمناصب زبدہ کشیشان نامدار
عمدہ علماء مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت عنایت نامہ پہنچا مضمون

مندرجہ معلوم ہوا عنایت فرمایئے مین جلسہ کا انعقاد جو دوسری
بار جناب ڈاکٹر صاحب کی شکایت رفع کرنیکے لیئے آپ کے اور پادری
فرنچ صاحب کے پسند خاطر ٹھہرا ہے سو مجھکو بھی بہت پسند ہوا اور
انشاء اللہ تعالے مباحثہ دینی کے اختتام تک شاہ جہان آباد کا
ارادہ نکرونگا پر مین اس مباحثہ کے حصول ہونے کے لیئے چار شرطین
جانبین کے حق مین مفید جانتا ہون اور انکے قبول ہونیکی امید
پر آپ کو لکھتا ہون امیدوار ہون کہ انکو قبول فرما کے مباحثہ
کے دن کی تعیین سے مجکو اطلاع دیجیے اور جو ان شرطون مین
سے کسی شرط مین کچھ قباحت ہووے تو بدلیل اوسپر تنبیہ فرمایئے
پہلی یہہ کہ فریقین مین سے ہر فریق کو اجازت ہووے کہ جانب
ثانی کے اقرار اور کلام مین سے جو ان دونون گذرے ہوئے
جلسون مین زبان پر آئے ہین جس بات کو اپنے حق مین مفید
جانے لکھکر پیش کرے اور طرف ثانی سے دستخط کرالے اور اسی
طرح یہہ امر آئندہ کے جلسون مین بھی ملحوظ رہے کہ ہر جلسہ کے
اختتام پر یا اگلے دوسرے دن ہر فریق فرد کو پیش کرکے دستخط

کرالیا کرے اور یہہ بات مراتب کے ضبط کے لیئے بہت مستحسن ہے اگرچہ اسکی
بہت حاجت تو نہین ہے کیونکہ جو کچھہ فریقین کی زبان پر آیا ہے یا اویگا
علی روس الاشہاد واقع ہوا ہے اور ہوگا اور سیکڑون آدمی سن
چکے ہین اور سنینگے اور دونون طرف کے سامعین مین سے کئی اونہون
نے بڑی بڑی باتون کو لکھہ لیا ہے اور لکھینگے پس حسن ضبط کے لیئے
مین چاہتا ہون کہ جو کچھہ دونون جلسون مین ہمارا اقرار اور کلام
آپ کے لیئے مفید ہووے آپ اوسکو لکھکر پیش کیجیئے کہ ہم بے عذر اپنے
دستخط اوسپر ثبت کر دینگے اور جو کچھہ ہم آپ کے اور پادری فرنچ صاحب
کے کلام سے مناسب جانین لکھکر پیش کرین آپ اور پادری صاحب
موصوف اوسکو اپنے دستخط سے مزین فرماوین اور جیسا[1] آپ کا دعوی
جو میزان الحق کی دوسری فصل کے عنوان مین لکھا ہوا ہے اور
اوسمین آپ نے قرآن اور تفاسیر کی طرف نسبت فرمائے ہے اوسکی
غلطی آپ نے مان لی اور جیسا[2] یہہ کہ آپ نے اوس نسخ کے امکان
کو جو اہل اسلام کی اصطلاح مین مشہور رہا ہے قبول کر لیا اور اون
مضمون سے آپ توریت مین نسخ واقع ہونے کے معترف ہوئے اور قول مین

کا منسوخ ہونا اُس مجمع مین کئی بار آپ کی زبان پر آیا اور اب نے
اُسے تسلیم کر لیا آپ کو اگر عذر تہا تو صرف یہی تھا کہ انجیل جناب
مسیح کے قول کے موافق جسکو ہم خاص اور آپ عام جانتے ہین
منسوخ نہوگی اور جبکہ یہہ کہ اُسی جلسہ مین پادری فرنچ صاحب نے
آپ کی طرف سے سات اٹھہ جگہہ کتب مقدسہ مین تحریف کا
اقرار کیا اور آپ نے اپنی رضامندی اُسپر ظاہر فرمائی اور
جبکہ یہہ کہ اُسی جلسہ مین پادری صاحب موصوف نے چالیس
ہزار امر کا جسے ہم اختلاف عبارت اور اب سہو کاتب بتلاتے
ہین اقرار کیا ہے اور جبکہ یہہ کہ آپ نے دوسرے جلسہ مین
سہو کاتب کو مقدس کتابون مین مان لیا اور میری التماس
کے بعد اُس سہو کاتب کی اِسطرح تفسیر کی کہ یہہ سب باتین یعنی
یہہ کہ کسی نے حاشیہ کو لیکر متن مین درج کردیا یا آیتون کو ہٹایا یا
یا آیتون کو گرادیا اور اِس قسم کا تصرف آیتون مین پانچ
چھہ جگہہ ہوگا یا بعض لفظونکو بعض لفظون کے ساتھہ بدل ڈالا
اور یہہ بہت جگہہ ہے یا کسی لفظ کی تفسیر اپنی طرف سے اُسمین

بڑھا دی اور یہہ عام ہے کہ درج کرنا اور بڑھا دینا اور گرا دینا اور
بدل ڈالنا قصداً ہووے یا سہواً یا غلطی اور نادانی کی راہ سے
ہمارے نزدیک سہو کاتب مین داخل ہین اور ایسے ہی دو ایک
باتین اور بھی ہین جو فرد کے پیش کرنے کے وقت آپ کی نظر
مبارک سے گذرینگی دوسری شرط یہہ ہے کہ ہمارا کلام شروع
سے مجموعہ بیبل پر ہے نہ صرف عہد جدید پر اسی سبب سے دونون
جلسون مین بار بار یہہ بات ہماری زبان پر آتی تہی اور فریقین
کے خطوط مین بہی مطلق نسخ و تحریف مین مباحثہ ٹھہرا ہے نہ صرف
عہد جدید کے نسخ و تحریف مین اِس لیے عرض رسا ہون کہ
دونون مسئلہ مذکورہ مین مباحثہ کے اختتام تک ہرگز عہد جدید
کی تخصیص آپ کی طرف سے نکیجاوے تیسری شرط یہہ ہے کہ
ہمارے جواب دینے کے وقت آپ کی طرف سے ٹوکا ٹوکی نہوا کرے
کیونکہ یہہ حاکمانہ گفتگو ہے نہ عالمانہ اور انشاء اللہ ہماری طرف
سے بہی کوئی امر خلاف ادب اور داب مناظرہ کے خلاف
ہرگز ظہور مین نہ آئیگا بلکہ فریقین کو یہہ چاہیے کہ مجیب یا سائل

کے کلام کو اولاً سن لین اُسکے بعد ہان نہین زبان پر لاوین
غایت الامر یہہ ہے کہ اِس صورت مین ایک دو جلسہ زاید کی
حاجت پڑیگی سو اسمین فریقین کا کچھہ ہرج متصور نہین چوتھی
شرط یہہ ہے کہ جب محمدؐ کی رسالت اور قران کی حقیت
مین مباحثہ کیا جاے چنانچہ بعد مباحثہ تثلیث اور جناب مسیح کی
الوہیت کے مباحثہ کے بعد ظہور مین آئیگا تب وہ الفاظ جو
سامعین پر گران گذرین اور اردو کے محاورہ کے موافق
بُرے اور مکروہ ہون حضرت خیر البشرؐ اور قران مجید کے حق
مین آپ کی زبان پر نہ آوین پر دونون کے انکار اور ان پر طعن
کرنے سے جو آپ کو منظور ہو وین منع نہین کرتا ہون بلکہ آپ
بے تامل اُنکو ظاہر کیجیے اور مین خدا کے فضل سے جواب دونگا
امیدوار ہون کہ چارون شرطین منظور ہووین اور جو کچھہ
آپ نے ڈاکٹر صاحب سے اثبات کی استدعا کی ہے کہ اُن
دلیلون کو پیش کرین جنسے یہہ بات ثابت ہو کہ انجیل اپنی اصل
پر نہین رہی ہے اور اُسکی تعلیمات اور حکمون مین فرق پڑگیا

اور جو انجیل کہ اب استعمال مین ہے اُس نسخہ کے خلاف ہے جو محمد صاحب کے زمانہ
مین تھا سوا اِسبات کا دریافت ہونا تین وجہہ سے بڑے تعجب کا باعث
ہوا پہلی یہہ کہ ہمارا منصب فقط اتنا تھا کہ اِس مجموعہ کی مشکوکیت ثابت
کردین سو وہ خدا کے فضل سے ثابت ہوگئی اور خود آپ کی طرف سے
پہلے جلسہ مین علی روس الاشہاد سات اٹھہ جگہہ تحریف کا اقرار ہوا
اور دوسرے دن تفسیر مذکور سے سہو کاتب کے واقع ہونے کا اقرار کیا
گیا کہ اُس تفسیر کے مطابق ہمارے اور آپ کے درمیان صرف نزاع لفظی
رہ گئی اب باوجودیکہ آپ بہت موضعون مین تحریف کا اقرار کرچکے
ہین پہر بہی متن مین جو آپ کے نزدیک عمدہ تعلیمات اور احکام
اور تثلیث اور جناب مسیح کے کفارہ ہونے سے مراد
ہے عدم تحریف کا دعوے کئے جاتے ہین اسکا ثابت کرنا آپ کے ذمہ
ہے نہ ہمارے ذمہ دوسرے یہہ کہ نسخ اور تحریف اور تثلیث کے مسئلہ
مین آپ کے عنایت نامہ مرقومہ ۷ اپریل کے موافق ہمارا یہی منصب
ہے کہ ہم معترض رہین اور آپ کا منصب یہہ ہے کہ آپ مجیب ہووین
پس آپ کے منصب کے مطابق اُس امر کا ثابت کرنا آپ کے ذمہ لازم

ہے اور ہم اِن باتون سے بری الذمہ ہین تیسرے یہہ کہ جناب ڈاکٹر صاحب
فنڈر صاحب کی تقریر کے جواب دینے کا ارادہ رکھتے ہین اور اسی امر کے لئے
آپ کی شکایت تہی اور آپ کی اِس استدعا کو اُس سے کچہہ مناسبت نہین
ہان اُسکا جواب ادا ہونے کے بعد اَور باتون مین ہر فریق کے ذمہ اسکے منصب
کے موافق لازم ہوگا بہر حال آپ کی یہہ استدعا ایک ضعیف سا عذر ہے اور
جو عذر حل الاشکال کے ۶۰ صفحہ کی نشاندہی مین اپنی تحریر کی نسبت آپ
نے لکہا ہے بہت مستحسن معلوم ہوا اب ظن غالب ہے کہ وہی امر جواب نے
لکہا ہے اُسکا سبب ہوگا نہ میر رنج دینا الحمد للہ کہ میرے نقل کرنے مین
کچہہ غلطی نہین ہوئی بجز اِسکے کہ اُن مطالب کو مین نے اَور الفاظ سے
نقل کیا ہے ۱۷ رجب ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۱۶ اپریل ۱۸۵۴ء روز یکشنبہ

پادری صاحب خط

جناب والا مناقب عالیمناصب مولوی رحمت اللہ صاحب سلامت گرامی نامہ
پہنچا کاشف حالات ہوا جواب یہہ ہے اولاً مباحثہ اُسی قاعدہ اور ترتیب
پر رہیگا جس پر رضامندی طرفین بیشتر قرار پائی ہے ثانیاً پہلی شرط سے
جسکا ذکر جناب نے اپنے خط مین ماورا سے شروط مذکورہ کی کیا ہے
اُس سے نہ یاد رہی فنڈر صاحب کو نہ مجہے کچہہ انکار ہے اگرچہ سبب تطویل

ہوگی مگر مباحثہ دونون جلسہ گذشتہ مین ہم لوگونکے نزدیک یہہ مضمون تمام ہوا یعنے کہ ہم مقر ہوے کہ توریت مین نہ در اصول ایمانیہ بلکہ صرف فروعات کے مسئلون مین نسخ ہوا ہے اور پہر صرف اس مضمونسے کہ فروعات نے مسیح کے ظہور سے انجام واختتام پایا اور انجیل کی بابت ہماری بات یہہ تہی کہ نہ منسوخ ہو ئی ہے نہ ہوگی مسیح کے اس قولکے موافق جو انجیل مین یعنے لوقا کے ۲۱ باب کے ۳۳ ایت مین مرقوم ہے پہر ادعاے تحریف کے جواب مین ہماری بات یہہ تہی کہ تحریف وتبدیل انہو کا تبان وغیرہ نکتون اور حروف والفظون مین اور بعض ایتون مین بہی ہوا ہے اور یہہ کہ ہمارے علما نے قدیم نسخون سے تیس ہزار[سلہ] غلطیان اِس طرح کی نکالین ہین مگر یہہ کہ ہر نسخہ مین اتنی غلطیان واقع ہوئی ہون بلکہ سب قدیمی نسخون سے جو شمار مین چہہ سو پچاس[۶۵۰] سے کچہہ اوپر ہین مذکورہ غلطیان نکالدی ہین اور بعض مین کم بعض مین زیادہ غلطی پا ئی گئین (اور اگر ان تیس ہزار[سلہ] غلطیون کو چہہ سو پچاس نسخون پر بحساب مساوی تقسیم کرین تو فی نسخہ چہالیس[۴۶] غلطیان نکلتی ہین نہ زیادہ) اور یہہ بہی ذکر ہوا کہ ان سب نسخونکو مقابلہ کرنے سے اکثر غلطیان تصحیح کی گئین چنانچہ اب صرف تہوڑے الفاظ

اگر مباحثہ کے وقت مجہ سے پادری [illegible] صاحب کے طرفین [illegible] چالیس ہزار کا نام لیا گیا ہے تو وہ سہو ہوا کیونکہ اوس کتاب مین جو [illegible] صاحب موصوف ہو کا ہے [illegible] نکال دیئے [illegible] تیس ہزار غلطیون کا [illegible] وطلقا مین بیان [illegible] ہے [illegible] منہ

اور صرف چند آیت مشتبہ ہی ہین پھر یہہ کہ ہمنے اُن عالموں کی گواہی جنہوں نے
قدیمی نسخے مقابلہ کرنے مین اپنی عمر صرف کی ہے پیش کر کے ثابت کیا کہ باوجود سہو کاتبان
وغیرہ انجیل کے اصل متن یعنے اصل مطلب مین کچھہ بھی فرق نہین پڑا بلکہ وہ اپنے اصل
پر ہے چنانچہ سب تعلیمات اور احکام انجیل اب بھی بعینہ وہی ہین جو اول سے تھی اور یہہ بات
ماوراے گواہی علماے مذکورہ کے ایکی انجیل کو ان نسخوں سے جو زمانہ محمدؐ سے اگلے
مروج تھے مقابلہ کرنے سے بھی معلوم ہوتی ہے پھر یہہ کہ باوجود ہمارے ان دلیلونکے
جناب نے کہا کہ مضمون مین ہی فرق پڑا ہوگا مین نے اپ سے اس بات کی دلیل
مانگی اور کہا کہ اپ ایسی انجیل جو اگلے وقتون مین مشہور اور مروج تھی لائیے اور اسکی
رو سے بتلائیے کہ اس انجیل کی تعلیمات و احکام اب کی انجیل سے اور طرح کے ہین مگر
اپ نے کوئی دلیل اپنے ادعا کے ثبوت کو پیش نہین کی تب مینے کہا کہ جناب
کا ادعا صرف ایک دعوے اور گمان ہے اور بس اس بات پر دوسرا جلسہ تمام
ہوا اب اگر جناب دونون جلسے کی گذارش بہ مضمون ضبط کر کے پیش کرینگے تو ہم دونو
پادری فرنچ صاحب اور بندہ اسپر دستخط کرینگے والا فلا ثانیاً اس سبب سے کہ جناب
کا وہ دعوے کہ مضمون انجیل بدل گیا بے دلیل اور بے ثبوت رہا مین نے ڈاکٹر صاحب
کی شکایت کے جواب مین لکھا کہ اگر آپ کے پاس اس ادعا کے واسطے دلیلین

ہون تو آنکو پیش کرنیکے لیئے جلسہ پہر قایم ہوئے جبکہ ہم بالتمام راضی ہین پس
اگر جلسے دوبارہ قایم ہونے پر جناب کی مرضی ٹہرے تو البتہ مباحثہ اس بات
سے شروع ہوگا نہ غیر پر ثالثاً مین نے جو میزان الحق کی دوسری فصل کے شروع
مین لکہا ہے کہ قران اور مفسرین دعوے کرتے ہین کہ قران کے ظہور سے انجیل منسوخ
ہو گئی ہے اور جناب نے کہا کہ یہہ بات غلط ہے تو مین صرف اس شرط پر اسکی غلطی
کا مسلم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن کی کسی آیت اور کسی تفسیر مین اسکا بیان
اور اشارہ نہین ہوا ہوگا اب یہہ بات مجھے یقین نہین اور مین کبہی اسکی جستجو مین
نہین چلا صرف محمدیونکے عموماً دعوے کرنے پر مینے اسکو قبول کیا اور میرا کچہہ مطلب کبہی
نہ تہا کہ اس بات کا ثبوت چاہون کسواسطے کہ آپ کے سوا اب تک کسی محمدی
عالم سے اسکا انکار سننے مین نہین ایا اور تعجب یہہ ہے کہ اول آپ نے کہا کہ یہہ
بات قران اور تفسیرونسے برخلاف ہے من بعد خود دعوے کرکے آپ فرماتے ہین
کہ انجیل منسوخ ہو گئی پہر کسواسطے اب ایسے دعوے کرتے ہین جو اپکے نزدیک قرآن
مین نہین ہے رابعاً دوسرے شرط جناب کی اسوقت بندہ کو منظور ہوگی کہ
جناب ان دو باتونمین سے ایک کو ثابت کرین یعنے مدلل کرین کہ قول حضرت
مسیح معتبر نہین ہے یا یہہ کہ دے آیات جنکے نشان دہی مینے کی مثلاً یوحنا کی ۵ باب

کی ۳۹ آیت اور لوقا کے ۲۴ باب کی ۲۵ سے ۲۷ تک اور ۴۴ سے ۴۵ آیت
تک انجیل کے اگلے نسخون مین پائی نہین جاتی ہین بلکہ پیچھے سے انجیل مین داخل
کر دی گئی ہین ہیئے بعضون انہین آیتونکے جوابدہی اپکے ان اعتراضات کی
کی تہی جو درباب کتب عہد عتیق آپ پیش کرنے پر ہے اور جب تک کہ یہہ مرحلہ
مدلل نہین ہوگا آپ سے یا کسی اور عالم و فاضل محمدی سے کتب عہد عتیق کا مباحثہ
لازم نہین ہوگا اور نہین کرونگا حضرت مسیح کا قول البتہ ان سب صاحبونکے
اعتراضات سے زیادہ معتبر اور انکے دفع کرنیکو کافی ووافی ہے اور جاننا چاہئے
کہ مسیح کی گواہی درباب صحت وحقیقت توریت کے کافی دلیل ہے کہ وے سب
باتین جنکو آپ اور اور محمدی قبایح جانتے ہین صرف انہین کی سمجھ ہے
نہ یہہ کہ فی الحقیقت ان باتونسے توریت کے صحت وحقیت مین کچھہ نقص اوے
خامسًا جناب کی تیسری شرط ایسی نہین کہ اسپر کچھہ توجہ یا جواب
چاہیے باقی رہی آپ کی چوتہی شرط اور یہہ جاے تعجب ہے کہ آپ اسکا
ذکر اسپیچ مین لاتے ہین آپ کو تو اول ہی سے معلوم تہا کہ ہم قرآن و محمدؐ
کو حق نہین جانتے پس ہم اردو یا محمدیونکے محاورہ کے مطابق کسطرح کہین حضرت محمد
یا محمد خیر البشر یا قرآن شریف البتہ اپنی دانست مین کچھہ طعن و مذمت نکرینگے

مگر اپنے موضع اور محل پر کہینگے کہ قران سچی نہین بلکہ جہوٹہا ہے اور محمد حق
نبی نہین بلکہ غیر حق نبی ہے اور دروغ سے دعوے الہام اور نزول آیت کیا ہے
مگر نہ رنجیدہ کی راہ سے کہینگے بلکہ صرف اس سبب سے کہ ہم عیسائیونکے نزدیک
حق یہی ہے فقط مورخہ ۱۸ اپریل ۱۸۵۴ء دستخط انگریزی بایان خط جناب پادری صاحب
والا مناصب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علماے مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت
عنایت نامہ آپکا پہنچا مگر تو جگہو منین بسبب اجمال کے جو مطلب صاف صاف نہین
کہلا تو دریافت کرنا اونکا معہ ایک اور امر کے پہلے جواب تفصیلی لکہنے کے
ضرور پڑا عنایت فرما کے تشریح اونکی فرما دیجیے اور ایسے مجمل نہ لکہیے اول موضع
مباحثہ اوسی قاعدہ اور ترتیب پر رہے گا جسپر رضاے طرفین بیشتر قرار پائی
اس قول سے بیشتر قرار پائی کیا مراد ہے آیا وہی جو باعتبار خطوط کے
مقرر ٹہرا ہے یا اور کچہہ اگر اول ہے اور یہی غالب معلوم ہوتا ہے تو اوسکے موافق
مباحثہ اون مسایل سے جسمین وہ مقرر ہے مطلق نسخ اور تحریف مین ٹہرا
نہ خاص نسخ اور تحریف عہد جدید مین اسلیے ہم دونو جلسونمین برابر کہتے
رہے ہین کہ ہمارا کلام مجموعہ بیبل پر ہے نہ فقط عہد جدید پر پہر آپ تخصیص
انجیل کی کیون کرتے ہین اور اگر دوم ہے تو ہرگز اوسپر رضاے طرفین

۸ مولف صاحب

کی ابتک قرار نہین پاتی یہان مراد کی تصریح کر دیجے دوم موضع ہم معترض ہوئے

کہ توریت مین نہ وہ اصول ایمانیہ بلکہ صرف فروعات کے مسئلو نمین نسخ ہوا ہے
جو کلام اپکے جلسو نمین اوس نسخ پر تہا جو مصطلح اہل اسلام ہے اور فقط اوامر
اور نواہی ہی مین اتا ہے اور اوسکی تشریح میں نے جلسہ اول مین کی تہی اور اوسیکے
اثنا و ذکر مین احکام توریت کی منسوخیت اپکی زبان پر گذری تہی اور اوسیکے
موافق میں نے پچہلے عریضہ مین بہی لکہا ہے تو غالباً اسی نسخ سے مراد آپکی بہی ہوگی
گو اوسکا نام نکمین بہی رکہین مگر اوسکی تصریح کر دیجے اور یہہ بہی بتلا دیجے کہ اس
سے کر کے جسمین ہمارا کلام ہے اپکے نزدیک اصول ایمانی جنپر وہ نسخ طاری
نہین ہوتا تمام توریت موسی ع مین سواے احکام عشرہ کے کچہہ اور بہی ہین
اگر ہین تو انکی تفصیل کیجے سیوم موضع تحریف و تبدیل از سہو کاتبان وغیرہ

نکتون اور حروف اور لفظون مین اور بعض آیتو نمین ہوا ہے اسمین غالباً
لفظ وغیرہ کا عطف سہو پر ہوگا اور یہی آپکی مراد ہوگی کہ سہو کاتبون
اور غیر سہو سے یعنے قصداً جیسا آپنے جلسہ دوم مین بہی فرمایا تہا اور تحریف
قصدی اہل بدعت بلکہ تحریف قصدی دیندار مسیحیو نکا بہی بعض محققین عیسائی
نے اقرار کیا ہے اگر یہی مراد ہے تو تصریح کر دیجے اور اسیطرح اسکی بہی تصریح

کر دیجیے کہ بعض آیتونسے وہی ساتہہ اٹہہ آیتین مراد ہین جنہین اوس
تحریف کو جسکے ہم مدعی ہین آپ نے قبول کیا تہا یا اس سے زاید بہی ہین اگر زیادتی
بہی ہون تو اون مواضع کو ضبط کر دیجیے کہ فلانی اور فلانی آیت ہے تاکہ ہم اپکے
مختار سے واقف ہون اور بعد دستخط ہو جانے طرفین کے دوسری آیتونکو جو
ماسواے اونکے ہین اور ہمنے اونکو نکال رکہا ہے اگلے جلسونمین پیش کر کے
اونکے حسن و قبح پر مطلع ہو جاوین اور اگر لفظ بعض کا بچاس ساتہہ کو بہی شامل
ہے تو اوسکی تصریح کر دیجیے اور اس صورت مین بہی اگر آپ سے سب کی تفصیل
نہو سکے تو نو دس بڑے بڑے مواضع کی تفصیل کر دیجیے چہارم موضع کہ ہمارے
علمانے تیس ہزار غلطیان الخ اس سے کیا مراد ہے آیا یہہ کہ سب مصححین نے
جو اٹہارہوین صدی مین درپے تصحیح کے ہوئے تہے بعد مقابلہ نسخونکے اتنی ہی
آج تک غلطیان نکالی ہین یا یہ کہ بعض مصححین نے بعض وقت مین اور اسیطرح
بچاس نسخے سے کیا مراد ہے آیا یہہ کہ آج تک اتنے ہی نسخونسے مقابلہ کیا
گیا ہے یا یہہ کہ بعض وقت مین اتنونسے کیا گیا ہے گو اور وقت مین بہی
اور سے مقابلہ کر کے غلطیان نکالی ہو وین اور صورت دوم مین اس مقابلہ
کرنے والے کا کیا نام تہا پنجم موضع اب صرف تہوڑے الفاظ اور حرف

چند آیت مشتبہ رہی ہین جو کل تیس ہزار تہا تو اکثر کا اطلاق نصف سے کچہہ زایدہ پر ہو سکتا ہے پس تہوڑے الفاظ سے مراد کیا ہے آیا ہزارون جو پندرہ ہزار سے کم ہووین یا سیکڑون یا دس بیس اور اسی طرح چند آیت سے کیا مراد ہے اگر تہوڑے الفاظ اور چند ایت سے دس بیس الفاظ اور دس بیس ایتین ہین تو اونکی تفصیل کر دیجے ششم موضع کہ سب تعلیمات اور احکام انجیل بعینہ وہی ہین الخ اس سے کیا مراد ہے آیا یہہ کوئی فقرہ کسی حکم یا تعلیم کا محرف نہین ہوا یا یہہ کہ گو بعض جا مین ایکفقرہ یا کئی فقرے بگڑ گئے ہون مگر جو وہی مطلب اور جا سے نکل سکتا ہے تو اصل مطلب مین اپکے نزدیک کچہہ نقصان نہین آیا ہفتم موضع مین یعنے اصل مطلب کی تفسیر واضح کر دیجے کہ ہم اسقدر پر اوسکا اطلاق کرتے ہین اور پس ہشتم موضع انجیل کے اون نسخونکو جو زمانہ محمدؐ سے آگے مروج تہے اس سے کیا مراد ہے آیا یہہ ہے کہ بیشتر زمانہ محمدؐ کے لکہے ہوئے ہین اور اونکے زمانہ سے پہلے مکتوب ہو کر مسیحیون مین مستعمل تہے اور بعینہا آج تک موجود ہین یا اور کچہہ مراد ہے اگر اول ہے جیسا آپ نے میزان الحق مین بہی لکہا ہے تو اُس صورت مین ہم پوچہتے ہین کہ اس بات پر آپکے

جمہور علما کی راے متفق ہے کہ وے نسخے یقیناً بیشتر زمانہ محمد سے مرقوم
ہوئے ہین یا بعض کی راے ہے یا فقط اپ کی اور صورت یقین مین
کو نئی دلیل اوسکی لکہیے کیونکہ بعض کتب اسناد مین جو ہمارے پاس
ہین اس امر کو ہمنے دیکہا ہے مگر کوئی دلیل ایسی نہین ہے کہ اوسپر اعتماد
کیا جاوے یا باعتبار گمان غالب کے اپ ایسا کچہہ ارشاد کرتے ہین
نہم موضع تحریف متن یعنے مطلب اصلی مین اور اسیطرح بعض آیات مین
جنسے آپ دلیل پکڑتے ہین آپ کے نزدیک فقط جبہی ثابت ہوگی جب
کوئی ایسا پرانا نسخہ نکلے جو اس متن اور ان ایات مین حال کے نسخو
مخالف ہو یا اور طرح بہی ہوسکتی ہے اگر ہوسکتی ہے تو اوسکی تصریح کیجے
تاکہ اگر اسطور بہی ثابت کردوگے تو بہی ہم مان لینگے دہم یہہ کہ لفظ
دیریس ر یڈ نگ جو جلد اول مین اپ کے زبان پر بہی گذرا تہا اور
اب اوسکا ترجمہ سہو کاتب کے ساتہہ کرلیتے ہین تعریف اسکی کیا ہے اور
اوسمین اور ارادتہً مین فرق ہے یا نہین امید عنایت سے یہہ ہے کہ صاف
صاف اون دسون باتونسے اطلاع فرمائیے کہ بعد اوسکے جواب تفصیلی آپکے
عنایت نامہ کا لکہون اور مقدمہ مباحثہ مین جو منظور ہو امر قطعی کرکے

عرض کردن زیاده نیاز محرره ۱۹ اپریل ۱۸۵۴ء مطابق ۲۰ رجب ۱۲۷۰ھ
یوم چہارشنبہ مکرر عرض یہہ ہے کہ اس امر سے بہی مطلع فرمائیے کہ جن
نسخون نے مقابلہ نسخون کا کیا ہے اور آن پر مسیحیونکا اعتبار بہی ہے
وے کی شخص تہے اور نام اونکا کیا ہے اور کس زمانہ مین ہتے اور اونمین
سے عہد عتیق کے مقابلہ کرنے والے کتنے تہے اور عہد جدید کے کتنے فقط
جناب والا مناقب عالی مناصب مولوی رحمت الله صاحب سلامت
عنایت نامہ اپکا پہنچا اور مضمون اسکا معلوم ہوا جواب یہہ ہے کہ آپکے
سوالات کے جواب اور بیان مین کتاب لکہنی پڑیگی نہ نامہ پس ایک
خط مین اسکی گنجایش کسطرح ہوگی مگر انکا جواب اسوقت ضرور بہی نہین
کسواسطے کہ آپکے بعضے سوال اون مسئلونسے منسوب ہین جنکا مباحثہ ہوچکا
اور بعض ایسے ہین کہ اگر جناب چاہین تو انکو اینده مباحثہ مین پیش کرین
مین نے تو صاف لکہا تہا کہ پادری فرنچ صاحب کی اور میری دانست مین
مباحثہ نے کس وجہ سے اور کس مقام تک انجام پایا اور یہہ کہ وہ بات
جو نسخ اور تحریف کے مباحثہ مین باقی رہی یہہ ہے کہ آپ اپنے اس
دعوے کو کہ انجیل کا مضمون بدل گیا ثابت کیجے اور میںنے یہہ بہی لکہا

پادری صاحب کا ۹

کہ اگر مباحثہ پہر قایم ہو تو اوسی بات سے شروع ہونا چاہیے نہ اور کسی بات سے
مگر جناب نے اسکا جواب کچہہ نہین لکہا بلکہ اور سوالات پیش کئے پس فرمائے کہ آپکو یہہ منظور
ہے کہ مباحثہ اوسی بات سے شروع ہووے یا نہین اگر جناب کی یہی مرضی ہو تو مباحثہ
پہر قایم ہو کر جو جو بات اس مسئلہ کے شامل ہے اب اوسے پیش کیجئے اور ہم تامل سے سبکے
جواب دینگے لیکن مباحثہ سے آگے جواب دینا لازم و واجب نہین جانتے ہین اور حالیکہ
آپکی رضامندی اس بات پر نہ ٹہرے تو مباحثہ موقوف رہیگا اور میرے اگلے خط مین
بہی اسی کا اشارہ ہے فقط المرقوم ۲۱ اپریل سنہ ۱۸۵۴ء دستخط انگریزی پایان خط
پادری صاحب والامناصب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علمای مسیحیان ذوی الاقتدار
سلامت عنایت نامہ آپکا پہنچا اور اوسکے دیکہنے سے کمال تعجب ہوا افسوس کہ آپ محض
گفتگو موقوف کرنیکو ایک عذر کو بار بار زبان پر لاتے ہین بہلا جب آپنے
علی روس الاشہاد اس مجموعہ مین تحریف آیات کی اثبتہ جا جسکے ایک جا
آیہ ۷ و ۸ باب پانچوین نامہ ایوحنا کی ہے مان لی اور تغیر سہو کاتب کی
ایسی نہ کہ وہ تحریف جسکے ہم مدعی ہین اوس سہو کاتب کی ایک فرد بن گئی
اور اس لحاظ سے امکان کا کیا ذکر وقوع تحریف کا بالفعل اوس مجموعہ مین
آپکے نزدیک مسلم ہوا پہر جواب عدم تحریف مقصود اصلی اس مجموعہ کہا

واجب التسلیم کرانے ہین کیا شرط انصاف کی ہے دیکہو جس قبالہ مین صاف اتہہ جاجعل پکڑا جاوے اور صاحب قبالہ اوسکو قبول ہی کرلیوے اور پہر دعوے کوسے کرا ور جا اگرچہ ہمنے جعل کیا ہے مگر مقصد مین ہمنے جعل نہین کیا تو اوسکے کون سنتا ہے علاوہ اسکے جیسا کہ اگے بہی عرض کر چکے ہین کہ ہمارا منصب آپکے عنایت ناموں کے موافق مسئلہ نسخ اور تحریف اور تثلیث مین اعتراض کا اور آپ کا منصب جواب دینے کا تہا پس انصاف کیجیے کہ اثبات عدم تحریف کا مقصد اصلی مین یقیناً آپکے ذمہ ہے اور ہمنے تو اپنے منصب سے زیادہ مشکوکیت اور محرفیت اوس مجموعہ کی ثابت کر دی اور اٹہہ جا آیات مین اپنے اوسکو مان لیا پس ہمارا ذمہ بالکل فارغ اور آپکا ذمہ مشغول ہے اور جواب اتنا ہی کافی ہے جو کہین کہ یہ مجموعہ مشتبہ ہے اور کیونکر نہو کہ جیلو نے کیا ذکر اوسکی اکثر کتابونکی نسبت علمائے مسیحیونکو سلفاً اور خلفاً شبہہ رہا ہے اور بہت علماے عیسائی مذہبنے اقرار کیا ہے کہ نامہ دوم پطرس اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور نامہ دوم اور سوم یوحنا اور مشاہدات یوحنا انجیل نویسونکے لکہے ہوئے نہین جیسا کہ تفصیلاً اون علمارکے اقوال کی تشریح رسالہ اعجاز عیسوی مین جو انشاءاللہ عنقریب آپکے ملاحظہ مین گذریگا ہوئی ہے پس اگر سند متصل اس مجموعہ کی

ہوتی تو ہرگز ایسے خلاف نہ پڑتا اور بہت علماء معتبر ایسا نہ کہتے اور اسیطرح
انجیل متی جو اول الاناجیل ہے اوسکی بھی کوئی سند متصل نہین اور موافق
مذہب مختار قدما کے وہ عبرانی مین تھی اور وہ اب صفحۂ جہان سے گم ہے
اور ترجمہ یونانی اوسکا پایا جاتا ہے اور وہ بھی بے سند کہ آج تک بالیقین
اوسکے مترجم کا حال اور نام معلوم نہین جیسا کہ یہہ امور بلرمن[1] اور گرودیس[2] اور
کسبن[3] اور بشپ والٹن[4] اور بشپ ٹاملائن[5] اور ڈاکٹر کیو[6] اور ڈاکٹر ہمنڈ[7]
اور مل[8] اور ہارود[9] اور اڈون[10] اور کینبل[11] اور آدم کلارک[12] اور ٹامیکن[13]
اور ٹلی منٹ[14] اور ہرسے ٹیس[15] اور ڈوپن[16] اور کامٹ[17] اور میکالس[18] اور اوری میس[19]
اور ارجن[20] اور سودل[21] اور ابے فانیس[22] اور کریسا سٹم[23] اور جیروم[24] اور گریگ
نازین زن[25] اور ایدجو[26] اور تھیو فلکٹ[27] اور یوہنی میس[28] اور بے جیس[29] اور
یوسی بیس[30] اور اپیفانی سیبش[31] اور آگسٹائن[32] اور ایسی ڈور[33] اور اور علمائے متقدمین
اور متاخرین عیسائی کے اقوال سے جنکو لارڈنر اور واٹسن وغیرہ نے اپنی
کتابون مین نقل کیا ہے ثابت ہین پس ایسی انجیل کو ہم کسطرح کلام اللہ مانین
اور ترجمونکا حال تو قدیم سے اہل کتاب مین بہت ہی خراب ہے اسکے مترجمین نے
بھی بہت کچھہ خرابی کی ہوگی اسی واسطے ہم اوسکو بہت جا صریح غلط

پاتے ہین اول ہی کے باب مین چند غلطیان فاحش اوسمین موجود ہین اور
بے سند ہونے عہد عتیق کی کتابونکا ہم کیا ذکر کرین بس ہرگز ہم پر یہ سب بے سند
کتابین جنکے مصنفونکا بھی بالیقین پتا نہین لگتا حجت نہین ہوسکتی اور
جو آپ اپنے دونون خطون کے موافق ایک ہی شرط پر گفتگو کرین گے
اور بس اور ہمارے نزدیک وہ شرط بالکل خلاف آداب مناظرہ ہے اور
دوسرے ہی جلسے سے ہم اوسکا انکار کرتے ہین جیسا بارہا ہم عرض کرچکے پس
یہہ سمجھکر کہ آپنے ایک عذر پوچ سے حیلہ قطع کرنے گفتگو کا اوٹھایا اور
گفتگو موقوف کی ہے ہم مباحثہ کو قطعاً قطع کرتے ہین اور یہہ ہمارا آخری خط ہے
ہم تو اسکے بعد کوئی خط نہ لکھین گے اور آپ بھی نہ لکھیئے گا لیکن اگر آپ مباحثہ
ضبط کرکے چھپوا دین تو ضرور دو باتونکا لحاظ رکھیئے گا ایک تو یہہ کہ ہمارے
بھیجے اصطلاحی نسخے کے جنکی تشریح تمام ہینسی جلسہ اول مین کرد یجاہی ضرور چھا
لکھدیجئے گا دوسرے یہہ کہ سب خطوط اپنے اور میرے کو جو قبل گفتگو زبانی
اور بعد اوسکے تحریر ہوئے ہین اوس مباحثہ کے ساتھ چھپوا دیجیگا تاکہ
ناظر اوسکا خود ہی معلوم کرلیگا کہ کون غالب رہا اور کون مغلوب اور
کون خلاف آداب مناظرہ کے کہتا تہا اور کون اوسکے موافق اور وہ جواب لکھتے

ہین کہ ہمنے جو میزان الحق کی دوسری فصل کے شروع مین لکہا کہ قران اور
اوسکے مفسرین دعوے کرتے ہین کہ قرآن کے ظہور سے انجیل منسوخ ہوگئی ہے
اور جناب نے کہا کہ یہہ بات غلط ہے اسمین جناب دیدہ ودانستہ اپنی تحریر اور
تقریر مین تحریف کرتے ہین آپ کی تحریر یون ہے نسخہ ۱۸۴۹ء اس باب مین
قرآن اور اوسکے مفسرین دعوے کرتے ہین کہ جسطرح زبور کے آنے سے توریت
اور انجیل کے ظاہر ہونے سے زبور منسوخ ہو گئی اسیطرح انجیل بہی قرآن کے
ظاہر ہونے سے منسوخ ہو گئی اور پہر صفحہ میسوئین مین ہے محمدیونکا دعوے
بے اصل اور بیجا ہے جو کہتے ہین کہ زبور توریت کو اور انجیل ان دونونکو
منسوخ کرتی ہے اور میری تقریر یون تہی کہ غلط ہے جو دونو جا اپنے لکہا ہے
قرآن مین تو یقیناً اسکا کسی جا ذکر نہین اور نہ کسی تفسیر سے یہہ مجموعہ ثابت
ہو سکتا ہے بلکہ مخالف اوسکے تفسیرون اور اور کتب اسلامی سے سمجہا جاتا ہے
بعد اسکے عبارت تفسیر عزیزی اور تفسیر حسینی کی مین نے پڑہے تہے او بہت
بڑی غلطی اپکے اوس تحریر دعوے مین یہہ ہے کہ زبور آپ مسلمانون کے
دعوے کے موافق ناسخ توریت اور انجیل سے منسوخ فرماتے ہین حالانکہ
یہہ صرف بہتان ہے اور وہ جو آپ لکہتے ہین کہ جناب ان دونون مین

ایک کو ثابت کرین یعنے مدلل کرین کہ قول حضرت مسیح معتبر نہین الخ ہمارے
نزدیک اگر قول مسیح ع ثابت ہو جاوے اسکے انکار کو بہت برا جانے
ہین مگر ثابت ہونا اسکا مشکل ہے اور آپ اوسے ہرگز بدلیل ثابت نہین
کر سکتے مگر اس سے قطع نظر کرکے کہتا ہون کہ اوّل جب ہمارا کلام مجموعہ جمیل
پر ہے کیا عہد عتیق اور کیا عہد جدید تو ہرگز اوسکے آیات سے ہمارے
اوپر حجت تمام نہین جب تک اس مجموعہ کی آپ عدم تحریف ثابت
کر دین اور سند متصل اوسکی پتہ بتا دین اور ہم پر لازم نہین کہ کسی آیت
پر اسکی التفات کرین دوسرے یہہ کہ اگر بالفرض والتقدیر مان ہی لین کہ
یہہ اقوال مسیحی ہین تو اونسے آپ کا مطلب نہین نکلتا جیسا بیلی نے تصریح کی ہے
اور اوسکا قول جلد اول مین گذارش کیا تھا تیسرے یہہ کہ اگر بالفرض مان
ہی لین کہ مسیح ع کی گواہی سے اپکا مطلب نکلتا ہے تو اوس سے اتنا ہی
ثابت ہوگا کہ مسیح ع کے وقت تک بعض کتابین عہد عتیق کی محرف نہین
ہو تی نہین اور یہہ تو ثابت نہین ہوتا کہ بعد زمانہ مسیح ع کے بھی نہوئی
ہون جلد اول تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ آگسٹائین یہود یونکو
الزام تحریف تاریخون کا دیتا تھا کہ انہون نے واسطے غیر معتبر کرنے ترجمہ یونانی

اور بسبب دشمنی دین مسیحی کے یہہ امر کیا تہا اور قدما نے سمجہو نہین ہی رائے
عام تہی اور کہتے تہے کہ سنہ ۱۳۰ تخمیناً عیسوی مین اونہون نے یہہ تحریف کی
ہے انتہی ملخصاً پس اگستاین اور جمہور قدماؤ کے موافق یہہ تحریف دوسری
صدی مین ہوئی ہے اسیطرح اور جا بہی ہو پس گواہی جناب مسیح کی آپکے
زعم مین اوسکی نفی کیونکر ہوسکتی ہے اور جو آپنے ایک عذر ضعیف کے سبب
مباحثہ ختم کیا تو اور باتون خط کو جو اگلے مباحثہ کے متعلق ہے تعین کیا لکہون
زیادہ نیاز محررہ ۲۳ اپریل ۱۸۵۴ء مطابق ۲۴ رجب سنہ ۱۲۷۰ ہجری
روز یکشنبہ فقط

تمت بالخیر

الحمد للہ کہ یہہ مباحثہ تمام ہوا اور چونکہ بندہ دونو جلسون مین حاضر تہا تو گفتگو اپنے کانون
سنی لکہی ہے لیکن ان دنون مین پادری فنڈر صاحب نے اس مباحثہ کو دوسرے
ڈہنگ سے چہاپا ہے جسمین اکثر باتین ایسی ہین جو اوسوقت طرفین مین سے کسی نے
نہین کہین اور بہتیری ایسی ہین جو جان بوجہہ کر اونکو چہوڑ دیا اور بہتیری ایسی ہین
جنکے جوابون مین تحریف کر ڈالی تو اسلیے یہہ رسالہ سب صاحبون کی خدمت
مین جو اس جلسہ مین شریک تہے بہیجکر یہہ توقع رکہتا ہون کہ اگر یہہ مناظرہ
جو نیازمند نے قلمبند کیا ہے مطابق واقع کے ہو تو اپنے اپنے دستخط سے

مزین فرادین و لا تکتموا الشہادہ و من یکتمہا فانہ آثم قلبہ

این کیفیت مناظرہ کہ تحریر یافت البتہ صحیح و بیجا است فقط کتبہ محمد امیر اللہ

ہذہ المباحثۃ وقع بحضوری — کل ما فی الرسالۃ حق وقع بحضرتی

میں دوسری روز کے مباحثہ میں موجود تھا اور اس روز کے جسقدر تقریر نقل کی گئی نہایت منضبط ہے اور بہت صحیح

میں دونوں جلسہ مباحثہ میں شریک تھا سب تقریر سیری ہوئی حافظہ ...

میں دونوں جلسوں میں تھا سب تقریر ٹھیک اور مطابق واقع ہے

میں دونوں جلسہ مباحثہ میں شریک تھا سب تقریر میری ہوئی اور بہت احتیاط سے ضبط کی گئی

میں دوسری روز کے مباحثہ میں تھا اور اس روز کی تقریر صحیح طور پر منضبط ہوئی ہے

میں دونوں جلسہ مباحثہ میں شریک تھا سب تقریر مضبوط ہے

ہذا بیان الواقع وقع فی الحضور

مہر وکیل ...

میں دونوں جلسوں میں شریک تھا اور سب تقریر ...

... التمیز واقعۃ و انا حاضر فی المجلسین

فَإِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ

دوسرا حصہ مباحثہ مذہبی کا

جو فیما بین

سب الستنٹ سرجن محمد وزیر خان صاحب اور پادری
فنڈر صاحب کے بذریعہ خطوط شہر اکبراباد مین واقع ہوا

اور جسکو

سید عبد اللہ صاحب اکبرآبادی نے جمع کیا

مطبع منعمیہ واقع شہر اکبراباد محلہ
چھلی اینٹ سنہ ۱۲۸۱ مین محمد امیر خان کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہان ہے وہ منہہ لاؤن جس سے اپنے خداے صادق وعادل کی حمد وستایش کرون اور کہان سے اتنی عقل پاؤن جو اُس خداے واحد ولاشریک کی صفت وثنا ادا کرون اسکے انعامات واکرامات حد واحصا سے باہر اور اُسکے افضال وعنایات اندازہ وشمار سے خارج ہین اس مقام مین تو یہہ ادعا ہی کرنا عین حماقت ہے اور اسکے عہدہ برائی کا خیال سراسر جہالت ہے ۔ جہانے متفق بر الہیش فرو ماند در کنہ ماہیتش

نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد نہ فکرت بغور صفاتش رسد کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند برفتند بسیار وسرگشتہ اند

خلاف پیمبر کسی رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

یہہ کتاب بڑا احسان اُس خداے واحد مطلق کا ہم بیچارہ بندون پر ہے کہ جس نبی آخر الزمان کی بشارتین اگلے انبیا ومرسلین دیتے چلے آئے تھے اُسکو بڑے زور وشور سے عرب مین ظاہر کیا ہے ۔ بنی جان تھر تھرا خوف سے شیطان بھی گبھرایا ہوا سارے جہان کے کافرون مین تہلکہ برپا تہ وبالا ہوئے کعبہ مین بگرے لات وعزی عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا عرب مین شور اُٹھا جسدم اُسکی آمد آمد کا وہ خاتم الانبیا والمرسلین کہ جسطرح حضرت یحیی نے حضرت عیسی علیہما السلام کے حق مین

بشارت دی [illegible] یا تہا لکہو یہ کر دیکہو کہ اسمان کی بادشاہت نزدیک ہوئی اسیطرح اور انہین
الفاظ حضرت عیسیٰ نے اسکی بشارت دی پر افسوس کہ اسپر بہی شقیان ازلی صراط مستقیم
سے آئے واہ رے گمراہی و بد دلی و سخت دلی کہ باوجودیکہ ہدایت اور رہنمائی کے ہزارہا راہین انکے روبرو تہین
اور صبح و شام اوس منادی صادق نے راہ راست پر بلایا اور فرمایا کہ تیرہ درونان سابقین نے خدا کے کلام
مین خلط ملط کر دیا اِن آیات متشابہات پر مائل ہو کر گمراہی مین نہ پہنسو اور وہ کتاب کہ لاریب فیہ جسکی صفت
اور لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ جسکی شان ہے لو اور اس گمراہی آبائی سے باز آؤ اور تم لوگ
خدا کے نور کو پہونک پہانک سے نہ بجہا سکو گے کیونکہ وہ خود فرماتا ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم
واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون پر ہرگز نہ مانا اور تیرگی کو نہ چہوڑا اور جو کچہہ اوستادی کرنی تہی خدا کے
کلام مین بہی کر گزرے اب ہزار ہزار شکر اوس خدا تعالیٰ کا ہم پر واجب ہے کہ جسنے ہمکو اس تیرگی سے
بچا کر صراط مستقیم پر قایم رکہا اور مضمون اس آیہ کا خوب طرح پر دلمین بٹہلایا ہو الذی ارسل رسولہ
بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اور باوجودیکہ کسی اہل اسلام کے دلمین کبہی
اسیطرح کا شک یا شبہہ کسی زمانہ مین ذرا سا بہی نہ آیا تہا پر تیرہویں صدی مین جگہ جگہ پادریون نے
پہر اوس تیرگی اور گمراہی کو اوٹہایا اور جہان مین نقارہ علی الاعلان انکہین بند کرکے خلاف ہدایت
کا بجایا سو یہ بہی دوسی نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی برکت ہے کہ اولا تو عادل
حقیقی نے مباحثہ تقریری مین مخالفین کو زک دی اور جن جن باتونکو انکے تسے پادری لوگ

اپنی چالاکی سے چہپاتے اور مخفی کرتے چلے آتے تہے انکا اظہار کر دیا اور پہر بعض تحقیقین جو اس مباحثہ کے وقت پوری نہین رہ گئی تہین اور انکا ذکر نہ آنے پایا تہا اب ان خطوط کے ذریعہ انکا بہی اظہار کرا دیا علی الخصوص مسئلہ تحریف جو عمدہ مسائل متنازعہ فیہ مین سے ہے مخالفین کی تحریر و تقریر سے بخوبی تمام کالشمس فی رابعة النہار پایہ ثبوت کو پہنچا یا اب بفضلہ و عنایتہ ہر ادنی و اعلی پر یہہ بات واضح و آشکار ہو جائیگی کہ یہہ اناجیل اربعہ جو آج کل عیسائیون مین مستعمل و مسلم اور انکی معتقد علیہ و معتبر ہین بیشک موضوعی و مصنوعی ہین اور ہرگز ہرگز تمام و کمال خدا کا کلام نہین ہو سکتین انکے معتقدین بہت باتون پر متفق ہین کہ آیتین کی آیتین انمین سے نکالی گئین اور آیتین کی آیتین مخالفین کے تصرفات سے انمین بڑہا دی گئی ہین واضح ہو کہ اس حصہ مین فریقین کے خطا و انکا ترجمہ اردو مین کیا گیا ہے اور باقی خطوط بجنسہ بلفظہ مندرج کیئے گئے ہین خداوند متعال اپنے نبی آخر الزمان کے صدقہ سے انکا فایدہ خلایق کو پہنچاوے اور ہمکو اور مسلمانونکو راہ راست پر قایم رکہے آمین یارب العالمین

نقل خط نمبر ۵

جناب حکیم محمد وزیر خان صاحب مشفق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سلمکم بعد التماس یہہ ہے تین جلد انگریزی کتابین جنمین سے ایک جو دوسری دونونکی نسبت ضخیم ہے اسپنر صاحب کی تصنیفات سے اور شاید اختتام کے وقت اسکا ترجمہ اردو مین کیا جاوے آپکے سیر و مطالعہ کے واسطے بہیجتا ہون جب آپ ان تینون کتابون کے سیر و مطالعہ سے فراغت پاوین انکو بند میرے پاس بہیج دیجئے زیادہ والسلام

الراقم بندہ کیتبش فانڈر صاحب

مرقومہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

پہلا خط ڈاکٹر صاحب کا

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت
بعد ماوجب کے التماس یہہ ہے کہ تین جلدین کتاب انگریزی آپ کی بہیجی
ہوئی کہ ایک اونمین سے ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کی تصنیف ہے آپ کے
نامہ کے ساتہہ پہنچین مجھے ممنون فرمایا لیکن اونکے بہیجنے کا مطلب معلوم
نہوا آیا بنا مباحثہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مطاعن مین منظور
ہے یا بلا غرض خاص صرف مطالعہ کے لئے بہیجی ہین اگر دوسری بات
ہے تو محض لاحاصل ہے کیونکہ یے کتابین چند عرصے سے چہپ گئی
ہین اور اکثر میرے مطالعہ مین رہی ہین اور جو کچہہ سیل صاحب نے
قران شریف کے ترجمے کے مقدمہ مین لکہا ہے وہ بہی دیکہا ہے
اور تاریخ محمدی اردنگ صاحب کی اور تالیفات مصنفان لائبریری
آف یوسفل نالج بہی مطالعہ مین آئی ہے سوا اسکے وہ کتابین علماء مسیحیہ کی
انجیل کے باب مین اور حضرت عیسیٰ ع کی شان مین لکہی گئی ہین جیسے
کتاب انکسی ہومو اور تاریخ یسوعی اسٹراس صاحب کی اور کتاب بونیچ
اور تصنیفات اسپائی نوزا کی اور چہہ رسالے ولسن صاحب کے اور
کتاب مورل فلاسفی کی اور کتاب تامنس پین کی اور کتاب موسوم

بہ جے ہو وا الو یلڈ اور تصنیفات نیومن و وا لیٹرڈ یالفری وغیرہ مسیحوں کی کہ اسطرحکی کتابیں بڑے اہتمام سے چھپتی ہین انمین سے اکثر میرے مطالعہ مین رہی ہین لیکن مین یقیناً جانتا ہون کہ آپ کو ان کتابونکے ملاحظہ کا اتفاق نہوا ہوگا کیونکہ اگر اس طرحکی بعض کتابین آپ کی نظر سے گذرتین اور جناب اونکے مضامین کو ان کتب مرسلہ کے مضامین سے مقابلہ کرکر انصاف فرماتے تو ہرگز یہ کتابین میرے پاس نبھیجتے اسلئے مین چاہتا ہون کہ مہربانی فرماکر بہ نسبت اثبات حق کے اولاً کتب مرقومہ بالا کو مطالعہ کرین اسکے بعد بھی اگر طعن و تشنیع کا حوصلہ ہوا اور منصف دلی اجازت دیوے تو ان کتب مرسلہ کی سیر و مطالعہ کی درخواست مجھسے فرماوین اگر اس طرحکی کتابین جناب کے کتب خانہ مین موجود نہوین تو مجھے فرمائیے کہ حتی المقدور بطور عاریت وغیرہ کے اونکے بہم پہنچانے مین سعی کرون علاوہ برین اکثر مطالب ان کتب مرسلہ کے محض بے اصل و بے بنیاد ہین جیسے وہ آپکا ادعا جو میزان الحق کے باب اول کی فصل دوسری مین مندرج ہے یعنے قرآن اور اوسکے مفسر دعوی کرتے ہین کہ جیسا زبور کے آنے سے توریت اور انجیل کے

گذری ہین اور بعض قریب گذرنیکی اور آپ کی طرف سے ابتک جواب الجواب
لکھا نہین گیا تو کیا ضرور کہ جدا مباحثہ قائم ہو اس صورت مین اگر مجھکو
معاف رکہئے تو اخلاق سے بعید نہین ہے اور جو آپ بمقتضاے سرانجام کار
اپنے عہدہ کے خواہی نخواہی مباحثہ ہی کیا چاہین تو اس ترتیب کو جو پہلے
سے خاطر شریف مین مرکوز ہی اور مباحثہ کے وقت مولوی رحمۃ اللہ صاحب
کے ساتہہ پہر از سر نو شہر گئی ہے کا ہکو ہاتہہ سے دیئے دیتے ہین
اور جو آپ اپنی دانست مین نسخ و تحریف کے مباحثہ سے فارغ ہو چکے
ہین اور حسب ادعاے محمدیون کے منسوخیت و محرفیت کتب مقدسہ کے
مقر ہین تو اجمال اور اہمال کو جو آپ کی اکثر عبارات مین سے چہوڑ کر
صاف لکہئے کہ مباحثہ نسخ و تحریف کا کہ محمدیون اور عیسائیون مین
متنازعہ فیہ تہا طے ہو گیا اور ہمنے مانا کہ ہماری کتب مسلمہ حسب اصطلاح
اہل اسلام کے منسوخ و محرف ہو گئی ہین فقط ــــــــ
آپکے خط بہیجنے کے بعد جسمین اقرار نسخ و تحریف کا ہو تثلیث کے
مسئلہ مین جو موافق ترتیب مقررۂ سابق و حال کے تیسرا مسئلہ
ہے گفتگو کیجاوے گی ہر چند یہہ اقرار جسکی مین استدعا کرتا ہون

کوئی نئی بات نہین ہے بلکہ وہی ہے جو آپ نے مجمع عام مین علی رؤس الاشہاد
اسکا اقرار کیا ہے لیکن واسطے رفع ایک پیچ کے جو جناب کی بعض عبارات
مین واقع ہے مستدعی ہوا ہون بالجملہ خلاصہ یہہ ہے کہ اگر باوجود
ان عذرون کے جو اوپر مذکور ہوئے مباحثہ کرنا امر ضروری
جانتے ہو تو اپنی کتب دینیہ سے ہاتہہ دہو کر اور انکو موافق
اصطلاح اہل اسلام کے منسوخ و محرف مانکر تثلیث کے میدان
مین قدم رکہئے جب اس مسئلہ سے فراغت حاصل ہوگی تو حضرت
خاتم الرسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے باب مین گفتگو کیجاویگی
بہرحال جو آپ کی بہیجی ہوئی کتابین انکا اپنے پاس رکہنا فضول
جانا اسواسطے تینون جلدین خدمت مین واپس بہیجدین امید کہ
انکی رسید سے مسرور فرماوین اور یہہ جو آپنے لکہا تہا کہ شاید وقت اختتام
اوسکا یعنے اسپرنگر صاحب کی کتاب کا ترجمہ اردو مین کیا جاوے
سو میری دانست مین اسکے ترجمہ مین مصروف ہونا تضیع اوقات
ہے کیونکہ اس کتاب کے مطالب کچہہ میزان الحق سے زیادہ نہین ہین
سو مین ازراہ خیرخواہی صلاح دیتا ہون کہ اگر تاریخ یسوعی جناب

ڈاکٹر دیو و فریدرک اسٹراس صاحب کی اردو مین ترجمہ کی جاوے
تو بہت مفید ہو گی +

الراقم
بندہ ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب ۱۲ شعبان سنہ ۱۲۷۶ھ مطابق ۴ مئی سنہ ۱۸۶۰ع

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مہربان ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سلامت
بعد از سلام عرض یہہ ہی کہ جناب کا خط معہ اُن تین کتاب انگریزی کے جو
مین نے آپ کے مطالعہ کو بہیجی تہین پہنچا جواب مین اِن دو بات پر اکتفا
کرتا ہون اولاً تعجب کرتا ہون کہ تامس پاین اور ڈاکٹر اسٹراس
صاحب سے لوگون کی کتاب آپ کو پسند ہین یہہ تو مسیحی نہین بلکہ جملہ منکرین
مین سے ہین نہ نبی کو مانتے نہ وحی کے قایل ہین اور نہ موسی نہ عیسی کو
برحق جانتے اور معجزہ سے بہی انکار کرتے ہین وے تو وحدۃ الوجودی
اور دہریہ کی قسم سے ہین اور اس مرحلہ سے کہ اُنکی کتاب آپ کے
نزدیک معقول ہی یہہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید جناب بہی اُنکے زمرہ مین
سے ہین چنانچہ ملت اسلامیہ مین بہی ایسے لوگ ہین کہ ظاہر مین محمدی
اور باطن مین دہریہ ہین اور یہہ کہ اِن صاحبون کی کتاب ولایت مین

بے رول لوگ طبع مین آئی ہین یہہ کچہہ اسکی دلیل نہین کہ گویا وے
کتاب حق یا مسیحون کے نزدیک پسندیدہ ہین جیسا آپ کو بہی بخوبی
معلوم ہوگا صرف منکرین کی سمجہہ مین وے معقول ہین اور پس از
مسیحی علما سے اِن کتابون کے جواب برسون سے بخوبی ادا ہوئے
ہین چنانچہ ان کتابون مین سے جو منکرین مذکورہ کے اعتراضات کے جواب
مین لکہی گئی ہین دو میرے پاس بہی موجود ہین ایک انگریزی اور ایک
جرمنی زبان مین اگر آپ چاہین کہ انکو ملاحظہ کرین تو وہ جو انگریزی زبان
مین ہی آپ کی خدمت مین بہیجونگا اس مین ٹامس پائن اور گبن اور
ہوم کے اعتراضات کے جواب مسطور و مذکور ہین اور وہ جو جرمنی سے ہے
اُن کتابون مین سے ایک ہی جو ڈاکتر اسٹراس کی کتاب کے جواب مین
لکہی گئی ہین ثانیاً یہہ کہ آپ فرماتے ہین کہ تاریخ محمدی مصنفہ ڈاکتر اسپرنگر
صاحب محض بے اصل و بے بنیاد ہی پس التماس کرتا ہون کہ آپ
اُن مواضع کو جنہین آپ محض بے اصل بتاتے ہین نشان دیجئے
مع اپنے اعتراضات کے اور مین ڈاکتر اسپرنگر صاحب کے پاس
بہیجونگا شک نہین کہ صاحب موصوف جو عربی مین عالم کامل ہی

دوسرا خط پادری فنڈر صاحب کا

اپے جواب مین بتا دیگا کہ اسکا قول صحیح اور آپ کا قول محض بے
اصل ہی فقط

الراقم
بندہ کشیش فنڈر صاحب ۲۹ مئی سنہ ۱۸۵۴ء

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ جناب کا خط مرقومہ ۲۹ مئی سنہ حال کا
پہنچا اوسکے دیکھنے سے مجھے کمال تعجب ہوا کہ جناب نے یہہ کہانسے نکالا
کہ مین اونکی کتابونکو معقول سمجھتا ہون مین نے تو صرف یہی لکھا تھا
کہ وے کتابین میرے مطالعہ مین رہی ہین اور یہہ ظاہر ہے کہ کسی کتاب
کے مطالعہ مین رہنے سے یہہ لازم نہین آتا کہ آدمی اونکا معتقد بہی
ہوجاوے ہرچند وے میرے مطالعہ مین رہین لیکن وے میرے
معتقد علیہ اور میرے نزدیک معقول نہین ہین لیکن جناب نے ازبسکہ
تیز فہم ہین اپنی تیز فہمی کو کام فرما کے کچہہ اور ہی مطلب گڑہ لیا اور
لطرہ اوسپر یہہ ہوا کہ زبان قلم سے کچہہ ان کہنی بہی کہہ ڈالی
اب آپھی سے جتنی آپکی تیز فہمی اور سخن شناسی کی توصیف بیان کرون
ہو سکتا اور مناسب ہے کیا آپ یہہ نہین جانتے کہ ہمارے نزدیک

دشمن اور برا کہنے والا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خیر البشر علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے دشمن اور برا کہنے والے کی برابر ہے پس اسی جہت سے عیب
لگانیوالا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اور حضرت سرور کائنات کا دونون
برابر ہین جیسے مثل مشہور ہے سگ زرد برادر شغال ــــ پس اب صاف
ظاہر ہے کہ وے کتابین بہلا ہمارے نزدیک کاہیکو معقول ہونگی ــ اور تعجب ہے
کہ جناب مولوی رحمتہ اللہ صاحب نے آپ کی نسبت ایک لفظ گریز کا لکھا تہا
وہ آپ کو ایسا ناگوار گذرا کہ آپ نے مولوی صاحب موصوف کو لکھا کہ امر مباحثہ
مین ایسے لفظ کا لکہنا خلاف تحریر اہل تہذیب کے ہے حالانکہ وہی لفظ آپ
پہلے جناب مولوی آل حسن صاحب کو لکہہ چکے تہے ــــ کیا آپ کا یہہ
لکہنا کہ اس مرحلہ سے کہ اونکی کتاب آپ کی نزدیک معقول ہے یہہ شبہہ
ہوتا ہے کہ شاید جناب بہی انکے زمرہ مین سے ہین خلاف تحریر اہل تہذیب کے
نہین ہے اب آپ کون امر مجہے مانع ہوسکتا ہے کہ مین بہی اسکے جواب مین
اس جہت سے کہ اون کتابون مین جو آپ نے میرے پاس بہیجی ہین بہت
سی باتین الحاد کی تہین اور آپ اون کتابون کو معقول سمجہتے ہین
آپکو ملحد نہ کہون یا اس سبب سے کہ آپ نے مجمع عام مین احکام

توریت کے منسوخ ہونیکا اقرار کیا اور عہد جدید مین سات اہٹہ جگہ تحریف کے
مقر ہوئے اور تیس یا چالیس ہزار جگہ نسخ متعددہ مین ایسے سہو کاتب
کو کہ جسکے سبب سے ورس کے ورس حاشیہ سے متن مین داخل ہو گئے
اور بہتیرے ورس جو اصل متن مین تھے خارج ہو گئے اور ورس کے
ورس بدل گئے اوس جلسہ مین آپ نے تسلیم کر لیا یہہ کہا جاوے کہ
آپ اپنے دل مین تو دین عیسوی کے باطل ہونیکے مقر ہین اور انہی کتب
مقدسہ کو منسوخ و محرف بہی جانتے ہین اور ہرگز انکا آپ کو اعتبار نہین
لیکن صرف بسبب خواہش و غرض دنیوی کے آپ اس دین کو ظاہرا
بہتتے ہین اور اسی لئی ان محرف کتابون کے حامی بن رہے ہین
یا اسباب کا لحاظ کر کے کہ عمر بہر تو آپ کلیسہ لوتہیرین کے مرید رہین
اور اب صرف کئی مہینے سے جو چرچ اف انگلنڈ مین داخل ہو گئے
ہین گمان کیا جاوے کہ اسمین بہی وہی غرض دنیاوی سبب بڑی
ہو کیونکہ اب آپ کو انگلستان مین رہنے کا ارادہ ہے جیسا کہ مین نے
آپ کے دلی رفیق سے بہی سنا ہے یا انکا سبب ایک اور امر خانگی ہو جیسا کہ
اور لوگ کہتے ہین یا اس مشہور قول امرؤالقیس علے النعمہ کے طرف

خیال کرکے یہہ کہا جاوے کہ آپ خود دہریہ ہین پس اس لیئے اورونکو
بہی آپ اپنا ہی سا سمجہتے ہین اور اب آپ کی بعینہ وہی مثل ہے
کہ ہاہنون ہندی بیرون ہندی اپنے ظن اور ون دیندی لیکن ازبسکہ
یہہ باتین مناسب نہین ہین اور خلاف واب تحریر و تہذیب ہین تو
اسواسطے مین آپ کی نسبت نہین لکہتا اور یہہ جو آپ فرماتے ہین کہ جناب

ملت اسلامیہ مین ایسے لوگ ہین کہ ظاہر مین محمدی اور باطن مین دہریہ
ہین سو یہہ بہی آپکا حسن ظن ہے بہلا اونکو کس بات کا ڈر ہے کہ جو کچہ
اونکے دلمین ہے سو علانیہ ظاہر نکرین ہان عیسائیون مین البتہ ہزارہا لوگ
ایسے ہوگئے ہین چنانچہ جرمن اور فرانس اور امریکہ بلکہ خود انگلستان مین
بہی اس امر کا بڑا چرچا ہے اور چہپے چہپائے تو ہندوستان مین بہی
بہتیرے ہین ـــ اور استر اس کی کتاب کے بابت جو آپ لکہتے
ہین کہ میرے پاس اوسکے جواب مین ایک کتاب جرمنی سے سو مقام
تعجب ہی کہ مجمع عام مین مباحثہ کے وقت مین نے اون بہت سے اعتراضون
مین سے جو ڈاکٹر استراس صاحب نے کئے ہین صرف ایک ہی اعتراض
پیش کیا تہا یعنے جو دوسرس ۱۲ [illegible] ب اول مہی پر تہا اور آپ نے

اوسکا کچھہ بہی جواب نہ بن پڑا تو اس اقرار سے کہ غلطی کچھہ اور سے اور تحریف کچھہ اور لیکن شاید آپ یہہ عذر کرین کہ بسبب رعب مجمع کے میرے موہنہ سے جواب اوسکا نہ نکل سکا تو خیر اب سہی مین چند اعتراض جو ڈاکٹر اسٹراس صاحب نے فقط اول ہی باب متی پر کئے ہین لکہتا ہون آپ اونکا جواب جرمنی کتاب سے مہربانی کرکے لکہہ بہیجئے **اول** یہہ کہ ورس ١٧ باب اول متی مین یون لکہا ہے کہ سب پشتین ابراہام سے داؤد تک چودہ پشتین ہین اور داؤد سے اوسوقت تک کہ بابل کو اوٹہہ کر چلے گئے چودہ پشت ہین اور بابل کو اوٹہہ جانے سے مسیح تک چودہ پشت ہین پس اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نسب نامہ مین چودہ چودہ پشتونکی تین قسمین ہین حالانکہ یہہ غلط ہے اس لئے کہ اگر سب نام گنے جاوین تو حضرت ابراہیم سے حضرت داؤد تک تو البتہ جب چودہ ہوتے ہین کہ حضرت ابراہیم اور حضرت داؤد دونون قسمت اول مین داخل ہون اور قسمت دوم مین یہکنیا کو لیکے پورے ہوتے ہین لیکن قسمت سیوم مین سب نام حضرت عیسی سمیت صرف تیرہ ہین پس متی نے [illegible] سے ایک نام چہوڑ دیا کس لئے

کہ کاتب کے سہو کا تو گمان نہین ہو سکتا اسلیئے کیپورکری نے بہی
اعتراض کیا تہا دوسرا یہہ کہ قسمت دوم مین جو حضرت سلیمان
سے شروع اور یکنیا پر ختم ہوتی ہے متی چودہ پشتین بتلاتا ہے
حالانکہ تواریخ کی اول کتاب کے باب تیسرے کو ملاحظہ کرنے سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوسی زمانہ یعنے حضرت سلیمان سے یکنیا
تک ۱۸ پشتین ہوئی ہین اور اسی باب مین نیومن صاحب تاسف
کے راہ سے کہتا ہے کہ دین عیسوی مین ایک اور تین کو ایک ماننا پڑا تہا اب
۱۸ اور ۱۴ کو بہی ایک ہی کہنا پڑا کیونکہ کتب مقدسہ مین تو غلطی کا
احتمال ہو ہی نہین سکتا **تیسرا ۳** یہہ کہ متی ورس ۸ مین
عوزیا کو یورام کا بیٹا لکہتا ہے حالانکہ وہ اوسکے پڑپوتے کا بیٹا ہے اور
متی نے غلطی سے تین بادشاہون کو چہوڑ دیا ہے جیسا کہ ورس ۱۱ و ۱۲ باب
۳ کتاب اول تاریخ سے ظاہر ہے **چوتہا** یہہ کہ ورس ۱۱ مین متی
نے یکنیا کو یوشیا کا بیٹا لکہا ہے حالانکہ وہ اوسکا پوتا تہا اور بیٹا بہی
متی سے ایک نام چہوٹ گیا **پانچوان** متی نے یکنیا کے بہائی لکہے ہین
حالانکہ عہد عتیق کی کتابون سے اوسکا کوئی بہائی ثابت نہین ہوتا

بلکہ وہ اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تہا البتہ اوسکے باپ دکے تو تین بہائی تہے
چہٹا متی زور بابل کو شلتائیل کا بیٹا لکہتا ہے حال آنکہ وہ اوسکا
بہتیجا اور فدایا کا بیٹا ہے **ساتوان** متی نے ابیود کو زور بابل کا
بیٹا لکہا ہے حال انکہ اوسکے بیٹون میں یہہ کسی کا بہی نام نہتا بس جب
ایک نسب نامہ میں جناب متی نے اتنی غلطیان کی ہون تو اونکی کتاب
مین تو خدا جانے کتنی غلطیان ہونگی لہذا استراس صاحب کہتے ہین کہ جب
یہہ ثابت ہوا کہ مورخ کی تحقیق میں فتور ہے تو اوسکا کلام قابل اعتبار
نہین سوا اسکے استراس صاحب نے نسب نامہ پر اور بہی اعتراض
کئے ہین مگر بسبب خوف طوالت اتنے ہی پر اکتفا کیا گیا ہے آپکے
اخلاق سے امیدوار ہون کہ اسکے جواب سے مطلع فرمائیے ——
اور یہہ جو آپ نے لکہا کہ اسپرنگر صاحب کی کتاب پر جو اعتراض ہون
اوسپر نشان دیجئے اونکے جواب وہانسے طلب کئے جاوینگے
سو اسمین بہی بندہ کے نزدیک کوئی فائدہ متصور نہین ہے
اسلئے کہ جب ہم لوگون نے آپکی کتب مقدسہ کو بے سند ثابت کردیا
اور اوسمین غلطیان فاحش ظاہر کردین کہ جنکو آپ نے بہی مان لیا

اور ایسا ہی میزان حق کی وہ عبارتین جو نسخ سے متعلق ہین اور اول
خط مین اونکی نقل لکہی گئی ہے خلاف واقع ثابت کردی گئین تو آپنے
اوسکے جواب مین سوا سے لفظ خیر کے کیا کہا پس ڈاکٹر اسپنگر صاحب
بہی یہی توقع ہے ـــــ اب ہمارے آپکے بنی نوع ہونیکے حقوق ہمکو اس
مرحلہ پر لاتے ہین کہ ہم محبت دلی اور رحم کی راہ سے ووایک بات آپ
سے کہین اور امیدوار ہین کہ آپ اوسے مانین اور وہ یہہ ہین کہ آپ
جو اپنے دین کو حق اور سب ادیان کو ناحق جانکر ایک زمانہ کے ساتھہ برسر
پرخاش ہین اور کسیکے روبرو آپ کی بات کو فروغ نہین ہوتا اور نہ آپ
کے دلائل فروغ پانے کے لائق ہین حتی کہ بت پرستون پربہی آپ کے
دلائل حجت نہین ہوسکتے سو آپ کا یہہ قول وفعل محض لایعنی اور غیر مفید ہے
اور یہہ بات صرف ہم ہی نہین کہتے بلکہ بعض عیسائی بہی ایسا ہی کہتے
ہین اور مشنریون پر ہنستے ہین چنانچہ آپکو بہی معلوم ہوا ہوگا اور
یہہ بہی آپ خوب جانتے کہ مشنریون نے جو دہوم دہام مچائی تہی اور
اہل اسلام اونکی طرف التفات نکرتے تہے تو یہہ بات محض اسلیے تہی
کہ اونکے بد بیان کو بیہودہ سمجہکر چپ ہورہتے تہے اب جو حد سے تجاوز

ہوا تو ان لوگون نے بہی کمر باندہی اور جواب کے لئے مستعد ہوئے چنانچہ چند کتابین اپ کی نظر سے گذری ہین اور بعض اور نکلنے والی ہین لیکن مین تعجب کرتا ہون کہ آپ اپنی بہولی بہیڑیون چہوڑ کر دوسری طرف کیلئے متوجہ ہوئے ہین آپ کے وطن مین (جنکا حق آپکے ذمہ زیادہ ہے اور بموجب قول جناب مسیح علیہ السلام انکی ہدایت آپکے ذمہ پر ہے) بہت سے ایسے لوگ ہین جو خدا کو بہی نہین جانتے اور نہ مسیح اور موسے علیہما السلام کو پس آپکو بموجب اپنی کتاب کے انکی ہدایت کی طرف مشغول ہونا چاہیئے اور بیچارے غریب مسلمانون سے ہات دہونا پس محبت کی راہ سے عرض کرتا ہون کہ بحث کے بہانہ سے دوسرے لوگون کو سخت باتین کہنی بہلے مانسون کا کام نہین ہے نہین تو پہکر لڑنے کے لئے بازاری لوگ بہت ہین علما کو خدا نے علم کے جہت سے فضیلت دی ہے انکو اپنی زبان سے حکمت اور مصلحت کی باتین نکالنی چاہین نہ بیہودہ اور نالائق ورنہ بموجب مثل مشہور کے جواب ترکی بترکی اقتدا جو کچہہ فرمائیگا ویسا ہی عرض کیا جائیگا ۔

الراقم بندہ ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب مرقومہ یکم جون سنہ ۱۸۶۴ء

جناب ڈاکٹر صاحب مشفق مخلصان محمد وزیر خانصاحب سلامت

بعد ما وجب عرض یہہ ہے کہ نامہ نامی مورخہ یکم جون پہنچا اور بندہ اسکے

مضمون سے آگاہ ہوا جناب کی اس بات سے کہ آپ نے پادرین اور

استراس وغیرہ منکرین کی کتابون کے حق مین فرمایا ہے کہ دے

میری معتقد علیہ اور میرے نزدیک معقول نہین ہین ———

مین بہت خوش ہوا اور آپ کے اس اقرار سے میرا وہ شبہ کہ

انکی تصنیفات آپ کے نزدیک معقول ہین دور ہوا مگر یہہ کہ مین اس

شبہ مین پڑا تہا کچہہ تعجب نہین کیونکہ آپ کے خط سے مجہے ویسا ہی

معلوم ہوا تہا اور کیون نہو آپ نے تو اول ان منکرین کو بہی علماے

مسیحیہ کہا پہر آپ لکہتے ہین کہ اگر سامی جناب مطالب و مضامین

مندرجہ کتب مذکورہ را با مطالب و مضامین کتب مرسلہ حال مقابل

کردہ از عدل و انصاف نمی گذشتند الخ پہر آپ کہتے ہین کہ ……

میخواہم کہ براہ مہربانی بہ نیت احقاق حق بسیر و مطالعہ کتب مرقومہ بالا

بردارند الخ پہر خط کے آخر مین ہی کہ ——— از روی خیر خواہی صلاح

میدہم کہ اگر کتاب ڈاکٹر استراس صاحب در اردو ترجمہ فرمایند

بنا مفید جو ابد ہند شاید یہ الفاظ جناب کو یاد نہ رہے لیکن میری دانست مین
ان الفاظ سے کہ آپ نے بے تعین اور بے تشخیص کہا کوئی اور بات
صادر نہین ہوتی مگر یہہ کہ ان سب مصنفین کی کتاب آپ کے نزدیک
معقول ہین خیر اب تو معلوم ہوا کہ انکی کتب آپ کے نزدیک معتقد علیہ
نہین پس میرا مطلب حاصل ہوا آپ خط مرقومہ حال مین کہتے ہین
کہ اب کون امر مجھے مانع ہو سکتا ہے کہ مین بہی اس جہت سے
کہ ان کتابون مین جو آپ نے میرے پاس بہیجی تہین بہت سی
باتین الحاد کی نہین اور آپ ان کتابون کو معقول سمجہتے ہین آپ کو
ملحد نہ کہون الخ آپکا یہہ مسئلہ صرف اسوقت درست ہوتا کہ میری
بہیجی ہوئی کتابوںمین ایسی باتین ہوتین کہ مسیحی اعتقاد سے برخلاف
ہون لیکن جو جو ہ اکثر اسپر نگر صاحب نے محمد اور قرآن کے ابطال
مین لکہا ہے اگرچہ آپکے نزدیک الحاد اور بے اصل ہو مگر انجیل اور
مسیحی اعتقاد کے موافق اور مطابق ہی مگر ان منکرین کی کتابون مین
جنکی نشاندہی آپنے کی ہے بہت ایسی باتین ہین کہ دین محمدی سے
بہی برخلاف ہین لہذا وہ شخص جسنے انکو معقول جانا پہر محمدی نرہا

پس آپ کا مسئلہ ہی اور بموقع نکلا — اور یہہ جو آپ نے ان اعتراضوں کے جواب مجھسے درخواست کیئے جنکو ڈاکٹر اسٹراس صاحب نے متی کے نسب نامہ کے حق مین وارد کیا ہی اسکا جواب یہہ ہے کہ ایسے شخص کے اعتراضات کے جواب جو آپ کے نزدیک بھی معقول اور معتبر نہین ہین کسواسطے آپکو لکھون یا جرمنی کتابون سے نکال ڈالون جب وہ معتبر و معتقد علیہ ہی نہین تو اسکے اعتراضات کا بھی یہی حال ہوگا اور اگر آپ تعصب کی راہ سے یا کسی اور سبب سے کہو گے کہ صاحب کی اور بات تو میری معتقد علیہ نہین مگر یہہ میرے نزدیک معقول ہے تو بات یہہ ہے کہ جناب اول ثابت کیجئے اور بتائیے کہ مسیح کا نسب نامہ جیسا کہ اب متی کے پہلے باب مین مرقوم ہی اسی طور پر اس انجیل مین نہین ہے جو محمد ؐ کے وقت مین تھی اور جسکو قرآن مین انزل من اللہ کہا ہے اگر اسمین اور طرح کی ہے تو بات تمام ہوئی پہر کیا جواب چاہیئے اور اگر اس انجیل مین بعینہ ویسا ہی ہے جیسا اب کی انجیل مین تو ہر محمدی کو بھی یقین ہوگا کہ متی حواری نے کچہہ خلاف نہین لکھا بلکہ ڈاکٹر اسٹراس صاحب نے

غلط سمجہا ہے ـــــ اور اور بات جو آپ نے خط مذکور مین سطور کی ہین اُنکا جواب یہہ ہی کہ وہ باتین ایسی نہین ہین کہ ان پر کچہہ توجہ اور جواب چاہیے فقط

الراقم ـــــــــــــ

کشیش فنڈر صاحب ۴ - جون سنہ ۱۸۵۴ ع

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے آپ کا خط مورخہ ۲ جون سنہ حال پہنچا مجہے کمال حیرت ہے کہ آپ نے میرے دونون خطون کے جواب مین مضمون مثل مشہور سوال از آسمان و جواب از ریسمان کو خوب ہی نباہا ہے یعنی آپ نے میری ایک بات کا بہی جواب نہ دیا بلکہ صرف اپنی ذکاوت کے اظہار کے لئے میرے خط اول کے دو تین جملہ نقل کر کے یہہ لکہا کہ آپ اُنکے سبب سے دہوکا کہا کے یہہ سمجہہ گئے تہے کہ مین اُن کتابون کو اپنا معتقد علیہ جانتا ہون حال آنکہ یہہ مطلب کسی طور پر اُنسے نہین نکلتا آپ نے اپنی خوش فہمی سے جو کچہہ چاہا سمجہہ لیا کیونکہ جو کچہہ مین نے اُنکے باب مین لکہا تہا سو محض آپ کے الزام دینے کے لئے لکہا تہا نہ یہہ کہ العیاذ باللہ مین اُن کتابون کا

[جواب ۳ [illegible] صاحب]

معتقد ہون اور ہر دانشمند خوب جانتا ہے کہ جواب الزامی کا مطلب یہی ہوتا ہے
کہ جس قاعدہ کی بناء پر تم ہمپر اعتراض کرتے ہو اُسی قاعدہ یا اُسکے
اصل الاصول کی بناء پر وہی اعتراض یا مثل اُسکے تم پر عائد ہوتا ہے
نہ یہہ کہ مفاد اُس جواب کا عین ہمارا عقیدہ ہو اور میرا بہی یہی مطلب تہا
یعنی جیسا آپ لوگ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین
واہی تباہی اعتراض کرتے ہین ویسا ہی بلکہ اُس سے زیادہ آپکے
ہم وطن بہائیون نے حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام
کی نسبت لکہا ہے پس جب آپ اُنکی کتابون کو دیکہینگے تو آپ کی آنکہین
کہل جائینگی اور آپکو معلوم ہوگا کہ جو جواب آپ ان لوگون کو دینگے
وہی جواب مسلمان لوگ بہی بدرجہ اولی آپکو دینگے اور یہہ جو آپ

فرماتے ہین کہ کیون ہنو آپ نے تو اول اُن منکرین کو بہی علماء مسیحی کہا
سو یہہ بحث لفظی ہے اگر ہم ایسی بحث کیا چاہتے تو آپ کے پہلے خط
مین بہتیرے لفظون پر گرفت کرتے مثلاً کہتے کہ آپکو لفظ دہریہ کے
معنی بہی معلوم نہین اسلیئے کہ آپ نے اُس لفظ کو ملحد کے معنی
مین استعمال کیا تہا حالانکہ ملحد اور دہریہ مین زمین آسمان کا

فرق سے سوا اس صورت مین آپ کا اعتراض قابل التفات نہین تاہم
آپ کی تشفی خاطر کے لیے اتنا لکہتا ہون کہ جن باتون کے سبب سے
آپ اُن لوگون کو مسیحی نہین کہا چاہتے ہین وہی باتین یا مثل اُنکے
اور لوگون مین بہی تہین حالانکہ اُنکو فرق مسیحیہ مین گنا ہے مثلاً
فرقہ مانیکیس یہہ عقیدہ رکھتا تھا کہ موسیٰ اور تمام پیمبران عہد
عتیق کا معبود شیطان تھا یا فرقہ ابیونیہ جو پولوس مقدس کو
مرتد بتلاتا اور اسکے تمام خطون سے انکار کرتا تہا باوجود اسکے یہہ
دونون فرقہ فرق مسیحیہ سے گنے جاتے تھے غایت الامر یہہ ہے کہ
آپ ان لوگونکو بہی مبتدع کہین گے یا مصلح دین عیسوی آپ کے
پیشوا جناب ڈاکٹر مارٹین لوتھر صاحب حضرت موسیٰ کے حق مین
فرماتے تھے کہ وہ تو جلادونکا سردار ہے ہم اُسکی نہ سنینگے وہ
تو دشمن عیسیٰ ہے اور احکام عشرہ سب بدعات کی جڑہ ہین اور
نامہ یعقوب گہاس پہوس ہے یا جان کالوین صاحب آپ کے
دوسرے پیشوا پطرس حواری کے حق مین فرماتے تھے کہ اُسنے
کلیسیا مین بدعت بڑہائی اور آزادگی عیسوی کو خوف مین ڈالا

اور توفیق عیسوی انکو دور پھینکا پس ان لوگون کو آپ باوجود ان
باتون کے صرف مسیحی نہین جانتے بلکہ مسیحیونکا پیشوا سمجھتے ہین
اس صورت مین اگر مین نے بھی ان لوگون کو مسیحیہ لکھا تو کیا
غضب کیا اور یہہ جو آپ فرماتے ہین کہ جو جو ڈاکٹر اسپرنگر صاحب
نے محمد صلعم اور قران کے ابطال مین لکھا ہے اگرچہ آپ کے نزدیک الحاد
اور بے اصل ہے مگر انجیل اور مسیحی اعتقاد کے موافق و مطابق ہے
مگر اُن منکرین کی کتابون مین جنکی نشاندہی آپ نے کی ہے بہت
ایسی باتین ہین کہ دین محمدی سے بھی برخلاف ہین لہذا وہ شخص
جسنے اُنکو معقول جانا پھر محمدی نرہا بس آپ کا مسئلہ بھی اور صحیح
نکلا سو یہہ بھی آپ کی سمجھہ کی خوبی ہے یہہ جواب آپکا اُسوقت
پذیرائی کے قابل ہوتا کہ جب پہلے آپ یہہ ثابت کرلیتے کہ جواب الزامی
مین یہہ بھی لازم آتا ہے کہ مفاد اُس جواب کا لکھنے والے کا عین عقیدہ
ہوتا ہے حالانکہ یہہ بات نہین ہے جیسا مین اوپر ذکر کرچکا ہون
لہذا جواب آپ کا محض بیجا اور مسئلہ میرا بجا ٹھہرا قطع نظر اسکے
ہم پوچھتے ہین کہ اگر اسی قاعدہ کی بنا پر آپ کسی کو مسیحی ہونیکا

کہے کہ جو جو ہم حضرت عیسیٰ کی شان مین کہتے ہین گو وہ تمہارے
نزدیک الحاد اور بے اصل ہو لیکن یہودیون کے عقیدہ کے موافق
ہے یا ایک پارسی آپ سے یون کہے کہ جو جو ہم آپ کے دین اور
کتب مقدسہ کے ابطال مین کہتے ہین گو وہ آپ کے نزدیک بے
اصل اور الحاد ہو لیکن ہماری کتاب اور عقیدہ مین ایسا ہی ہے
یا ہندو انکار کہے کہ جو کچھہ ہم آپ کے خلاف کہتے ہین گو وہ آپ کے
نزدیک بے اصل اور آپ کو برا معلوم ہو لیکن ہماری کتاب کی تعلیم
کے موافق ہے پس ان سب کا آپ سے کچھہ بھی جواب نہ ہوسکیگا
کیونکہ اس قاعدہ کی بنا آپ ہی نے ڈالی ہے اگر آپ سے کچھہ جواب
ہوسکے تو لکھئے اور مجھے کمال تعجب ہے کہ آپ میرے ہی سامنے انجیل
محرف سے جسکی تحریف کا اقبال مجمع عام مین کئی روز گذرے کہ آپ
کرچکے ہین دلیل لاتے ہین اگر ایسا ہی سہو ہے تو خدا حافظ بھلا انصاف
کیجئے کہ کہین جعلی دستاویز بھی معتبر ٹھہری ہے اور بڑی حیرت کا
مقام ہے کہ پہلے تو آپ نے خط مین یون لکھا اور مسیحی علما سے ان کتابون
کے جواب برسون سے بخوبی ادا ہوے ہین لیکن جب مین نے

ڈاکٹر استراس صاحب کی کتاب کے کل سات اعتراض جو منی کے پہلے ہی باب پر
تھے نقل کئے تب آپ لا یعنی حیلہ لا کر اُس سے طرح دے گئے اور جب
کچھہ بھی جواب نہ بن پڑا تو لاچار ہو کر یون آئے کہ ایسے شخص کے
اعتراضات کا جواب جو آپ کے نزدیک بھی معقول اور معتبر نہین ہے
کسواسطے آپ کو لکھون یا جرمنی کتاب سے نکال ڈالون سو مین کہتا ہون
کہ یہہ مغالطہ آپ اُنکو دیجئے جنہون نے آپ کی کتابین نہ دیکھی ہون یہہ
دہوکے میزان الحق ہی تک ہو چکے اب سنبہل کر بات کیجئے ورنہ قلعی
کُھلیگی کیونکہ آج تک آپ کے جواب کے لئے ہماری طرف سے کوئی متوجہ
نہوا تہا پس جواب جاہے کہا کرتے تھے لیکن اب ایسا نہ ہوگا آپکو
لازم ہے کہ پہلے اُن سات اعتراضون کا جواب دیجئے نہین تو اس
انجیل محرفہ وموضوعہ کی حمایت نہ کیجئے کیونکہ اعتراض مذکور کے
جواب دینے مین آپ کا یہہ عذر کہ جب وہ معتبر اور معتقد علیہ ہی نہین
تو اُسکے اعتراض کا بھی یہی حال ہوگا ہرگز چل نہین سکتا کیونکہ ان
اعتراضون کو اُسکے عقیدہ سے کچھہ علاقہ نہین ہے بلکہ یہہ سب تو تاریخی
غلطیان ہین یعنی استراس صاحب ثابت کرتا ہے کہ جناب مسیح کی تاریخ

لکھنے مین غلطی فاضل کی ہے لہذا انکا لکھنا خطا سے خالی نہین ہمنے فرض
کیا کہ استراس ملحد اور مردود ہی سہی لیکن اُسکے اعتراض کے
جواب تو ادا کیجئے اور یہہ کہہ دیا کہ وہ نامعقول ہے تو اسکے اعتراض
بہی نامعقول ہونگے جواب نہین ہے شاید آپ کی جرمنی کتاب مین
بہی جواب لکہا ہے سبحان اللہ خوب جواب ہے ایسا تو ہر شخص کہہ
سکتا ہے اور اب سے جو کچہہ آپ ہندوؤن کے حق مین کہینگے وہ بہی
یہی جواب دینگے کہ آپ کے اعتراض قابل التفات کے نہین کیلئے کہ آپ
ہمارے دین کے خلاف ہین اور ہم آپ کو برا سمجہتے ہین پس اُس
صورت مین آپسے کچہہ جواب نہوسکیگا اور اگر آپ اسپر بہی کچہہ
فرمائینگے تو وسے لوگ استراس صاحب کے اعتراضات کو پیش
کرینگے پس وہ قول میرا کہ آپکے دلائل بت پرستون پر بہی حجت
نہین ہوسکتے کیسا درست ہے اور جو آپ استراس صاحب کے
اعتراضات کے جواب ادا کرنے سے عاری ہین اور مین خوب جانتا ہون
کہ آپ اُن اعتراضون مین سے ایک کا بہی جواب نہ دے سکینگے
اسلیئے آپ عمداً اُس سے اغماض کرکے یون تقریر کرتے ہین کہ جناب

اول ثابت کیجیے کہ مسیح کا نسب نامہ جیسا کہ آپ متی کے پہلے باب مین
مرقوم ہے اُسی طور پر اُس انجیل مین نہین ہے جو محمد م کے وقت
مین تہی اور جسکو قران مین انزل من اللہ کہا ہے سوا اسکے مین اول
تو آپ کی بڑی راست بنائی یہہ ہے کہ آپ اس جملہ یعنی انزل من اللہ
کو قرآن کی طرف نسبت فرماتے ہین حالانکہ یہہ لفظ کسی جگہہ قرآن
شریف مین نہین آیا پر بڑے غضب کی بات ہے کہ آپ انجیل اور
توریت مین تصرف و تحریف کرتے کرتے قران کی طرف بہی متوجہ
ہوگئے سو یہہ آپ کی محض خام خیالی ہے اور اگر لفظ انزل من اللہ سے
یہہ بات مقصود ہے کہ یہہ کتاب اللہ کی اُتاری ہوئی ہے تو خدا کے دو
مین عربی کی کاہیکو ٹانگ توڑی دوسرے یہہ اعتراض وہی پرانا
اعتراض ہے جو آپ بار بار مجمع عام مین پیش کرکے اُسکا جواب پاچکے
ہین اور اسی باعث سے ہرچند یہہ اعتراض جواب کے قابل تو نہ تہا
پر آپ کی پاس خاطر سے کچہہ تہوڑا سا لکہا جاتا ہے ذرا کان دہر کر سنیے
اور تعصب کو چہوڑ کے اپنے دل منصف سے پوچہئے مین کہتا ہون کہ
آپ جو اس مجموعہ کو انزل من اللہ تبلاتے ہین اسکی دلیل کیا ہے

اسلیئے کہ قران مین صرف اتنا ہی ذکر آیا ہی کہ کلام جو حضرت عیسیٰ
پر نازل ہوا اسکا نام انجیل تہا نہ وہ تواریخ کی موضوعی کتابین جسمین
حضرت عیسیٰ کی موت اور صلیب وغیرہ کا قصہ لکہا انزل من اللہ
مین داخل ہو یا وہ کتاب جسکو آپ نے اعمال حواریین نام رکہا ہے
اور اُسمین حواریون اور اُنکے مریدون کے سفر و وعظ کا قصہ
مندرج ہے انزل من اللہ مین داخل ہو یا نامے پولوس کے جو بعد
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایمان لایا ہے اور حواری بہی نہین
اور اپنے نامون مین خانگی باتین لکہتا ہے اُسی انزل من اللہ مین داخل
ہون جو حضرت عیسےٰ پر نازل ہوا تہا یا نامہ یعقوب کہ جسے تین سو
برس بلکہ قریب چار سو برس تک بہت سے علمار مسیحیہ نہین
مانتے تھے اور جناب مصلح دین عیسوی بہی اُسے گہاس پہوس
فرماتے تھے اُسی انزل اللہ من اللہ مین داخل ہو جو حضرت
عیسےٰ پر نازل ہوا تہا یا مشاہدات یوحنا کہ جو چار سو برس تک
کلام الٰہی نہ مانا گیا بلکہ بعض قدماء عیسائی تو اُسے سرنتہس ملحد کی
تصنیف بتلاتے تہے اور دیونیشیس بہی اُسکو یوحنا حواری کی

تصنیف نہین جانتا اور برو فیسر ای والڈ نے بہی خوب تحقیق سے
ثابت کیا کہ وہ یوحنا کی تصنیف نہین ہے آسی انزل من اللہ
مین داخل ہو سبحان اللہ کیسی کیسی کتابین آپ حضرت
عیسیٰ عم کی سر تہوپے دیتے ہین اور طرفہ تر یہہ ہے کہ آپ
یہہ چاہتے ہین کہ ہم اُن لوگون کی تصنیفات کو جنمین سے ایک کوئی
بہی نہ پیغمبر نہ صاحب الہام جانتے ہین خدا کا کلام کہہ دین اور یہہ
بات یعنے اون لوگون کو غیر الہامی صرف ہم ہی نہین کہتے بلکہ عیسائی
لوگ بہی ایسا ہی جانتے ہین چنانچہ باسو بر اور لیافان لکہتے ہین کہ
روح القدس نے جسکی تعلیم اور مدد سے انجیل نویسون اور حواریون نے
لکہا ہے اُنکے لیئے کوئی زبان نہین ٹہرادی ہتی بلکہ اوسنے اونکے
دلونمین صرف مطلب سمجہا دیا اور غلطی مین پڑنے سے بچا لیا اور
ہر ایک کو اختیار دیا کہ اپنے اپنے محاورہ اور عبارت مین اسکو ادا
کرے اور جیسے ہم اُن پاک لوگونکی لیاقت اور مزاج کی موافق اُنکی
کتابون مین محاورہ کا فرق پاتے ہین ویسا ہی وہ شخص جو اصل
زبان سے ماہر ہوگا متی اور لوقا اور پولوس اور یوحنا کے محاورہ

مین فرق پاو یگا اور اگر روح القدس حواریون کو عبارت بتلاو یتا تو
یہہ بات ہرگز نہوتی بلکہ اسصورت مین کتب مقدسہ مین سے ہر کتاب کا
محاورہ یکسان ہوتا علاوہ اسکے بعضے ایسے معاملے ہین جسمین الہام
کی حاجت بہی نہین مثلاً جب اون لوگون نے بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہون
سے سنکر لکہا ہے جب لوقا نے انجیل کا لکہنا اختیار کیا وہ کہتا ہے کہ اوسنے
اون چیزونکا حال اون لوگون سے جو آنکہہ سے دیکہنے والے تہے سنکر
لکہا ہے اور اسلیئے کہ وہ سب چیزون سے واقف تہا اوسنے مناسب
جانا کہ وہ باتین پچہلی آنیوالی پشتونکو پہنچاوے حالانکہ مصنف جیسے
ایسی باتون کی خبر روح القدس سے ہوتی تو عادتاً یون کہتا کہ
جیسا مجہے روح القدس نے بتلایا ہے مین نے اون چیزون کا حال
بیان کیا پولوس مقدس کا ایمان لانا گو تعجب آمیز اور خدا کی طرف سے
تہا لیکن پہر بہی اوس حال کے بیان کرنے کے لیئے لوقا کو پولوس
مقدس یا اسکے ہمراہون کی گواہی کے سوا کچہہ ضرور نتہا اور اسی لیئے
وسمین فی الجملہ فرق ہے لیکن کسیطرح کا تناقض نہین

اور وا لنسن کی جو ہی جلد مین رسالہ الہام کیا اندر جو دا کٹر بنکسن نے ایرز
(یعنے تغمیم) سے لیا گیا ہے یون لکہا ہے کہ لوقا کا الہام سے نہ لکہنا
اوس سے ہے جو وہ خود دیباچہ مین لکہتا ہے ظاہر ہے یعنے جیسا کہ اونہون
نے جو پہلے سے دیکہنے والے اور کلام کے وعظ کرنیوالے تہے ہمسے بیان
کیا ویسا ہی بہتر ہے اون باتون کو جو ہمارے نزدیک یقینی ہین لکہنے
مین مشغول ہوئے اسلئے مناسب جانا گیا کہ مین بہی ابتدا سے اون سب
باتون کو اچہی طرح دریافت کر کے تیرے لئے لکہون اور اسی بیان
کی موافق قدیم علما کا بہی قول ہے اریننوس لکہتا ہے کہ وہ چیزین جو لوقا
نے حواریون سے سیکہی تہین ہمین پہنچائین اور جیروم لکہتا ہے کہ لوقا
نے نہ صرف پولوس سے جسنے گوشت مین خداوند سے صحبت نہین پائی
بلکہ اور حواریون سے بہی انجیل کی تعلیم پائی ہے انتہی ــــ پس دیکہئے کہ
یہہ لوگ مطلقاً لوقا کے الہام کے منکر ہین اور جس حال مین لوقا کو
الہام نہ تہا تو اسی قاعدہ کے بناپر مرقس کی انجیل بہی بدرجہ اولی غیر
الہامی ہو گئی پس اب باقی رہین دو انجیلین کہ جنکو آپ اپنے زعم مین حواری
تصنیف جانتے ہین سو اونکا بہی حال سن لیجئے کہ اونمین بہی سب الہامی

نہین ہے چنانچہ وہ ہی مولف رسالہ الہام کا کہ جسکا ذکر ابہی ہوا ہے
یون لکہتا ہے کہ خود حواری لوگ جب وے دین کی بابت بولتے یا لکہتے تہے تو وہ
خزانہ الہام جو اونکو حاصل تہا اونہین درست رکہتا تہا لیکن وے انسان
اور ذوی العقول تہے اور اونہین الہام بہی ہوتا تہا اور جسطرح اور
آدمی معاملات مین الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکہتے ہین ویسا ہی وے
بہی عام معاملون مین بولا اور لکہا کرتے تہے اور پولوس مقدس
اسی لیئے بے الہام کے تمتہی کو یہہ حکم دے سکتا تہا کہ پانی مین تہوڑی
شراب ملالیا کر یا اپنی صحت بدن کی حفاظت کر جیسا ورس ۲۳ باب ۵
نامہ اول تمتہی مین ہے یا تمتہی کو یون کہے کہ تو وہ لبادہ جسے مینے تراوس
مین کرفس کے یہان چہوڑا اور کتابین خاص کر چمڑے کے ورق
لیتا آئیو جیسا ورس ۱۳ باب ۴ نامہ دوم تمتہی مین ہے۔ یا فلیمان کو
یون کہے کو تو اس مین اسکے سوائے ایک کوٹہری میرے لیئے طیار کر جیسا کہ
ورس ۲۲ نامہ فلیمان مین ہے یا تمتہی کو یون لکہے کہ ارسطس کرنت مین
رہا ٹرفیمس کو مینے ملیطس مین بیمار چہوڑا جیسا ورس ۲۰ باب ۴

باب ۴ نامہ دوم تمتہی مین ہے اور البتہ یہہ احوال معاملات کا میرا نہین
بلکہ پولوس مقدس کا ہے ورس ۱۰ باب ۷ نامہ اول گرنتہون مین کہا شی
پر اونکو جنکا بیاہ ہوا ہے مین نہین بلکہ خداوند حکم کرتا ہے اور ورس ۱۲
مین کہتا ہے پر باقیون کو خداوند نہین مین کہتا ہون اور ورس ۲۵
مین اسطرح کہتا ہے پر کواریون کے حق مین کوئی حکم خداوند کا مجہہ پاس
نہین لیکن مین اپنی صلاح دیتا ہون الخ اور ورس ۶ باب ۱۶ اعمال مین
ہم دیکہتے ہین کہ جب اونہنے ایشیا مین وعظ کرنے کا ارادہ کیا اوسے
روح القدس نے منع کیا اور ورس ۷ مین یون ہے کہ اونہنے بتانیہ
مین جانے کا قصد کیا لیکن روح القدس نے منع کیا پس حواریون مین
کامون کے لیئے دو اصول تہے ایک عقل دوسرا الہام ایک کی روسے تو
عام کامون مین حکم کرتے تہے اور دوسرے کی روسے دین عیسوی کے
باب مین اسیلئے یہہ واقع ہوا کہ حواری لوگ مثل اور لوگون کے اپنی
خانگی کامون اور ارادون مین غلطی کرتے تہے جیسا ورس ۳ و ۵ باب ۲۳
اعمال مین اور ورس ۲۴ و ۲۸ باب ۱۵ روميہ مین اور ورس ۵ و
۶ و ۸ باب ۱۶ نامہ اول گرنتہون مین اور ورس ۱۵ سے تا ۱۷

نامہ ددم کرنیتون مین انتہی ـــــ اور یہی عقیدہ اور عیسائیونکا بہی ہے
چنانچہ جمع کرنے والے تفسیر ہنری اور اسکاٹ کے اخیر جلد مین
اوسی تفسیر کے یون لکہتے ہین کہ ضرور نہین کہ ہر لکہا
پیغمبر کا الہامی یا قانونی ہو اور اسلیئے کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامی
کتابین لکہین یہہ ضرور نہین کہ جو انہون نے بطور تاریخ کے لکہا وہ بہی
الہامی ہو اور یاد رکہا جاوے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطلب اور
موقع پر الہام کیئے جاتے ہتے انتہی ـــــ قطع نظر اسکے انجیل متی کا تو اب
صرف ترجمہ ہی باقی ہے اور موافق قول جیردم کے اوسکے مترجم کا نام
بہی معلوم نہین پس یہہ تو کسی صورت سے الہامی نہین ہوسکتی رہی
انجیل یوحنا کی سواوسپر اونہی گفتگو ہے کہ وہ اونکی تصنیف ہے یا
نہین محقق برشنیدر اور اسٹادلن اور فرقہ الوجین جو دوسری صدی
مین تہا اس انجیل کو یوحنا حواری کی نہین بتلاتے اور قرین قیاس
بہی یہی ہے کیونکہ جب دوسری صدی مین لوگون نے اس انجیل سے
انکار کیا تہا تو اونکے جواب مین کہین ارینوس نے یہہ نہین کہا کہ پولی کارپ
سے مجھے یہہ خبر پہنچی ہے کہ یہہ انجیل یوحنا حواری کی تصنیف ہے حالانکہ

ارینیوس پولی کارپ کا شاگرد ہے اور پولی کارپ یوحنا حواری کا
مرید پس اگر یوحنا کی تصنیف ہوتی تو پولی کارپ کو ضرور معلوم ہوتا اور وہ
ارینیوس کو بتلا دیتا کیونکہ مقام تعجب ہے کہ ارینیوس ذرہ ذرہ سی بات پولی
کارپ سے بار بار سنے اور اس امر مین ایکدفعہ بہی مذکور نہ آوے پس ظاہر
و آشکار ہے کہ پولی کارپ کو ہرگز معلوم نہ تہا کہ یہہ انجیل یوحنا کی ہے اور نہ
اوسنے ارینیوس کو اسکی خبر دی ورنہ ارینیوس منکرین کے مقابلہ مین
یہہ سند ضرور پیش کرتا حالانکہ ایسا نہین ہوا تو اب ثابت ہوا کہ یہہ انجیل
یوحنا کی تصنیف نہین ہے اور حق وہ ہے جو برٹشنیڈر اور اسٹاڈلن
کہتے ہین لہذا یہہ انجیل بہی غیر الہامی ہے علاوہ اسکے اگر بفرض محال آپکے
خاطر سے یہہ مان بہی لیا جاوے کہ یہہ حواریون ہی کی لکہی ہوئین مگر تب
بہی انکے لکہنے مین الہام کی حاجت نہتی کیونکہ اونکے مولفون نے اپنی
آنکہہ کا دیکہا یا سنا ہوا معاملہ لکہا ہے اور باسوبرا در لیاقان کا قول
گذر چکا ہے کہ جب حواری بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہون سے سنکر
لکہتے تہے تو اونہین الہام کی حاجت نہتی پس جب یہہ چارون انجیلین
مروجہ حال غیر الہامی ٹہر چکین تو رسالہ اعمال حوارین بہی بوجہ اولی

غیر الہامی ہو گیا اسلیئے کہ وہ بہی لوقا کی تصنیف سے اور لوقا مرد غیر
الہامی تہا سوائے اسکے اس رسالہ کو پولوس اور یوحنا کا دیکہنا بہی
کہین سے ثابت نہین اور عہد جدید کی باقی کتابون سے نامہ عبرانیہ
اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور دوم نامہ پطرس اور دوم و
سوم نامہ یوحنا اور مشاہدات یوحنا کو تو کچہہ پوچہنا ہی نہین اس جہت
سے کہ یہہ سب کونسل کے حکم سے الہامی اور حواریون کی تصنیف ہو گئے ہین
اور وہ حکم کچہہ سندی نہین کیونکہ اوسی کونسل کارتہیج نے کہ جسنے سنہ ۳۹۷ع
مین مشاہدات یوحنا کو الہامی ٹہرا کے داخل قانون کیا کتاب جودیتہ
اور کتاب توبیاس اور کتاب وزدم اور کتاب ایکلزیاسٹکس
اور دو کتابون مکابیس وغیرہا کو بہی الہامی ٹہرایا تہا حالانکہ یہہ سب کتابین
کافہ علماء پروٹسٹنٹ کے نزدیک جہوٹی ہین قطع نظر اس سے ایک
بہت سے علماء پروٹسٹنٹ بہی اون کتابون کو حواریون کی تصنیف نہین
مانتے ہین چنانچہ اونکے قول اعجاز عیسوی کے چہوتہی فصل مین گذرے
مین تو باقی رہے ۱۳ نامہ پولوس مقدس کے اور ایک نامہ پطرس
کا اور ایک نامہ یوحنا کا سوا اونکے لکہنے مین بہی کچہہ حاجت الہام کی نہ تہی

اور نہ وے لوگ کبھی اسکا دعوی کرتے ہین تو اب بخوبی ثابت ہو گیا کہ یہہ
کل مجموعہ موضوعی جسکا نام آپنے عہد جدید رکہا ہے اور مسلمانون کے دہوکا
دینے کے لیئے اوسے انجیل کہہ دیا کرتے ہین غیر الہامی ہے تو پہر کیونکر
ہو سکتا ہی کہ یہہ وہی انجیل ہو کہ جسکا کلام اللہ مین ذکر آیا ہی کہ جسکے لیئے کرد
تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کی گئی ہتی پس اب بخوبی ظاہر ہوا کہ اسکا ثبوت
کہ اِس مجموعہ کے حق مین اسکو کلام اللہ سے استدلال کرنا محض بیجا ہے
اور آپ کا دعویٰ ہرگز قابل التفات کے نہین لیکن اگر اسپر بہی آپ تعصب
یا کسی اور وجہ سے کہین کہ ہمنے یہہ تو مانا کہ یہہ سب مجموعہ غیر الہامی ہے
لیکن پہر وہ انجیل جسکا کلام اللہ مین ذکر آیا ہی کیا ہو گئی اگر ہو تو پیش کرو
سو اسکا جواب یہہ ہے کہ آپ ہی کے مورخون اور قدما کی کتابون سے بلکہ
اِن اناجیل اربعہ موضوعہ سے بہی یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام تو کوئی کتاب آپ نہین لکہوا گئے اور وہ جو ولسی لکہا ہے کہ لوگونکی
یہہ عادت ہتی کہ حضرت عیسیٰ کی وعظ یاد اور مشہور باتین کچہہ لکہہ لیا
کرتے تہے لہذا حواریون ہی کے وقت مین بہت سے ملفوظ پاتے جاتے تہے یا
جو لیکلرک اور کوپ اور میکیلس اور لیسنگ اور نیمیر اور اکہورن اور مارش

کہتے ہین کہ اصل ایک عبری نسخہ تہا اور اوسکے کئی ترجمہ بہی ہین سو یہہ
سب بہی آپکی کافہ علما کے نزدیک یقینی ثابت ہے کہ مفقود ہین پس
اب موافق قول آپ ہی کے علما کے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل لکہی نہین گئی اور
اگر لکہی بہی گئی ہو تو مفقود ہے رہین یہہ کتابین کہ جنکا آپ نے انجیل نام
رکہا ہے اور جو حضرت عیسے کی تواریخ کے طور پر بہت دنون کے بعد لکہی گئی
ہین پس احتمال ہے کہ وے جملے جو حضرت عیسے کے اقوال ہین شاید اوسی
اصل انجیل کے ہون اور اسیواسطے ہمارے ہان یہہ حکم ہی کہ لا تصدقوا اہل الکتاب
ولا تکذبوہم اور چونکہ یہہ فرضی انجیلین صرف چار ہی نہین بلکہ اور بہی کتنی ہی تہین
جیسکہ برتولماکی انجیل توماکی انجیل مصریون کی انجیل عبرانی انجیل پطرس
کی انجیل یوحناکی دوسری انجیل اندرماکی انجیل فلپ کی انجیل مسیح کی طفولیت
کی انجیل یعقوب کی انجیل میتاکی انجیل برناباہ کی انجیل اور خدا جانے اور
کسقدر تہین کہ اونمین سے بہتیری تو کہو گئین اور جو باقی ہین سوا اعمال اور
مشاہدات وغیرہ سمیت ستائیس کے قریب ہین جیساکہ قدما کے قول سے معلوم
ہوتا ہے تو اس صورت مین ہرگز یہہ بات معلوم نہین ہوتی کہ اصل انجیل
کے اقوال کتنے کتنے ان اناجیل مذکورہ مین نقسیما آئے ہونگے پس جو اقوال

حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب ہین چونکہ بروایت احاد آئے ہین تو انکا حال
ایسا ہی ہوگا جیسا ہمارے مذہب مین احاد حدیث کا حکم ہوتا ہے یعنی جب
وہ دلیل عقلی قطعی یا دلیل نقلی قطعی کے خلاف نہونگے تو مانے جائینگے ورنہ
راویون کے وہم اور غلطی کے اوپر محمول ہوکر متروک ہونگے اور اناجیل کے
مولفون کا غلطی کرنا تو اظہر من الشمس ہے اور اسی خیال پر کہ شاید آپکو یہہ
لفظ یعنی جناب مولفین کی طرف غلطی کا نسبت کرنا ناگوار خاطر ہووے
اور آپ یہہ سمجہین کہ یہہ انتساب صرف میری ہی جانب سے وقوع مین آیا مجہے
مناسب معلوم ہوا کہ آپ کے علما اور پیشواؤن کے اقوال کچہہ نقل کرون
رینوکلیس اور اور لوگ فرقہ پروٹستنٹ کے کہتے ہین کہ پولوس کے نامون مین
سب کلام پاک نہین ہے اور چند چیزون مین اسنے غلطی کی ہے مستر
فلک پطرس حواری پر الزام غلطی اور جہالت انجیل کا لگاتا تہا واکٹر گوداپنی
کتاب مباحثہ مین جو فادر کنیین سے ہوا تہا کہتا ہے کہ پطرس نے بعد
نزول روح القدس کے ایمان مین غلطی کی ہے برنیشس جسکو جویل صاحب نے
فاضل اور مرشد سنجیدہ کہا ہے کہتا ہے کہ حواریون کے سردار پطرس نے اور
برناباس نے ہی بعد نزول روح القدس کے معہ کلیسیا یروشلم کے غلطی

کہاہی میک ڈی بر جیس حواریون خصوصاً پولوس پر الزام غلطی کا لگاتے ہین
ہین وائی ٹنگ کہتا ہی کہ بعد عروج مسیح کے آسمان پر اور نزول روح القدس
کے سب کلیسیہ نے غلطی کی نہ صرف عوام بلکہ خواص نے بہی بلکہ حواریون نے
جو غیر اسرائیلیون کو ملت مسیحی کی طرف دعوت کی اور پطرس نے رسوم
مین اوربہی غلطی کی ہی اوریہہ بڑی غلطیان حواریون سے بعد نزول
روح القدس کے ہوئی ہین انتہی سو آپ کے یہہ علمار اور پیشوا اقرار کیا کرتے ہین
آپ کی یہہ وضعی کتابین خود پکار رہی ہین کہ حواری لوگ غلطیان کرتے تہے اور حضرت عیسے کی باتونکو نہ
سمجہتے تہے مثلاً یہہ سمجہہ گئے تہے کہ قیامت ہمارے ہی زمانہ مین آجائیگی یا یہہ جانتے تہی کہ یوحنا حواری قیامت تک نہ مریگا
اور کہان تک لکہون ایسی ایسی باتون سے تو آپ کی کتابین مالامال ہین
اگر آپ چاہین گے تو آئندہ زیادہ شرح وبسط سے عرض کرونگا اسپر بہی
اگر آپ اپنے دعوی بلا دلیل پر اصرار کئے جاوین اور یونہین فرماتے رہین
کرنے نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین انجیل موجود تہی تو ہم
کہتے ہین کہ بالفرض محال اگر یہہ بات تسلیم بہی کیجاوے کہ اوسوقت مین
کوئی انجیل موجود تہی اور اوسی کی طرف کلام اللہ مین اشارہ ہے تو بہی
صرف اتنی بات ثابت ہوگی کہ وہ انجیل جو اوسوقت کے فرق مقابلین کے

مقابلین کے استعمال مین ہنی اور اونکی معتقد علیہ ٹھہر رہی ہی البتہ موجود
ہنی اور تاریخ کی کتابون سے ثابت ہے کہ اُس زمانہ مین فرقہ ناٹکینز
اور فرقہ ابیونیہ اور کولیرڈینیس وغیرہ فرقے تھے نہ فرقہ پروٹسٹنٹ
کہ جسکی ترقی سولہوین صدی مین ہوئی ہے پس اگر ثابت ہوگا تو انہین
فرقون کی انجیلون کا موجود ہونا پایہ ثبوت کو پہنچیگا نہ انجیل مستعملہ فرقہ پروٹسٹنٹ
کا اور آپ کے کافہ علماء کو اسبات کا اقرار ہے کہ فرقہ ابیونیہ کے پاس صرف
ایک عبرانی انجیل تھی اور اُسمین نسب نامہ نہ تہا پس اب کا یہہ قول
کہ جناب ثابت کیجئے اور بتلیئے کہ مسیح کا نسب نامہ جیسا کہ اب متی کے پہلے
باب مین مرقوم ہے اسطرح پر اس انجیل مین نہ تہا جو محمد صلعم کے زمانہ مین تھی
اور جسکو قران مین انزل من اللہ کہا ہے کیا لغو ہو گیا اور اسٹر اس
صاحب کے اعتراض کے جواب نہ دینے کا عذر کیا پوچ ہوا کیونکہ اُسوقت
کی انجیلون مین جو فرق مقابلہ کے استعمال مین تھین نسب نامہ ہی نہ تہا
چہ جاکہ ایسا ہو جیسا اب متی مین لکہا ہے پس آپ اپنی اس عنایت
کے موافق کہ اگر اسمین اور طرح کی ہے تو بات تمام ہوئی پہر کیا جواب
چاہئے الزام کہا گئے یعنی وہ ساتون غلطیان متی کی آپنے مان لین

سوا اسکے کلام اللہ مین جو کچھ حضرت عیسی کے حالات بیان ہوئے
وہ اُنہین انجیلون سے جنکو آپ نے جھوٹا ٹھہرا رکھا ہے بہ نسبت آپ کی
موضوعہ انجیلون کے زیادہ تر مطابقت رکھتے ہین لہذا ہمارے عندیہ مین
اُنہین اناجیل مین اِن وضعی انجیلون کی نسبت زیادہ ٹھیک ٹھیک احوال
بیان ہوا ہے پس جیسا الزامی طور پر آپ کے علماء اور پیشواؤن کے
اقوال سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہہ انجیلین جو آپ کے نزدیک معتبر
اور خدا کا کلام ٹھہری ہین ہرگز الہامی نہین ہین ویسا ہی تحقیقی طور پر
بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ انجیلین ہرگز الہامی نہین ہین اس صورت
مین آپ کو ہمارے مقابلہ مین اِن اناجیل کی نسبت کلام اللہ سے استدلال
کرنا اور اِن وضعی انجیلون کا الہامی ٹھہرانا ہرگز نہین پہنچتا ہے اب بفضلہ تعالے
ہمارے نزدیک آپ کے خط مورخہ ۲ جون سنہ ۱۸۹۴ء کا جواب کافی
ادا ہو چکا خداوند تعالے آپ کو ایسی توفیق عنایت فرماوے کہ آپ تعصب
اور طرفداری کو چھوڑ کے میرے اس خط کو انصاف کی نظر سے پڑھین
آپ داب مناظرہ اس مرحلہ پر لاتا ہے کہ آپ اس خط کا جواب دینے
مین کئی ایک باتین ملحوظ رکھینگا اولاً یہہ کہ جیسا مین نے آپ کے خط کی

ایک ایک بات کا جواب دیا ہے ویسا ہی آپ بہی میرے اِس خط اور
پہلے خط کی ساری باتون کا جواب دیجئیگا ثانیاً یہہ کہ جب تک ہمارے اور
آپکے درمیان کسی بات پر گفتگو رہے اب اِن کتب منسوخہ و محرفہ
سے جنکی نسخ و تحریف کا اقبال آپنے مجمع عام مین کیا ہے ہرگز استدلال
نہ کیجئیگا ثالثاً یہہ کہ اگر آپ جواب نہ دے سکین اور یقین کامل ہے
کہ ادا ے جواب سے قاصر ہونگے تو اِس صورت مین ایسی بے
اصل باتین جیسا آپ نے اپنے اِس خط کے اتمام پر لکہا ہے کہ وہ باتین
ایسی نہین کہ آنپر کچہہ توجہہ اور جواب چاہئے ہرگز زبان قلم پر
نہ لائیگا اور اگر جواب مین آپ کو ایسی ہی آئین بائین شائین
لکہنا منظور ہو جیسا اِس خط مین لکہا ہے تو اُس سے تو یہی بہتر ہے
کہ جواب نہ لکہیگا کیونکہ مجہکو اتنی فرصت نہین کہ ایسی بے اصل باتونمین
مین اپنی اوقات ضایع کرون جیسا مین نے پہلے خط مین بہی عرض کیا ہے

الراقم

بندہ ڈاکتر محمد وزیر خان صاحب

مورخہ ۹ جون سنہ ۱۸۵۴ء

جواب خط پادری صاحب

جناب ڈاکٹر صاحب مشفق مخلصان محمد وزیر خان صاحب سلامت

بعد ما وجب عرض یہہ ہی کہ جناب نے اس دفعہ بہت محنت کرکے بڑا خط لکھا اور اگرچہ آپ نے غیر حق اور بیجا باتین بہت سی ملائین تو بھی آپ کی ایسی محنت کا ممنون ہون کسواسطے کہ نامۂ سامی آیندہ کے لئے مفید ہوگا اور کام آویگا فی الحال آپ کے خط طویل کا جواب دو تین بات مین ادا کرونگا اول تو آپ نے آگے سے بڑھکر اور زیادہ ایسی باتین لکھی ہین کہ توجہ اور جواب کے لائق نہین ہین شاید کہ جناب اسکے جواب سے ناراض ہونگے مگر کیا کرون حق تو یہی ہی جو مینے لکھا اور ایک جگہہ مین آپ نے ایسا بھی لکھا کہ گویا ہم لوگونکو آپ کی انگریزی دانی سے ہراس اور ترس آنا چاہئے مگر مقام شکر ہی کہ ابتلک جناب کے علم اور قول سے ہمکو کچھہ کپکپی نہین آئی اور نہ کچھہ خوف ہی کہ آپ کے یا مثل آپ کے اشخاصون کے اعتراضات سے انجیل کو کچھہ نقصان یا خلل آویگا بلکہ آپ کو حضرت مسیح کے اس قول سے ڈرنا چاہئے کہ اُس نے متی کے ۲۱ باب کے ۴۴ آیت مین اپنے حق مین یون فرمایا ہے کہ جو اِس پتھر پر گریگا (یعنی میری اور انجیل کی مخالفت کریگا) چور چور ہوجاویگا اور جسپر وہ گریگا اُسے پیس ڈالیگا اور پھر

لکھا ہی (یوحنا کے ۳ باب کی ۳۶ آیت مین) کہ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہی ہمیشہ
کی زندگی اُسکی ہے اور جو بیٹے پر ایمان نہین لاتا حیات کو نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا
غضب اُسپر رہتا ہے اور پھر متی دوسرے تسلونیقیون کے ۱ باب
مین کہ یسوع مسیح اپنے زبردست فرشتون کے ساتھ بھڑکتی اگ مین ظاہر
ہوگا اور اُن سے جو انجیل کو نہین مانتے بدلا لیگا فقط اور یہہ بھی جان
لیجیے کہ جو باتین آپ نے راست نا راست انگریزی کتابون سے نکال لین و
کچھہ نئی یا چھپی بات نہین ہین کہ گویا صرف آپ ہی کی نظر مین آئی ہون و
کتاب تو برسون سے ولایت مین چھپ گئی ہین اور جوبات و اعتراض جواب کے
لائق ہتے دیندار علما مسیحیہ اُسکے جواب مدت سے بخوبی و درستی دئے گئے
ہین دوم رہی آپ کی وہ باتین جو جواب کے لائق ہین پس اُنکا
جواب انشاء اللہ تعالےٰ اُس وقت دیا جاویگا جب وے کتابین جنکے چھپنے
کا ذکر مولوی رحمت اللہ صاحب نے کیا ہی چھپ جائینگی اور وہ کتابین جو
اُنکی طرف سے چھپ چکی ہین میرے مطالعہ مین آوینگی سیوم انجیل
کے مضمون پر جو آپ کے اعتراض ہین اُنکا اب بہی وہی جواب ہے
جو میرے خط گذشتہ مین دیا گیا آپ میرے جواب مین فرقہ ناجیہ اور

ابیونیہ وغیرہ کیطرف اشارہ کرتے اور کہتے ہین کہ فرقہ ابیونیہ کے پاس
ایک نسخہ انجیل تہا جسمین متی کا نسب نامہ نتھا تو یہہ مین بہی جانتا ہون
مگر ایسی بات کا ہمارے دعوی سے کیا علاقہ وے فرقے تو سب بدعتی تھے
اور مثل مارکیون بدعتی کی مانند اصل انجیل کم و بیش کرکے اپنے واسطے کتاب
بناتے اور انکو انجیل ہی کہتے تہے مگر انکی کتاب جمہور علماء عیسائیون مین کبہی
مقبول اور منظور نہین ہوئین بلکہ انکو اول ہی سے جعلی جانکر رد کرتے رہے
چنانچہ آپ کو انہین کتاب انگریزی سے خوب معلوم ہوا ہوگا اور میرا قول تو
یہہ تہا کہ آپ ایسی انجیل پیش کیجئے جو محمدؐ کے زمانہ کے عیسائیون مین مستعمل
ہتی نہ اہل بدعت کے بیچ مین انکی کتابون سے خواہ وہ انکو انجیل کہین خواہ
کچہہ اور نام رکہین ہمین کیا کام ہی کیا اگر بالفرض آپ مجہسے قرآن کی دلیل
مانگتے اور مین کسی بدعتی کتاب سے گو اُسے قران ہی کہا ہوا در قران کے
سورہ بہی اُسمین ہون آپ کا جواب دون بس کیا آپ ایسے جواب
کو کچہ بہتی نہین کہینگے ایسی جوابدہی سے آپ باز آئیے اور یا تو ثابت
کیجئے کہ وہ انجیل جسکا ذکر آپ کے قران مین ہی اور اُسکو من اللہ کہا ہے
اُس انجیل سے جو عیسائیون کے بیچ مستعمل ہے اور ہی ہی مسیحی تو قران

ہین اہل کتاب کہلاتے گئے پس محمدؐ کے وقت مین نہ صرف کلام مسیح جسکو
آپ کہتے ہین بلکہ وہ ساری کتاب جسمین کلام مسیح مسطور اور مرقوم ہے انکے
پاس موجود تہی اور وہ کتاب انجیل تہی اور وہ انجیل اسوقت صحیح بہی تہی بقول
قران کیونکہ سورۂ یونس مین مرقوم ہی فان کنت فی شک مما انزلنا الیک
فسال الذین یقرون الکتاب من قبلک اور سورہ انبیا مین ہی
فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اب وہ کتاب انجیل جو اسوقت
سب عیسائیون کے درمیان مستعمل تہی آپ یا کوئی اور محمدی پیش کرے
اور بتاوے کہ وہ اور مضمون اور اور مطلب پر ہی نسبت اس کتاب انجیل
کے جو اب ہے کیونکہ مسیحیونکے پاس انجیل کے ایسے نسخے اب بہی موجود ہین جو
زمانہ محمدؐ سے آگے بدست و قلم لکھے گئے ہین اور وے سب حال کی
انجیل سے موافق و مطابق ہین چنانچہ میزان الحق مین اسکی تفصیل آئی ہے
اور اگر محمدی اس امر مین لاچار ہین تو تعصب بیجا سے کنارہ کرکے مقرر ہون
کہ باوجود سہو کاتبان کے انکی انجیل اسی مضمون و مطالب پر ہی جو ہمیشہ
تہی اور دعواے بے دلیل سے ہاتہ اوٹہا کر اور انصاف پر اگر انجیل کی حقیقت
وصحت پر قائل ہون اور جب تلک کہ آپ ان دونون امرون سے انکار

اور نہین کرلیں عیسائیون پر کچھہ واجب اور لازم نہین ہے کہ کسی اعتراض
پر جبسے آپ یا کوئی اور محمدی انجیل کی کسی آیت یا کسی باب کے مضمون پر
یا انجیل کے صحیفون کے ایک ہی جلد مین جمع ہونیکے طور اور وقت پر یا حواریون
کے رسالت اور الہام پر پیش کرین کچھہ متوجہ ہون یا جواب دیوین اور مین
یہی جناب کے حق مین یہی قاعدہ مرعی رکھونگا آپ تو محمدی ہین اور قران
کو مانتے ہین پس قرآن کی روسے آیات جنمین کتاب انجیل کا ذکر ہے اور
اسکو حق و صحیح کہاہے آپکے لیئے کافی و وافی دلیل ہین اگر آپ ہندو
یا اور دین والے دین ہوتے تو آپ کے ساتھہ اور طریقہ سے مباحثہ کرنے اور
قران بیچ مین نہین لاتے فقط اور فرض کیا کہ مینے آپکے سب اعتراضونکے
جواب بخوبی و درستی و با تفصیل تمام ادا کیئے تو یہی کیا آپ اور محمدیون کے مانند
یہہ عذر پیش کرکے نہین کہوگے کہ تمہاری انجیل محرف ہی ہین اسکو نہین مانتا
پس ظاہر ہے کہ مضمون پر مباحثہ کرنا جب تک محمدی انجیل کی صحت پر قائل
نہین ہوئے محنت بے فایدہ اور محصل لاحاصل ہے لہذا جب تک آپنے مذکورہ
بالا دونون باتون مین سے ایک کو قبول نہین کیا آپ کے سب اعتراضات
انجیل کے مضمون پر بے موقع اور بیجا ہین ٭

اب کہ نامۂ سائل کا جواب ہو چکا جناب کی تسلی خاطر کیلئے اختصار کی راہ سے دو
ایک بات اُن اعتراضون کے جواب مین مذکور کرونگا جنکو آپنے متی کے نسب نامہ کی
بابت مسطور کئے ہین اولاً جان لیجئے کہ نسب نامہ تفصیلاً بھی لکھا جاتا ہے اور اختصاراً
بھی چنانچہ توریت مین مثلاً روت کی کتاب کے آخر باب کی اخیر آیتون مین بھی ایک
نسب نامہ اختصار سے مرقوم ہے اب متی حواری نے اختصاراً لکھہ کر کئی ایک نام قصداً
چھوڑ دئے مثلاً وے نام جنکا ذکر آپنے کیا اور ایسا ہی پانچوین آیت مین بھی سلمون کے
بعد کتنے نام چھوڑ دئے گئے ہین کہ آپنے ذکر نہین کیا اور آپ کی دریافت
مین نہین آئے اب اختصاراً ذکر کرنے کا سبب متی حواری نے نہین بتایا ہے مگر
ماوراے اور سببکے ایک یہہ معلوم دیتا ہے کہ وہ تین قسم کے سبب چودہ چودہ
پشت پر اُنہون نے ایسے ہی کیا ہے ثانیاً لفظ بیٹا عبرانی مین بن اور لفظ بھائی
عبری مین اخ دونون زبان عبرانی مین اور توریت کی بہت سی آیات مین
خاص و عام دونون معنی سے آیا ہے پس بن بیٹا اور پوتا اور پرپوتا اور آل
اور نسل کے معنی اور اخ بھائی اور خویش اور اقربا بھی معنی رکہتا ہے اور اہل زبان
اور انجیل دانان کو معلوم ہے کہ الفاظ بیٹا اور بھائی انجیل کے اکثر مقامون مین
عبرانی محاورہ پر آئے ہین اور لفظ پیدا ہوا بھی ایسی عام معنی سے آیا ہے

یعنی کہ اصلی نسل سے ہی نسبت ہے ان اعتراضوں کا جواب ہے جنکو آپ الفاظ بیٹا اور
بھائی کی نسبت بیچ میں لاتے ہیں ثالثاً یہہ کہ آپ کہتے ہیں کہ ان تین تقسیم پر ہر ایک کے
واسطے جو وہ پشت درست نہیں آتی ہیں اور اس بات کو ایک بڑی غلطی بتاتے ہو
تو ظاہر ہے کہ متی حواری بھی کچھہ عدد جانتا تہا اور پشتوں کا عدد اسطرح سے ہے کہ
داؤد کا نام پہلی تقسیم کے اخیر اور پہر دوسری تقسیم کے شروع میں گنا جانا چاہیئے
اور یہہ اسی سبب سے ہے کہ وہ یہودیوں کا بڑا بادشاہ تہا اور اسکو یہہ خاص وعدہ
بھی دیا گیا تھا کہ مسیح اسکی اولاد سے پیدا ہوگا اور پشت اصل یونانی میں گنیا سے
نہ صرف ایک شخص یا ایک نسل سے بلکہ دو اور تین شخص سے بھی مراد ہے رابعاً
رہی آپ کی ساتوین بات اور وہ یہہ ہے کہ متی نے ابیود کو زرو بابل کا بیٹا
لکھا ہے حالانکہ اسکے بیٹون میں یہہ کسی کا بہی نام نتھا تو آپ کی اس بات مین
صرف اتنا ہی سچ ہے کہ اسکا ذکر توریت مین نہین آیا ہے نہ یہہ کہ اسکا کچھہ
ایسا بیٹا یا پوتا یا رشتہ دار نہ تہا آدم کے اور شیث اور انوس وغیرہ کے بہی
سب بیٹون کے نام مسطور نہوئے ہین دیکھے پیدایش کے پانچ باب اور پہر وے
سب نام جو زرو بابل کے بعد مذکور ہین وے بہی توریت مین کہین نہین پاے
جاتے ہین تو آپ کے قول کے موافق متی حواری نے انکو بھی غلط لکھا ہوگا خلاصہ

وے ساتون اعتراض جنکو آپ نے منارۂ الکزاسنتراس صاحب کے قول پر بڑے تفاخر سے پیش کئے ہیں سب بیجا اور بے اصل نکلے اور متی حواری کا قول سچا ٹھہرا اور آپ کے حق میں وہ مثل درست آئی کہ کوہ کندن و کاہ برآوردن شک نہیں کہ ڈاکٹر اسنتراس صاحب کو خوب معلوم تھا کہ اُنکے اعتراض بے اصل ہیں مگر زمرۂ منکرین میں شامل ہوکر اُسنے محض تعصب اور دشمنی کی راہ سے ایسے لیئے دعوون کو اپنا پیشہ بنایا اور آپ نے بے تحقیق و دریافت اُسکی پیروی کرکے اُسکے قول مان لیئے امید کہ آیندہ جناب منکرین اور بدعتیون کے قول اپنی دلیل نہ بناوینگے کسواسطے کہ اُسسے کچھہ فایدہ نہ نکلیگا فقط

المکلف

ڈاکٹر صاحب کا دوسرا خط

پادری فنڈر صاحب مورخہ بست و دوم جون ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب مشفق مخلصان پادری فنڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے آپکا خط مورخہ ۲۲ جون کا جو آپنے میرے خط مرقومہ ۱۰ جون کے جواب میں لکھا تھا مجھے پہونچا آپکے اس لکھنے سے اول تو آپنے آگے سے بڑھکر اور زیادہ ایسی باتین لکھین ہین کہ توجہ اور جواب کے لائق نہین الخ دوم رہی آپکی وہ باتین جو جواب کے لائق ہین پس اونکا جواب انشاءالله تعالی اُسوقت دیا جائیگا جب وہ کتابین جنکے چھپنے کا ذکر مولوی رحمت الله صاحب نے

کیا ہے مجھے جانتی اور وہ کتابین جو اونکی طرف سے چھپ چکی ہین میرے مطالعے
مین آوینگی انہین سے معلوم ہوا کہ آپنے مباحثہ کو موقوف کیا لہذا ہم بہی چند باتین
لکھکر جو فی الجملہ آپکے خط کا جواب بہی ہو جاوینگی اس مباحثہ کو حسب خواہش آپکے
ختم کرتے ہین گو ہمکو آپکے اس مباحثہ کے شروع کرنے کی کوئی وجہ نہ معلوم ہوئی
اور نہ موقوف کرنے کی معلوم ہوتی ہی لیکن جیسے ہمنے آپ کے شروع کرنے سے مباحثہ
شروع کیا تہا ویسا ہی آپکے موقوف کرنے سے موقوف کرتے ہین لہذا اون چند باتون مین
سے اول یہہ ہے کہ قول آپکا اوما اگرچہ آپنے غیر حق اور بیجا باتین بہت سی ملائین
اوسوقت درست ہوتا کہ جب آپ میری کسی باتکو بیجا ثابت کر دیتے حالانکہ یہہ تو آپ سے
نہو سکا بلکہ آپ صرف تحکم کے راہ سے یا عوام کو مغالطہ دینے کے لیئے ایسا لکہتے ہین دوم
یہہ کہ قول آپکا اور ایک جگہہ مین ایسا ہی لکھا ہے کہ گو یا ہم لوگونکو آپکی انگریزی دانی
سے ہراس اور ترس آنا چاہئے مگر مقام شکر ہے کہ ابتلک جناب کے علم اور قول سے ہمکو
کچہہ کیکپی نہین آئی عجب بیجا ہوتا کہ کبہی مینے ایسا دعوا کیا ہوتا یہہ آپکی سمجہہ کی خوبی ہے
سبحان اللہ آپکی طبیعت کیا ہی موزون ہے کہ ہر دفعہ ایک نئی اوپج لیکر نت نیا راگ گاتے
ہین بہلا مینے یہہ کب دعوا کیا تہا کہ آپ میری انگریزی دانی سے خوف کیجئے یا یہہ کب
لکھا تہا کہ مجھے انگریزی مین بڑا دخل ہے کہ اوسکے خوف سے آپ اپنا ویرلزیکو مسلط

لیجئے بلکہ میں نے تو یہی لکہا تہا کہ آپکے دہوکے دیے میزان حق ہی تاب ہوچلے اب آگے
نہ چل سکینگے اور وجہ بہی اوسکی بتلا دی ہتی کہ آگے ہماری طرف سے کوئی ایک
جواب دینے پر متوجہ نہوا تہا پس اسی سبب سے جو آپ چاہتے تہے وہ کیا کرتے تہے چنانچہ
میزان حق میں بہی آپنے چالاکی سے ویسے باتیں درج کیں جنکے سبب سے مسلمان لوگ
مغالطہ کہاویں از انجملہ وہ عبارتیں جو مسئلہ نسخ ہی متعلق اور جنکے باب میں آپکو مجمع
عام میں اقرار کرنا پڑا کہ غلط لکہا ہے یا وہ دہوکا آپکا جو اوسی کتاب کے صفحہ ۲۹ میں لکہا ہوا
اسلیے کہ یہہ تو نہیں کہہ سکتے کہ آپکو یہہ بات پیشتر سے نہ معلوم ہتی کہ کتب عہد جدید
میں ڈیڑہ لاکہہ اختلافات عبارت کے کہ جن میں سے ۳۰ ہزار تو آپنے بہی تسلیم کر لیے ایسے موجود
ہیں کہ اونمیں سے ایک کو بہی بالجزم نہیں کہہ سکتے کہ یہی اصل مصنف کی عبارت ہے اور
باقی تحریف بلکہ ہر ایک پر صدق اور کذب کا احتمال ہے یا آپ یہہ نہیں جانتے تہے کہ کتب مقدسہ
محرف ہیں کہ جنمیں ۴۰ آٹہ جگہہ تو آپنے بہی اقبال کیا ہے یا آپکو یہہ نہ معلوم تہا کہ ورس
ساتواں اور آٹہواں باب پانچویں نامہ اول یوحنا کا کسی تثلیثیہ یار کا الحاق کیا ہوا ہے
لیکن باوجود اِس سب جاننے کے آپ محض چالاکی کو کام فرماکے مسلمانوں کو یوں دہوکا دیتے
ہیں کہ اگر محمدی مسیحوں کی مشہور و معتبر کتابوں سے ایسی باتیں (یعنی اختلافات قرأت)
توریت و انجیل کی بابت نکال لا سکتے تو البتہ او نکا یہہ دعا کہ کتب مقدسہ محرف ہوگئیں

ہین بجا ہوتا لیکن مقام تعجب ہے کہ جب مسلمانون نے اختلافات عبارت کے کہ اختلاف
قراءت سے کہین بڑھکر ہین ثابت کر دئے اور تحریف کو بہی آپ جیسے پادریون سے کہ جنکا
مشنریون کو بڑا فخر ہے اقبال کروا لیا اور درسی و ہ باب ۵ نامہ اول یوحنا کو الحاقی ثابت
کر دیا تب آپنے انصاف کی آنکہین بند کر کے زبان ناانصافی یون دراز کی کہ باوجود ان سب
خرابیونکے بہی متن مین نقصان نہین ہوا ای صاحب مقتضاے انصاف تو یہہ تہا کہ جب
مسلمانون نے اون وجوہ ثبوت سے جو آپ طلب کرتے ہتے زیادہ تر قوی دلائل پیش کیا
کر دئے اور اوسپر آپکے سلف کی گواہی بہی گذراندی اور آپنے سعادتمندی سے
اونکی گواہی مان کے ساتہہ اہتمام کے تحریف کو قبول کر لیا تو آپ کو لازم تہا کہ پہر مسلمانون
سے تحریف کی بابت کچھہ نہ کہتے اور نہ اون کتب موضوعہ محرفہ کے حامی بنتے سیوم
یہہ کہ قول آپکا اور نہ کچھہ خوف ہے کہ اپکے یا مثل اپکے اشخاصون کے اعتراضات
سے انجیل کو کچھہ نقصان یا خلل آوے ماشاء اللہ یہہ تو آپ کو خوب سوجہی ای صاحب
خلل کا خوف تو جب اتا کہ آپکو انصاف بہی منظور ہوتا لیکن جب آپ نے انصاف کی آنکہین
بند کر لین اور پہر یہہ سمجہہ لیا کہ جو کوئی حق کہیگا ہم اوسکو خواہ مخواہ جہوٹہا بنائے جاینگے
اور اوسکی ایک نہ سنینگے بلکہ اپنی گائے جاینگے تو پہر بہلا کیا خوف ہے مجہے تعجب ہے
کہ آپ نقصان اور خلل سے کیا سمجہتے ہین مین پوچہتا ہون کہ جب یہہ اناجیل موضوعہ

ثابت ہو گئیں کہ نہ تو یہہ حواریون کی تصنیف ہین اور نہ وحی سے لکہی گئین اور مصنف
انکی غلطیان بہی کرتے ہتے اور تسبیر کل یہہ کہلا کہ محرف بہی ہوگئین تو اب وہ کونسا
خلل اور نقصان ہے جو باقی رہگیا چہارم یہہ کہ قول آپکا بلکہ اپکو حضرت مسیح کے
اوس قول سے ڈرنا چاہیئے جو اوسنے متی کے بائیسوین باب کے جو انتیسوین آیت
مین اپنے حق مین یون فرمایا ہے الخ جب یہہ برائی کے قابل ہوتا اور اوسپر
کچہہ التفات کی جاتی کہ پہلے آپ یہہ ثابت کر لیتے کہ حقیقت مین یہہ قول حضرت
مسیح کے ہین اور میری اون دلائل کو جو مینے آپکے علماء کی سند سے اپنے خط
مین اسباب لکہی تہی کہ یہہ اناجیل موضوعہ وہ انجیل نہین ہین جسکا ذکر کلام اللہ
مین آیا ہے اوٹہا دیتے اور ثابت کرتے کہ یہی اناجیل اربعہ حضرت عیسے کی خود
لکہی ہوئی یا لکہوائی ہوئی ہین یا متی اور یوحنا ہی کی تصنیف ہین اور اونکا تواتر
بہی ثابت ہی اور اونمین الحاق بہی نہین ہوا لیکن آپ سے ان باتون مین سے
ایک بہی ثابت نہوئی اور نہ ہو سکیگی پس اس صورت مین ان اناجیل سے ہمپر دلیل
لانا محض بیجا قطع نظر اسکے اگر ہم فرض کرین کہ یہہ مسیح علیہ السلام کے قول ہین
تو پہر کیا ہیہ تو آپ اوسکو ڈراوین کہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی رسالت یا اوس
انجیل کا جو اونکو وحی کی گئی ہتی منکر ہو بلکہ یہہ بات نہین ہملوگ جیسے انحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتے ہین ویسا ہی حضرت مسیح علیہ السلام
کو بھی نبی برحق جانتے ہین اور جس طرح سے قرآن شریف کو خدا کا کلام جانتے
ہین ویسا ہی اوس انجیل کو جو حضرت عیسے علیہ السلام کو وحی کی گئی تھی برحق
مانتے ہین ہان ان اناجیل موضوعہ محرفہ کی سب عبارت کو تو البتہ خدا کا کلام
نہین جانتے پنجم یہہ کہ قول آپکا اور یہہ بھی جان لیجئے کہ جو باتین اپنے
راست ناراست انگریزی کتابون سے نکال لین وہ کچہہ نئی یا چھپی بات نہین ہے
کہ گویا صرف آپ ہی کے نظر مین آئی ہون وہ کتابین تو برسون سے ولایت مین چھپ گئی
ہین اور جو بات و اعتراض جواب کے لائق تہے دیندار علماء مسیحی اسکے جواب
مدت سے بخوبی و درستی دے گئے ہین اُن ہی مغالطون اور چالاکی کے باتون
مین سے ہی کہ جسکی مشنریون کو عادت پڑگئی ہے آپ جو کہتے ہین راست
ناراست باتین بہلا آپنے کوئی بات ناراست ثابت بہی کی یا اون باتون کا کوئی
جواب ایسا دیا کہ جو التفات کے قابل ہوتا بلکہ بخلاف اسکے ہر خط مین آئین بائین
شائین بائک دی اور آپ جو یہہ کہتے ہین کہ علماء مسیح اوسکے جواب مدت سے بخوبی
و درستی دے گئے ہین آپ کے پادری صاحب کے پاس سو بطلیا فانی سکے یا جامعین تفسیر
ہنری و اسکات کے یا ڈاکٹر منسن اور واٹسن کے یا قدماء سلف کے یا لیو تکلیمی

وغیرہ کے کیونکہ جو کچھ مینے ان اناجیل موضوعہ و محرفہ کے باب مین ثابت کیا ہے
سو انہین لوگون کی کتابون سے کیس مین پوچھتا ہون کہ اگر ان لوگون نے ناراست
باتین لکھین تو پہر راست کون لکھتا ہے کیا مشنیری لوگ جو خاص مسلمانون یا
ہندؤن کے بہکانے کے لیئے نوکر رکھہ کے بھیجے گئے ہین ششم یہہ کہ قول انکا انجیل
کے مضمون پر جو آپکے اعتراض ہین انکا اب بھی وہی جواب ہے جو میرے خط گذشتہ
مین دیا گیا جب ہوتا کہ حقیقت مین آپنے جواب دیا ہوتا بلکہ اون اعتراضات
تو آپنے ایک کا بھی جواب نہین دیا پھر یہہ کیا سمجھہ کے آپ لکھتے ہین کہ انکا اب بھی وہی
جواب ہے ہفتم آپکے اس قول سے آپ میرے جواب مین فرقہ مانیکیا اور
ابیونیہ وغیرہ کی طرف اشارہ کرنے او رلکھتے ہین الخ معلوم ہوتا ہے کہ آپ یہہ بھی
نہین جانتے ہین کہ جواب تحقیقی کا کیا مطلب ہوتا ہے اور جواب الزامی کسکو کہتے ہین
اور جواب تنزلی کیا ہے اگر آپکو نہ معلوم تہا تو کسی سے پوچھہ ہی لیتے اے صاحب
مینے تو پہلے جواب تحقیقی دیا تہا کہ کلام اللہ سے کہین نہین ثابت ہوتا کہ یہہ اناجیل
اربعہ وہی انجیل ہے جو حضرت عیسے علیہ السلام کو وحی کی گئی تہی اور پہر الزاماً آپکے
علماء کے قول سے یہہ بات ثابت کی کہ یہہ مجموعہ عہد جدید کا ہرگز وہ انجیل نہین ہوسکتا
من بعد بطور جواب تنزلی کے یہہ کہا تہا کہ اگر بفرض محال انکی پاس خاطر سے یہہ بات

مانی جاوے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین کوئی انجیل نہی بہی تو انہین
فرقونکی انجیل کا وجود ثابت ہوگا اسلئے کہ یہی فرقے اوسوقت عرب مین موجود تہے
نہ یہہ کہ فرقہ پروٹسٹنٹ کہ جنکا وجود سولہوین صدی مین ہوا ہے ہشتم آپکے
اس قول سے اور میرا قول تو یہہ تہا کہ آپ ایسی انجیل پیش کیجئے کہ جو محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مین عیسائیون مین مستعمل تہی نہ اہل بدعت کے بیچ مجہے حیرت ہے
کہ لفظ عیسائیون سے یہان کیا مراد ہے اور وہ کون لوگ تہے اگر کہئے کہ رومن
کہتیلک یا گریک تہے سو وہ تو آپکے نزدیک بت پرست ہین اور جو کہئے کہ نستوری
ویعقوبی وغیرہ سو وہ بدعتی تہے اور فرقہ پروٹسٹنٹ کا تو کچہہ نشان وگمان
بہی نہ تہا پس یہہ عیسائی آپکے خیالی لوگ کون ہین نہم نیہہ کہ آپکے اس قول کا
ایسی جوابدہی سے آپ باز آئیے اور یا تو ثابت کیجئے کہ وہ انجیل جسکا ذکر آپکے قرآن مین ہے
اور اوسکو من اللہ کہا ہے اوسی انجیل سے جو عیسائیونکے بیچ مستعمل ہے اور یہہ جواب مین
پہلے خط مین مفصلاً ذکر کر چکا ہون اور کچہہ مجملاً اس خط مین بہی کہا گیا ہے لہذا کیا ضرور ہے
کہ اوسی بات کو پہر بار بار لکہون دہم نیہہ کہ قول آپکا مسیح تو قرآن مین اہل کتاب کہلائے
گئے پس محمد صلعم کے وقت مین نہ صرف کلام مسیح جیسا آپ کہتے ہین بلکہ وہ ساری کتاب جسمین
کلام مسیح مسطور اور مرقوم ہے اونکے پاس موجود تہی اور وہ کتاب انجیل تہی اور وہ انجیل

اوسوقت صحیح تہی ہی بقول قران کیونکہ سورۂ یونس مین مرقوم ہے یہہ محض آپکا
دعوی بلا دلیل ہے لفظ اہل کتاب سے یہہ ہرگز نہین لازم آتا کہ اونکی کتاب محرف نہوئی
اور قران سے یہہ بات ہرگز نہین ثابت ہوتی ہے کہ انجیل اوسوقت مین صحیح تہی بلکہ
قران مین جابجا اوسکے محرف ہونے کا ذکر آیا ہے اور اُن دونون آیتونکو آپکے دعوے سے
کچہہ بہی علاقہ نہین اسلیئے کہ پہلی آیت کا تو صرف اتنا ہی مطلب ہے کہ اے مخاطب اگر تجہے
شک ہے کہ کلام الہی اسطرح کا نہین ہوتا ہے جیسا ہمنے اب اوتارا ہے اور خدا اسطرح
کی باتین (یعنے قیامت مین مردونکا جی اوٹہنا اور اعمال کے موافق جزا سزا کا ہونا وغیرہ)
نہین کرتا پس پوچہلے اہل کتاب سے اور دوسری آیت کا یہہ مطلب ہے کہ کفار مکہ
کہا کرتے تہے کہ یہہ رسول تو آدمی ہے چاہیئے تہا کہ پیغمبر جن ہوتا یا فرشتہ پس اونکے
جواب مین اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اہل کتاب سے پوچہہ لو کہ آیا اگلے پیغمبر آدمی ہوتے تہے
یا نہین مقام حیرت ہے کہ آپ آیتونکے بہی جو معنی چاہتے ہین گہڑ لیتے ہین اگر کوئی کہے کہ حضرت
عیسے نے یوحنا کے دسوین باب کے اٹہوین ورس مین جو کہا ہے کہ جو مجہسے پہلے آئے
ہین وہ چور اور راہ زن ہین اس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جتنے اگلے پیغمبر آئے
ہین موسے داؤد یرمیا واشعیا وغیرہم سب ایسے ہی تہے چنانچہ فرقہ مانیکیا اس
ورس کے یہی معنی سمجہتے تہے اور یہی ظاہر لفظی معنی ہو سکتے ہین پس کیا آپ یہہ

بات تسلیم کرلین گے حاشا و کلا بلکہ آپ یہہ کہین گے کہ یہہ معنی کسی مفسر نے
نہین لکھے ہین لہذا انکو بہی چاہیے تہا کہ جو مفسرون نے معنی لکہے ہین اونکو تسلیم
کرتے نہ یہہ کہ اپنے مطلب کے لیئے جو چاہے معنی گہڑ لیئے یازدہم قول آپکا وہ

انجیل جو اوسوقت سب عیسائیون کے درمیان مستعمل تہی آپ یا اور کوئی محمدی پیش

کرے اور بتاوے کہ وہ اور مضمون اور مطلب پر تہی نسبت اس انجیل کے جواب ہے
سوا اسکا بہی جواب پہلے خط مین بلکہ کچہہ اس خط مین بہی ہو چکا ہے تا ہم یہہ کہا
جاتا ہے کہ یہہ بات ہمپر ہرگز جواب نہین ہے کیونکہ جب ہم الزاماً اور تحقیقاً دونون طرح
ثابت کر چکے کہ یہہ مجموعہ عہد جدید کا وہ انجیل نہین ہے جو حضرت عیسے علیہ السلام
پر وحی کی گئی تہی تو اسصورت مین آپ پر لازم ہوا کہ یہہ ثابت کرین کہ یہی مجموعہ حضرت
عیسے نے لکہوایا ہے اور اسمین تحریف بہی نہین ہوئی ہے بلکہ سندی اور متواتر ہے
اور یہہ بہی دکہا دین کہ نسخہ حضرت عیسے کے وقت کا ان نسخون کے مطابق و موافق ہے
نہ کہ ہمپر اسلیئے کہ ہم اپنا دعوی ثابت کر چکے ہین اور نہین معلوم کہ آپ عیسائیون سے کیا
مراد رکہتے ہین کیونکہ آپکے زعم مین سواے پروٹسٹنٹ کے اور کوئی عیسائی نہین ہے
جو مین سوا اوسکے یا تو بت پرست ہین یا بدعتی اور جسے آپ عیسائی سمجہتے ہین سو وہ اوسوقت
مین کہان تہے یہ تو لوتہر اور کالون کی مدت سے سولہوین صدی مین اوتہہ

لکھے ہوئے ہین دوازدہم قول آپکا مسیحیون کے پاس انجیل کے ایسے نسخ

اب بہی موجود ہین جو زمانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بدست و قلم لکھے گئے ہین

اور وے سب حال کی انجیل سے موافق و مطابق ہین چنانچہ میزان حق ہین اوسکی

تفصیل آئی ہے سو یہہ آپکے زعم مین ہے نہ حقیقت مین کیونکہ جو تین نسخہ آپنے

میزان الحق مین لکھے ہین یعنے نسخہ کوڈکس واطی کانوس وکوڈکس اسکندریہ

نوس وکوڈکس افریمی سو یہہ تینون نسخے ہرگز آن حضرت ص کے زمانہ کے آگے کے

لکھے ہوئے نہین ہین اسلئے کہ کوڈکس واطی کانوس تو ساتوین صدی کا ہے چنانچہ

ڈیوپن لکھتا ہے اور کوڈکس اسکندریہ نوس یا تو اٹھوین صدی کا ہے جیسا میکیلس

کہتا ہے یا دسوین صدی کا جیسا اودن کہتا ہے یا ساتوین صدی کا جیسا سملر

کہتا ہے اور نسخہ کوڈکس افریمی کو بشپ مارش ساتوین صدی کا بتاتا ہے پس یہ

تینون نسخے جن پر آپ فخر کرتے تہے اور مسلمانون کے مغالطہ دینے کو کہتے تہے کہ ان

حضرت ص کے زمانہ سے پہلے لکھے گئے ہین اب کے علماء کے قول سے ثابت ہوئے کہ

اونکے بعد لکھے گئے ہین اور آپ جو یہہ کہتے ہین کہ وہ نسخے اگلی انجیل کے موافق و مطابق

ہین سو نہین معلوم یا تو آپنے اونکا حال کتابون مین نہین دیکہا یا صرف جاہلون کو

سے مغالطہ دیا چاہتے ہین ظاہرا تو پچہلی بات معلوم ہوتی ہے کیونکہ ممکن نہین کہ

باوجودیکہ اب قسیس کا درجہ پاوین اور بہت مشہور کتابین اُنکی نظر سے گذرین
چنانچہ نسخہ اسکندریانوس مین تو کتاب جوڈت وطوبیاس دونو ڈم اور چار
کتابین مقابیس کی اور کچھ دہرم گیت اور دو نامہ کلی منت کے ور زبورین سلیمان
کی بہی موجود ہین حالانکہ ان سب کتابون کو آپ جہوٹی سمجہتے ہین علاوہ برین متی
کے پچیسوین باب کے چہٹے ورس تک اور یوحنا کے چہٹے باب کے پچاسوین ورس سے
اٹہوین باب کے باونوین ورس تک اور دویم نامہ گرنتہیون کے چوتہے باب کے تیرہوین
ورس سے بارہوین باب کے ساتوین ورس تک بالکل نہین ہین اور نسخہ واٹی کانوس
مین اول کے چہیالیس باب کتاب پیدائش کے اور بتیس زبورین اور نامہ عبرانیہ
کے نوین باب کے چودہوین ورس سے اخیر تک اور دونو نامہ تمتہی کے اور نامہ تیتوس
اور نامہ فلیمان اور تمام کتاب مشاہدات کی نہین ہین اور کوڈکس افریمی مین بہی بہت
سے نقصان ہین قطع نظر اسکے کوڈکس واٹیکانوس اور کوڈکس الکسندریانوس
مین تو عہد عتیق کی کتابین اصل عبرانی بہی نہین ہین بلکہ صرف یونانی ترجمہ ہے
اور کوڈکس افریمی مین تو انکا نشان وگمان بہی نہین خواہ اصلی ہون یا ترجمہ بلکہ
اسمین صرف عہد جدید کی کتابین ہین اور کوئی عبرانی نسخہ دسوین صدی کے قبل کا
نہین ہے چنانچہ ڈاکتر کنی کاٹ لکہتا ہے کہ اوسے جتنے نسخہ ملے وہ سب کے سب

سنہ ٤ عیسوی سے لیکے سنہ ١٢١٤ تک کے لکھے ہوئے ہے اور سبب اوسکا یہہ ہتلاتا ہی کہ یہودیون نے ساتوین و آٹھوین صدی کے قبل کے لکھے ہوئے نسخونکو غلطی کا الزام لگا کے جلوا دیا اور صرف اپنے نسخہ کو صحیح قرار دیا اور جو ایک پرانا نسخہ یعنی کوڈکس لادیانوس اوسکے ہات آیا سوا اوسے وہ دسوین صدی کا اور موشیودی روسی گیارہوین صدی کا لکھا ہوا بتلاتا ہی اور صحت کا اوسکی یہہ حال ہہا کہ جب واندرہوٹ نے بڑی اوعا صحت سے عہد عتیق کا عبرانی متن چہاپا تو اس نسخہ سے چودہ ہزار جا خلاف کیا علاوہ اسکے ہارن صاحب خود لکھتا ہے کہ جہان مین کسی کتاب کے دو نسخہ ایسے مختلف نہین ہین جیسے کوڈکس اسکندریہ نوس اور واٹی کانوس یس آپس مونہہ سے کہتے ہین کہ دو نسخے ایکے نسخون سے مطابق و موافق ہین ذرا انصاف کیجیئے کہ جن نسخونکا یہہ حال ہو

آنکی کیا سند سطر ١٢ دھم قول آپکا اگر محمدی اس امر مین لاچار ہین تو تعصب بیجا سے کنارہ کرکے مقر ہون الخ جناب من محمدی تو جب لاچار ہوتے کہ انکے پاس کوئی جواب نہوتا بلکہ انکے پاس ایک تو کیا کئی جواب ہین چنانچہ کچہہ تو اسی خط مین لکھے گئے ہین جہاردہم

قول آپکا کہ باوجود سہو کاتبان کے ابتکی انجیل اوسی مضمون اور مطلب پر ہے جو ہمیشہ ہی الخ عجب حیرت افزا ہے کیونکہ ذرا خیال کرنے کی بات ہے کہ جب کتب مقدسہ مین ایسے اختلافات عبارت کے جو ایسمین ایکدوسرے کے متناقض ہین پاتے جاوین اور

اونمین سے کسیکو بالجزم نکہا جاسکے کہ یہی اصل مصنف کی عبارت ہے بلکہ دونون پر
صدق اور کذب کا احتمال ہو تو بھلا اِس صورتمین اُس مسئلہ پر کہ جس سے وہ عبارتین
متعلق ہین کیونکہ حکم قطعی ہوسکتا ہے لہذا بہت سے مسئلون مین شبہ رہا مثلاً
حلت و حرمت کے مسئلہ مین کہ اب نہین معلوم ہوسکا کہ کونسے جانور بنی اسرائیل پر
حلال ہوتے آیا وے کہ جنکے پچھلی ٹانگین اگلے پانون سے لپٹی ہوئی تھین یا وے کہ جنکی
پچھلی ٹانگین اگلے پانون سے لپٹی ہوئی نہین کیلئے کہ ورس ۲۱ باب ۱۱ کتاب
احبار کی دو عبارتین موجود ہین ایک وہ جو متن مین ہے سو یہہ ہے پر تم سب رینگنے
والے پرندون مین سے جو چار پانون سے چلتے ہین اور اونکی پچھلی ٹانگین اگلے پانون
سے لپٹی ہوئی نہین ہین کہ وے اونسے کود کر زمین پر چلتے ہین تم اونمین سے
کھاو اور اِس جملہ کی عوض اور اونکی پچھلی ٹانگین اگلے پانون سے لپٹی ہوئی نہین ہین
الخ عبرانی نسخو کے حاشیہ پر اور نسخو نے یہہ عبارت لیکر لکھی ہے اور اونکی پچھلی
ٹانگین اگلے پانون سے لپٹی ہوئی ہین اور اِسی حاشیہ کی عبارت کو اب عیسائی لوگ
ترجمہ کرتے ہین چنانچہ ترجمہ انگریزی ہیری و ترجمہ ہندی و فارسیہ مین یہی عبارت ترجمہ
ہوئی ہے یا لونڈی کے مسئلے مین کہ کون شخص اوسے آزاد کرے آیا وہ شخص جسنے اوسے
اپنے نامزد کر لیا ہے یا وہ شخص جسنے اوسے اپنے نامزد نہین کیا کیونکہ کتاب خروج کے ورس ٨

باب اٹھویں بھی دو عبارتیں منقول ہین ایک جو متن مین ہے وہ یہہ ہے اگر وہ آقا او
جو اوسے اپنے نامزد نہین کرکے رکہیا ناراض ہو تو اوسکا فدیہ دیکے الخ اور حاشیہ
عبرانی نسخہ میکے اور نسخہ سے یون عبارت نقل ہوتی ہے اگر وہ آقا اوسکا جو اوسے
اپنے نامزد کرکے رکہیا ناراض ہو تو اوسکا فدیہ دیکے الخ اور یہی عبارت اب ترجمون
مین لکہی جاتی ہے یا حضرت مسیح کے زانیہ عورت کو بے سزا دئے چہوڑ دینے کا
مسئلہ جو یوحنا کی انجیل کے اٹہوین باب مین مرقوم ہے کیونکہ اوسمین بہی بہت سے
اختلافات عبارت کے ہین بحدیکہ بہت سے علماء عیسائی نے اون ورسونکی صداقت
پر گفتگو کی ہے اور اسی طرح سے اور بہت سے مسئلہ مشتبہ ہین لیکن بخوف طوالت
مین انہون ہی پر اکتفا کرتا ہون پس آپ سے مجھے تعجب آتا ہے کہ باوجود ایسے اختلافات
عبارت کے کہ اسمین متناقض ہین یہہ آپ کس مونہہ سے کہتے ہین کہ باوجود سہو
کاتبان کے اب کی انجیل اوسی مضمون اور مطلب پر ہے جو ہمیشہ تہی پانزدہم یہہ کہ قول

آپکا او جب تلک آپ ان دونون باتون مین سے ایک کو ادا نہین کرلین الخ جب
مانا جاوے کہ مین اوسکے ادا کرنے سے قاصر ہون مین نے تو اکیلے ہی نہین بلکہ آپکے
علماء کو بہی ساتھہ لیکے اون باتونکو ادا کیا اب اونکو اختیار ہے کہ اپنے سلف کو جہوٹا سمجہیں
یا تصدیق کیجیے شانزدہم یہہ کہ قول آپکا امر فرض کیا کہ جنکے آپکے سبب اعتراضون

سے جواب بخوبی و درستی و با تفصیل تمام ادا کیے تو بہی کیا آپ اور محمدی لوگ نیچے نامد
یہہ عذر پیش کرکے نہین کہو گے کہ تمہاری انجیل محرف ہے ہم اوسکو نہین مانتے الخ
یہہ آپکا فرض محض فرض محال اور وہم ہے کہ ہم جواب بخوبی دینگے کیونکہ جتنے تو یادیون
سے جواب ادا ہوتے نہین دیکھیے چنانچہ کچہہ تو انہین خطون سے جو آپنے مجھے لکھے ہین
ظاہر ہے ہفتدہم قول آپکا یس ظاہر ہے کہ مضمون پر مباحثہ کرنا جب تک محمدی انجیل
پر قائل نہین ہوئے محنت بیفایدہ اور امر لاحاصل ہے الخ عجب تعجب انگیز ہے کیونکہ
پہلے آپکو یہہ کیون نہ سوجہی تہی کہ مسلمان لوگ تو اس انجیل کو محرف ثابت کر چکے ہین
اور آپنے بہی ساتہہ اوسکے جا بجا تحریف کا اقبال کر لیا ہے پہر محمدی لوگ اس کتاب کے
کیونکر قائل ہونگے پس آپنے میری کیون اوقات ضایع کی خیر غنیمت ہے کہ آپ بہی
آپ جیتے ہین ہژدہم یہہ کہ قول آپکا اب کہ نامہ سامی کا جواب ہوچکا ہے جناب من میرے خط
کی تو ایک بات کا بہی جواب نہین ہوا ہان آپنے اقرار کیا ہے کہ انکا جواب اسوقت
دیا جائیگا کہ جب وہ کتابین جنکا ذکر جناب مولوی رحمت اللہ صاحب نے کیا ہے چھپ
جائینگی اور وہ کتابین جو اونکی طرف سے چھپ چکی ہین میرے مطالعہ مین آوینگی سو یہہ
وعدہ آپکا بعینہ ایسا ہے جیسا ہندو لوگ کہا کرتے ہین کہ اگر فلانا کام ہمسے اس جنم مین نہوگا
تو دوسرے جنم مین کرینگے اور جو وہ اوس جنم مین بہی نہو سکیگا تو تیسرے جنم مین کر لینگے

پس آپ نے اس وعدہ سے صاف ظاہر ہے کہ آپ اوس خط کے جواب سے عاجز ہوئے
اور اپنے عجز کو صرف اس لحاظ سے چھپایا کہ مبادا آپ کی اپنے قوم مین سبکی اور خفت ہو
لیکن اب بہی عاقل اور صحیح الفہم یہی سمجہیگا کہ آپ عاجز ہوئے لہذا اس حیلہ سازی سے
بہی آپکا مطلب نکلا نوزدہم یہہ کہ قول آپکا متی حواری نے اختصاراً لکہہ کر کئی ایک نام
قصداً چہوڑ دیئے مین الخ آپکے عذر بدتر از گناہ ہی کیونکہ ابتک ان پشتونکا چہوٹ جانا صرف
متی کے سہو پر محمل کیا جاتا تہا لیکن اب معلوم ہوا کہ متی نے پاس سخن کے لئے قصداً
چہوڑے لہذا کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ اسیطرح اوسنے پاس سخن کے واسطے بالکل
انجیل طیار کی ہوگی پس آپنے بیچارے متی کی امانت مین بہی فرق ڈالا بستم یہہ کہ آپکا

قول ہے اور ایسا ہی پانچوین ایت مین بہی سلمون کے بعد کتنے نام چہوڑ دیئے گئے ہین

کہ اپنے ذکر نہین کیا اور آپکے دریافت مین نہین ایا الخ آپکی سعادتمندی ظاہر ہوتی
ہے کہ جو بیچارے متی نے نہین کیا وہ بہی آپ اسکے سر تہوپے دیتے ہین اے صاحب
اگر غلطی ہوئی ہے اور نام چہوٹے ہین تو کتاب اول اخبار الایام کے مصنف نے کیونکہ
اوسی کتاب کے دوسرے باب مین لکہا ہے ورس ۱۱ ناشون کا بیٹا سلما اور سلما کا بیٹا
بوعز اور بوعز کا بیٹا عوبید اور عوبید کا بیٹا یشی اور یشی کا پہلوٹہا بیٹا الیاب
دوسرا ابی ناداب تیسرا شما چوتہا نتنائیل پانچوان ردی چہٹا ازم ساتوان

داود لپس متی نے یہین سے نقل کرلیا ہوگا کیا آپ کے زعم مین متی نے عہد عتیق بہی نہ
پڑہی ہتی ہان اگر اعتراض ہے تو اسیقدر یہہ ہے کہ چار سو برس کے عرصہ مین چار پشتین
ہوئین اور یہہ قیاس سے بعید معلوم ہوتا ہے البتہ اگلی صاحب نے یہہ تو لکہا ہے کہ متی نے
بعد زور بابل کے کئی نام چہوڑ دئے ہین نسبت دوئم یہہ کہ آپکے اس قول سے کہ بن بیٹا پوتا اور پڑپوتا
اور آل اور نسل کے معنی اور اخ بہائی اور خویش اور اقربا بہی معنی رکہتا ہے حضرت عیسے کا
مسیح ہونا بہی مشکل پڑا کیونکہ عہد عتیق سے تو یہہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح تو داؤد کے صلبی نسل
سے ہین اور جب بیان بن کا لفظ ایسا عام ہوگیا تو کہہ سکتے ہین کہ حضرت مسیح اور داؤد
مین کہین دور کا رشتہ ہوگا نسبت دوئم یہہ کہ قول آپکا اور پشتونکا عدد اس طرح
سے ہے کہ داؤد کا نام پہلی تقسیم کے آخر اور پہر دوسری تقسیم کے شروع مین گنا جاوے
کچہہ نیا جواب نہین یہہ تو اورون نے بہی لکہا ہے بلکہ ایسی پانچ توجیہین اور بہی کی گئی
ہین کہ آپ کو نہین معلوم بہلا یہہ کیا جواب ہے کہ ایک شخص کو دو دفعہ گنکے عدد پورا
کرنا چاہئے ایسے تو تیرہ کے ۲۶ اور انتالیس ۳۹ بہی ہو سکتے ہین قطع نظر اسکے تماشا یہہ ہے
کہ اس تکلف پر بہی اعتراض نہین اوہٹتا کیونکہ اس صورت مین دوسری قسمت
مین جو یکنیاہ پر ختم ہوئی ہے پندرہ پشت ہو جاوینگے نہ یہہ کہ قسمت سیوم مین
پشتونکی چودہ ہون اسلئے بہتر تو مین تمہین ایک توجیہہ کہہ دیتا ہون وہ یہہ

ہے کہ آپنے یون کیون نہ کہدیا کہ عیسائیون کے عقیدہ کے موافق مسیح مین
دو صفتین ہین الوہیت کی اور انسانیت کی لہذا اونکو دو پشتین لکہنا چاہئیے پس
اس صورت مین تیرہ کی چودہ ہو جاتیگی بست و سوم قول آپکا خلاصہ وہ ساتون
اعتراض جنکو اپنے منکر ڈاکٹر استراس صاحب کے قول پر بڑے تفاخر سے پیش کئے
ہین سب بیجا اور بے اصل نکلے سو یہہ بات صرف آپ ہی کے زعم مین ہے ہان اگر
آپ جواب ادا کر دیتے تو ایک بات تہی لیکن اوس سے آپ قاصر رہے کیونکہ جو جواب
آپنے دئیے وہ جواب نہین اوسپر تو لڑکے بہی ہنستے ہین کیونکہ جو اصل اعتراض
تہا وہ نہین اوٹہا بلکہ آپ اوسکی اور تصدیق کرتے ہین یعنے معترض کہتا ہے کہ
جب کسی مصنف نے ایک زمانہ متعین کرکے یہہ کہا کہ اوس زمانہ مین اتنی پشتین
ہوتی ہین من بعد خواہ قصداً یا پاس خاطر کسیکے چند نام چہوڑ دیئے تو ایسے شخص
کی تاریخ کا اعتبار نہین یہان تک نامہ سامی کا جواب ہو چکا اب ہم آپکو بنی نوع
ہونے کے سبب کچہہ سمجہاتے ہین اور امیدوار ہین کہ آپ اوسے مانین اور وہ
یہہ ہے کہ آیندہ کو آپ کسی مسلمان سے ہرگز نہ اولجہین کیونکہ جب آپ سے
جواب نہین بن پڑتا تو آپکو آئین بائین شائین لکہنا ہوتا ہے اوسپر لوگ
ہنستے اور کہتے ہین کہ پادری صاحب خط کا جواب تو نہین لکہتے بلکہ اپنی

نوکری کا کام سجاسے اور چاہتے ہین کہ کمیٹی یہہ جانے کہ پادری صاحب ایک کام
مین لگے ہوئے ہین مبادا تنخواہ مین خلل آوے اور ایسا نہو کہ جیسے کلیسہ
لوتہرین سے چرچ آف انگلنڈ مین داخل ہونا پڑا ویسا ہی کہین رومن
کاتہلک کی طرف بہی التجا کرنی پڑے لہذا آپکو مناسب ہے کہ اپنے قوم کے لوگون کو
کلیسونمین جمع کرکے وعظ او نصیحت کیا کرین اور کسی طرف طعن اور تشنیع سے پیش آوین آگے
آپ مختار ہین جیسا چاہین ویسا کرین ہمنے جو حق تہا سو کہدیا کیونکہ مین نہین چاہتا کہ لوگ آپکو ایسا سمجہین

کہ حقیقت مین آپ ایسے ہی ہون آپ جو فرماتے ہین کہ شاید جناب ایسے جواب سے ناراض ہونگے لیکن حق تو یہہ ہے
جو مینے لکھا جناب من بھلا مین اسمین کیون ناراض ہونگا یہہ تو پادریون کی عادت
مین داخل ہے کہ جب جواب سے عاری ہوتے ہین تب یا تو لکھتے ہین کہ تم گستاخی
کرتے ہو تمہارا جواب نہ دینگے یا تمہاری بات قابل جواب کے نہین بس آپنی بہی
عادت کے موافق کیا اسمین آپ کی کیا شکایت ہے قطع نظر اسکے جب مین
پادری میدر صاحب کے اوس بہتان اور افترا سے جو اونہون نے مجہہ پر باندہا
اور پہر بے شرمی سے اوسے خیرخواہ ہند مین کہ وسے بدخواہ کہا چاہیئے چہاپا ناراض
نہوا بلکہ پادریون کی دیانت کا حال دیکہہ کر چپکا ہو رہا تو بہلا اب مین آپ سے کیا
ناراض ہونگا آیندہ جو کار میرے لائق ہو مجہے ایما کرتے رہینگا اور بس فقط

مگر یہہ تھی کہ میرا ارادہ ہے کہ آپ کے اور اپنے خطونکو چھپوا دون تا خواص و عوام کے ملاحظہ مین گذرین مگر چونکہ آپ کا اول خط میرے پاس سے گم ہوگیا ہے لہذا آپ کو لکھا جاتا ہے کہ آپ از راہ مہربانی کے اوس خط کی نقل بھیجدیجئے ✦

مورخہ آٹھوین جولائی الراقم ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب

پادری صاحب کا پانچوان خط

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ آپ کے اصل دو خط اول و سوم باین عرض آپکی خدمت شریف مین بھیجتا ہون کہ جیسے اس آخری خط مین انگلستانی نامون کو انگریزی حروف مین بھی لکھہ دیا ہے اسیطرح ان دونون خطون مین بہی اردو کے محاذی یا اوپر انگریزی مین ہر ایک انگلستانی نام کو لکھہ دیجئے کہ آنکے پڑھے جانے مین کچھہ شبہہ نرہے اور بعد انگریزی لکھہ دینے کے یہہ دونون خط واپس کر دیجئے مہربانی ہوگی اور جب یہہ دونون خط آپ کے پاس سے واپس آجائینگے تب مین آپ کے اس آخری خط کا جواب لکھونگا فقط مرقوم ۱۲ جولائی ۱۸۵۴ء الراقم کشیش فنڈر صاحب

ڈاکٹر صاحب کا پانچوان خط

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے آپکا خط مورخہ ۱۲ جولائی سنہ حال کا معہ میرے دو خط اول و سیوم باین غرض کہ مین اون انگریزی نامون کو جو اون خطون

مین مرقوم و مسطور ہوئے ہین انگریزی حروفون مین ہی لکہہ دون پہنچا جناب حسب خواہش آپکے مین اون ناموں کو ایک کاغذ پر لکہہ کر معہ اون دونون خطون کے آپکے پاس بہیجتا ہون امید کہ جناب خط سوم کا بہی خط آخری کے ساتہہ جواب دا کر الراقم ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب

مکرر عرض یہہ ہے کہ شاید کہیں آخری خط مین مارٹلی صاحب کی جا ٹیلر صاحب ہو لکہا گیا ہے اگر ایسا ہوا ہو تو آپ از راہ مہربانی کے اوسے بنا دیجئے فقط مورخہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۸۵۴ عیسوی ◆

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ آپکا خط معہ فہرست اسما انگریزی اور دونو اصل خطونکے پہنچا اب عرض یہہ ہے کہ از راہ مہربانی اون مصنفونکی کتابون کے نام اور اون صفحون کے نشان بہی جنمین آپکے وہ اقوال جنسے آپنے استدلال کیا ہے واقعہ ہین لکہہ بہیجئے کہ بعض انمین غیر مشہور ہین فقط

الراقم بندہ کشیش فنڈر صاحب مرقومہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۸۵۴ ع

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے آپکا خط مورخہ ۱۵ جولائی کا اس استدعا مین اون مصنفونکی کتابون کے نام اور صفحونکے نشان جنکو مین نے سند مین

خط ۱۶ پادری صاحب

خط ۱۷ ڈاکٹر صاحب

پادری صاحب کا ساتواں خط

ذکر کیا ہے لکھ بھیجوں اس وجہ سے کہ بعض اونمین غیر مشہور ہین پہنچا اور
باعث استعجاب عظیم ہوا کیونکہ ابھی چند روز ہوئے کہ آپ اپنے خط مین لکھ چکے ہین
کہ گویا آپ اون سب مصنفون سے خوب واقف ہے اور انکی کتابین آپ کی
نظر سے گذر چکی ہین اور آج وہی لوگ غیر مشہور ہو گئے مگر آپنے پہلے وہ لکھکر
اپنی بےخبری پر پردہ ڈالا تھا اب کی ضرورت بڑی تو پوچھا ہی مصلحت جانا
جو پنہان تھا وہی بر سو عیان ہے یہہ کیسے لنترانی اب کہان ہے بہرحال مجھے
اون مصنفون کے نام سے کہ جنہین آپ غیر مشہور بتلاتے ہین اطلاع دیجئے
مین اونکی کتابونکے نام لکھ بھیجونگا فقط الراقم ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب ۲ جولائی سنہ ۱۸۵۴

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ آپکا خط مورخہ ۲ جولائی سنہ حال کا میرے خط
کے جواب مین پہنچا مضمون معلوم ہوا اے صاحب آپ کسواسطے غیر حق اور بیجا
بات لکھنے سے باز نہین آتے مین نے تو کہین نہین کہا کہ وے سب کتابین میری
نظر سے گذر چکی ہین بلکہ یون لکھا ہے کہ جو آپنے انگریزی کتابون سے انجیل پر ایراد
نکالے ہین کچھ نئی بات نہین ہے کہ گویا صرف آپ ہی کو معلوم (کی نظر مین آئی ہون)
ہوئی ہو اور جو بات اور اعتراض جواب کے لائق تھے دیندار علماء مسیحی نے

اسکے جواب مدت سے بخوبی و درستی دے گئے پس ہماری بات کہان اور اپکا بیان
کہان خیر وہ کتابین میری دیکھی ہوئی ہون یا نہون بات اسپر نہین ہے بلکہ
اسپر ہے کہ جناب میری عرض کے موافق ان سب مصنفون کی کتابین
خواہ وہ مشہور ہون خواہ غیر مشہور جنکے مصنفونکا نام آپنے اپنے خطوطمین ذکر کیا
اور اپنا دلیل بنایا ہے اون سب کتابون کا معہ نشان صفحہ اور کتاب کی جلد کے مطلع
کیجئے کیونکہ مجیب کو مباحثہ کے وقت ایسی درخواست کرنا حق ہے اور اگر معترض اسسے
انکار کریگا تو البتہ مجیب یہہ کہیگا کہ معترض نے ان باتون کو اپنی انکہہ سے نہین
دیکھا بلکہ صرف سنی سنائی بات لکھی ہے اور چونکہ میری درخواست سب کتابونکے
نام کی ہے لہذا ضرور نہین جانا کہ اون مصنفون کی کتابون کا جو میری دانست مین
غیر مشہور ہین نشان کرون اور ایک اور التماس ہے کہ آپ اون کتابونکا نام اور جلد
اور صفحہ کے عدد سب انگریزی خط مین لکھیے جو کچہہ شبہہ نہ پڑے فقط

الراقم مرقوم ۳۰ جولائی سنہ ۱۸۵۴ ع

کشیش فنڈر صاحب

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت
بعد ماوجب کے التماس یہہ ہے آپ کا خط مورخہ ۲۰ جولائی سنہ حال پہنچا کمال
حیرت ہے کہ جناب یہہ کیا سمجہہ کے لکہتے ہین کہ اے صاحب آپ کسواسطے غیر

ڈاکٹر صاحب کا پادری صاحب کو خط

حق اور سچی بات لکھنے سے باز نہین آنے کیلئے کہ آپ کے اِن جملون سے
تو یہہ مین بہی جانتا ہون الخ اور چنانچہ ایکوا و نہین کتاب انگریزی سے خوب
معلوم ہوا ہوگا الخ اور آپ نے ذکر نہین کیا اور آپ کی دریافت مین نہین ہے
الخ کچہہ اور نہین سمجہا جا سکتا مگر یہی کہ آپ یہہ چہپایا چاہتے ہین کہ گویا وے سب
کتابین جنسے مین نے استدلال کیا ہے آپ کی ہی نظر سے گذرین ہین
بلکہ اونسے بہی کچہہ زیادہ چنانچہ تیسرا فقرہ اسی بات پر دلالت کر رہا ہے پس آپکا
یہہ لکہنا کہ مین نے تو کہین نہین کہا کیا بہجا ہے اور آپ جس عبارت کو نقل کر کے
کہتے ہین بلکہ یون لکہا تہا سو اوسے تو مین آپ کی چالاکی و مغالطہ دہی کی بات
مین سمجہتا ہون کیونکہ آپ لکہتے ہین جو بات و اعتراض جواب کے لایق ہے علماء
دینداز مسیحیہ اوسکے جواب مدت سے بخوبی و درستی دے گئے ہین حالانکہ وہ
لوگ جنہین مین نے ذکر کیا ہے خود علماء دینداز مسیحیہ ہیتے اور اون کے کسی نے
جواب بہی نہین دے بلکہ اونکے قولون کو مستند جانکے اور علماء مسیحیہ اپنی کتابون
مین نقل کرتے ہین ذرا البشپ مارش و واٹسن و ہارن و لارڈنر کی کتابونکو
دیکہیے کہ اون لوگون نے اِن مضمون کی شان مین کیا کچہہ لکہا اور اِن کی کتابونکو
کیا مستند کیا ہے اور شرح ڈوالی و رچرڈ منیٹ کو ملاحظہ کیجیے [illegible]

لوگون کی کتابون سے کتنا کچھہ نقل ہوا ہے پس وہ آپکے خیالی علما و دیندار کون
سے ہین جنہون نے اِن لوگون بیکار دمین لکھا ہے تعجب ہے کہ آپ ایسی چالاکی
اور مغالطہ دہی سے باز نہین آتے اور مجھے لکھتے ہین کہ اسے صاحب آپ کسواسطے
غیر حق اور بیجا بات لکھنے سے باز نہین آتے عجب تماشہ ہے اولتے چور کوتوال
کو ڈانڈے قطع نظر اس سے بالفرض اگر یہہ مانا بھی جاوے کہ اوسی عبارت کی
طرف اشارہ ہے گو حقیقت مین ایسا نہین ہے تو بھی کیا مین پوچھتا ہون آپکو
یہہ کیونکہ معلوم ہوا کہ اونکا کسی نے جواب لکھا ہے آیا آپ نے اون کتابون کو
دیکھا ہے یا نہین صورت اول مین تو ہمارا مطلب ثابت اور صورت دوسری مین
کیونکہ بے دیکھے آپنے لکھا کہ اونکے جواب ہوگئے ہین پس شکایت آپکی بیجا و بے موقع
نکلی اور بفرض محال اگر یہہ بھی ہم تسلیم کرلین کہ حقیقت مین یہہ بات بیجا تھی تو
بھی آپکو شکایت کرنی نہین پہنچتی کسلیئے کہ آپ اس سے زیادہ بیجا و غیر حق باتین
لکھہ چکے ہین مثلاً یہہ اور اس مرحلہ سے کہ آپ انکی کتابونکو معقول سمجھتے ہین یہہ شبہہ
ہوتا تھی کہ جناب بھی اونکے زمرے سے ہین حالانکہ مین نے ایسا نہین لکھا تھا جیسا کہ پہلے
خطومین ذکر ہوا یا مثلاً یہہ اور آپنے بے تحقیق و دریافت اوسکی پیروی کرکے اوسکے
قول مان لیئے امید کہ آیندہ جناب منکرین اور بدعتیون کے قول اپنی دلیل نہ بناوینگے الخ

حالانکہ مین نے ایسا کبھی نہین کیا کیونکہ اس تراس شبہا کے اعتراض اوسکے محض قول
ہی نہین بلکہ اوسنے تو بیبل مین جگہہ بتلادین جو چاہے دیکھلے اور باقی مضمون مین
سے بتلائیے کونسا منکر یا بدعتی مخ شاہد ہے یا لو بہتر ہو تو مضایقہ نہین کیونکہ اوسکے کلیہ سے
آپنے مونہہ موڑ لیا ہے دل تو چاہتا ہے کہ اس باب مین کچھہ اور بھی لکھون لیکن
چونکہ اصل مطلب سے دوری ہوئی جاتی اور خط بھی بڑھا جاتا ہے لہذا بر سر مطلب آتا ہون
آپ جو اون کتابون کے نام چاہتے اور کہتے ہین کہ معترض کے ذمہ پر ہے کہ بتلادے اور
مجیب کو پہنچتا ہے کہ پوچھلے سو مجھے اس سے کب انکار تہا مین نے تو صرف اتنا ہی لکہا تہا
کہ جن مضمون کو آپ غیر مشہور بتلاتے ہین اون سے مجھے اطلاع دیجئے مین اونکی
کتابونکے نام لکھہ بھیجونگا لیکن اب جو آپ سب کے نام پوچھتے ہین لہذا مین اون کتابون
کے نام ایک الگ کاغذ پر لکھہ کر اس خط مین ملفوف کرتا ہون امید کہ جناب ازراہ
مہربانی اون مضمون اور اونکی کتابون کے نام سے کہ جنہون نے ان لوگون کے
خصوصاً بوسوبر اور لیافان و ڈاکٹر نبسن و جامعین تفسیر ہنری اور اسکات
وغیرہ کے جواب لکھے ہین اطلاع دیجئے فقط +

الراقم
ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب — مرقومہ ۲۴ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ اون کتابونکا نام جنکو آپ نے کل کے خط کے ساتہہ میرے پاس بہیجا آپ کے اگلے خطون سے مقابلہ کرکے معلوم ہوا کہ ان مصنفون مین سے جنکا ذکر آپنے اپنے خطون مین کیا ہے آدہون کی کتاب کا بہی نام و نشان آپنے نہین لکہا تہا مین نے تو آپسے اون سب مصنفون کی کتابونکے نام کی درخواست کی تہی پس التماس یہہ ہے کہ باقی کتاب کے بہی نام و نشان معہ عدد و صفحہ لکہہ بہیجئے مثلاً ایولٹ بر کجنبیڈر اسٹیلین لیکلرک کوبی سیکا بلس لیسنگ سملر نیمایر ایخورن مارش سونکلیس فانڈرہوف وغیرہا اور ہارن صاحب کی کتاب سے اس قول کا بہی نشان اور صفحہ بتا دیجئے جو آپنے فرمایا ہے کہ ہارن صاحب یون لکہتا ہے کہ جہان مین کسی کتاب کے دو نسخے ایسے مختلف نہین ہین جیسے کوڈکس اسکندریہ نوس اور واٹیکانوس فقط الراقم [illegible] فنڈر صاحب مرقومہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان [illegible] فنڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے آپکا خط مورخہ ۲۰ جولائی سنہ حال کا پہنچا اور باعث استعجاب عظیم ہوا کیونکہ جن لوگون کی بابت آپ یہہ لکہتے ہین انکا

حال انہین کتابون مین بہی کہ جنکا نام مین پہلے لکہہ چکا ہون منقول ہے مثلاً
یکلرک کوپ اور ریکالیس اور لیسنگ اور ہنمیر اور مارش اور اکہارن کا حال
ہارن کی جلد ۴ کے صفحہ ۲۹۵ مین دیکہیے جیسا کہ مین آگے بہی لکہہ چکا ہون پہ
حیرت کی بات ہی کہ آپ نے اوس صفحہ کو تو ملاحظہ نکیا اور مجہے لکہہ بہیجا شاید جلدی
اور گہبراہٹ کے سبب سے نظر اون نامون پر نہ پڑی ہوگی اے صاحب ایسی
اضطرابی تو اچہی نہین ذرا دلمین دہارس باندہیے اور قول ابوالفدا اور استانلن
کا تنلک ہرلڈ مین موجود ہی چنانچہ اوسکا صفحہ بہی مین بتلا چکا ہون اور
برٹسنیڈ اور زوینگلیس کی کتابون کے نشان انگریزی مین لکہہ کر موقوف
کرتا ہون جو وہ کتابین نہ ملین تو ہارن صاحب کی جلد چوتہی کے ۳۰۹ صفحہ
کو اور وارڈ صاحب کے ۳۸ صفحہ کو دیکہہ لیجیے اور قول سملر کیلئے ہارن
صاحب کی دوسری جلد کا ۳۴ صفحہ ملاحظہ کیجیے اور نسخون کے اختلاف
کی بابت اوسی جلد کے ۴۵ صفحہ کو دیکہیے اور وانڈرہوٹ کیلیے بہی اوسی
جلد کا ۳۴ صفحہ ملاحظہ کیجیے اور چار رسالہ گفتگو کے جو آپ نے عنایت کیے سو وہ
حسب خواہش آپکے اون لوگونکو بہیجے گئے چنانچہ ایک تو مولوی رحمت الله
صاحب کو ڈاک پر روانہ ہوا اور دوسرا مولوی امیر الله صاحب مختار راجہ

ناین کو دیا گیا اور تیسرا جواب مولوی محمد مظہر صاحب کو بھیجا لیکن مولوی صاحب
موصوف نے اوسے ایک رقعہ کے ساتھہ واپس کیا لہذا وہ آپکے پاس معہ
اوسی رقعہ کے اس خط کے ہمراہ بھیجا جاتا ہے اور وہ جو مجھے عنایت ہوا تھا
سو اوسے مینے بغور دیکھا آیندہ اوسکا حال مفصل عرض کرونگا ابھی اتنا کہتا ہون
کہ ایسی ہی حرکات کو ہماری اصطلاح مین تحریف کہتے ہین اور کیون نہو جب آپکے ہاتھہ
سے کتب مقدسہ نہ بچین تو اسکی کیا حقیقت ہے اور مناسب یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ پہر ایک جلسہ مقرر ہو اور وہی اشخاص جو اوس جلسہ مین آئے تھے بلائے
جاوین اور اونکے سامنے یہہ رسالہ پیش کرکے پوچھا جاوے کہ آیا یہہ رسالہ
ٹہیک ہے یا وہ جو دہلی مین بعض لوگون نے بعبارت فارسی چھاپا ہے چنانچہ
اسیلئے مینے آج اوسکی کئی ایک جلدین طلب کین ہین اور یہہ حال تو
مین پہلے ہی دیکھہ چکا ہون اور اسیکا مین نے چوتھی خط کے آخر مین اشارہ
کیا تھا لیکن اب زیادہ تعجب اسلئے ہوا ہے کہ اوسپر یہہ لکھا ہے اب پادری
فنڈر صاحب کی معرفت کچھہ تصحیح و تفصیل پاکر دوبارہ چھپنے مین آیا حال آنکہ
اوسمین بہت سے بہتان صریح ہین از انجملہ وہ جو صفحہ ۲ مین دوسری سطر
سے ۸ سطر تک لکھا ہے کیونکہ مولوی صاحب نے تو جسٹن اور اگستاین وغیرہ کی

وہ عبارتین جنمین صاف صاف ہودیونکو تحریف کا الزام دیا ہے پیش کین ہین
لیکن آپ اونمین ایسا ہضم کر گئے کہ کوئی ڈکار بہی نہ لی با جو شروع ہی مین مولوی
صاحب نے میزان حق کی وہ عبارتین کہ جنکی مین نے اپنے پہلے خط مین نقل بہی
کی ہی پیش کر کے کہا تہا کہ یہہ آپکا قران اور مفسرون پر بہتان صریح ہے اور
اوسکے جواب مین آپ سے غلطی کے اقرار بجز کچہہ نہ بن پڑا چنانچہ اوسکو تو آپکے
منشی قمر الدین خانصاحب نے بہی ۱۰ و ۱۷ ر جولائی کے پرچونمین چہاپا ہے
ن باش مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند *

الراقم فقیر محمد وزیر خان — مرقومہ ۲۶ ر جولائی سنہ ۱۸۵۴ ع

مکرر عرض یہہ ہے کہ مین نے لفظ ڈاکٹر صاحب محض اس لئے لکہوایا تہا تا
اسبات سے مطلع ہون کہ آپ خلاف محاورہ اردو کے دستخط لکہوا یا کرتے ہین
لیکن چونکہ اسپر آپ نہ چہپے لہذا کیا ضرور ہے کہ مین وہی بات کیے جاؤن فقط

ڈاکٹر صاحب کا پانچوان خط

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت
بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ کل کے خط مین مینے یہہ عرض کی تہی کہ اوس سوال کے باب مین
جواب نے مجہے عنایت کیا تہا آیندہ اوسکا حال مفصل عرض کرونگا پس
حسب وعدہ آج کچہہ ارادہ تہا کہ گذارش کرون لیکن چونکہ اوسمین

کئی ایک بات کا پہلے استفسار ہو لینا ضرور ہے لہذا مستکلف خدمت ہوتا ہون
امید کہ جناب مہربانی سے اون باتون کا جلدی جواب عنایت فرماوین
اول یہہ کہ جناب ۴۲ صفحہ مین لکھتے ہین ہمارے علماء مثل گریس باخ
اور شولز وغیرہ نے انجیل کے سب قدیم نسخونکو نزدیک اور دور ملکون سے
جمع کرکے بڑی محنت اور دقت سے اونکا مقابلہ کیا اور چھہ سو چوہتر نسخون
مین سے قریب تیس ہزار حروف اور الفاظ کی سہو و غلطی پائی گئی انتہی
اب مجھے اسمین کئی باتین پوچھنی ہین اولاً یہہ کہ جناب یہہ بتلا دین کہ
آیا شولز اور گریسباخ نے الگ الگ نسخونکا مقابلہ کیا ہے یا ملکر اور اون
مین سے کیسے تیس ہزار اختلاف عبارت کے نشان دئے ہین ثانیاً
یہہ کہ آیا شولز اور گریسباخ نے الگ الگ نسخونکا مقابلہ کیا ہے یعنے ہریک نے چھہ سو چوہتر کا یا کسینے کم اور
کسینے زیادہ ثالثاً یہہ کہ یہہ سب نسخہ پورے پورے تھے یا ادہورے یعنے کسی مین صرف کچھہ حصہ تھی اور
کسی مین ایک ہی انجیل اور کسی مین چار انجیلین اور کسی مین خالی پولوس کے نامے اور کسی
مین اعمال تھے رابعاً یہہ کہ لفظ سب سے کیا مراد ہے آیا کوئی نسخہ جہان بہن بغیر مقابلہ
کیا ہوا نہین ہے یا اب بہی ایسے نسخہ باقی ہین خامساً یہہ کہ جناب
نے جس کتاب سے یہہ لکھا ہے اوسکا نام اور صفحہ بتلا دیجئے دوم
یہہ کہ ویریوس ریڈنگ کی کیا تعریف ہے اور اوسمین اور ارّاٹہ مین کیا فرق

ہے جناب جس کتاب سے اوسکا حال لکہین اوس کتاب کا نام اور صفحہ کا نشان بہی بتلاوین
اور اس بات کا بہی لحاظ رکہین کہ جواب مفصل ہو کیونکہ مجمل تو اوس رسالہ مین
بہی مرقوم ہے فقط الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۴ جولائی ۱۲۵۴ء

جناب یادر یصاحب شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت
بعد ما وجب یہ التماس ہے کہ آج خط لکہنے کے وقت ایک بات مجہے فراموش ہو گئی
حال آنکہ اوسکا استفسار ہونا بہی بہت ہی ضرور ہے لہذا تکلیف دیتا ہون کہ مہربانی سے
اوسے بہی بتلا دیجئے اور وہ یہہ ہے کہ جناب صفحہ ۱۰ مین لکھتے ہین مگر زیادہ تحقیق سے
معلوم ہوتا ہے کہ آیات مشتبہ چار پانچ سے زیادہ ہونگی پس جناب اون آیات
مشتبہ کو نشان دیدوین کہ وہ کونسی ہین فقط
الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۴ جولائی ۱۲۵۴ء بعد دوپہر

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب سلامت
بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ آپکا خط پہنچا صفحات محولہ آپ کی کتاب سے مطابق کئے گئے
تو ہارن کی ۴ جلد کے ۲۹۰ صفحہ مین صرف میکالیس کا نام ہے اور ۳۰۰ صفحہ مین جسکو آپ
نے پہلے خط مین نشان کیا مرفاسٹلر اور اکہارن اور مارش کا نام ہے مگر لیکلرک
اور نیمیر کا نام نہین ہے اور پہر ہارن کی دوسری جلد کے ۳۰۹ صفحہ مین وہ نام نہین ہین

آپنے اشارہ کیا اور پہر بیان فرمایا کی اس جلد کے ۸ صفحہ مین نسخون کے اختلاف کے بابت
کچہہ بات نہین ہے اور فاندر صاحب کا بہی ۴۳ صفحہ مین کچہہ ذکر نہین ہے شاید آپکا نسخہ
اور ہو اس حال مین آپ اپنے نسخہ کا نام بتفصیل بتا دیجئے یا ہمارے پاس بہیج دیجئے ہمارا
نسخہ وہی ہے جو لندن مین ۱۸۲۳ء مین چہاپا گیا اور اسکا چہاپا چہاپہ ہے پہر یہہ بہی
عرض ہے کہ مین نے آپ سے اُن سب مصنفونکی کتابکا نام اور عدد صفحہ بتفصیل مانگا تہا نہ
انکے نشان اور کتابون مین اور یہہ جو آپ فرماتے ہین کہ شاید آپنے جلدی اور گہبراہٹ
کے سبب سے صفحہ نہین دیکہا یہہ آپ کی ذہن بیجا تو نہین ہے پہر ایک بات ہے جسکا ذکر
مین نے آگے بہی کیا فقط الراقم مرقومہ ۲۷ جولائی ۱۸۵۴ء
کشیش فندر صاحب

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فاندر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے آپکا خط مورخہ ۲۴ جولائی سنہ حال کا پہنچا حسب
خواہش آپ کے مین کتابین نشان دیکر بہیجتا ہون امید کہ جناب ملاحظہ کرکے واپس
کردین لیکن ایک حوالہ مین نہ معلوم آپنے غلطی کی یا میرے خط مین سہو ہوا کیونکہ میرا
مسودہ تو درست ہے یعنے دوسری جلد کے ۴۰ صفحہ کے بدلے چوتہی جلد ۴۳۰ صفحہ چاہیئے پس اگر
میرے خط مین سہو ہوا ہو تو آپ بنا دیجئے اور وہ جو آپنے لکہا ہے یہہ آپکی ذہن بیجا
تو نہین ہے پہر ایک بات ہے الخ سو اسکا حال تو آپ اپنے دل مین خوب

[illegible]

جانتے ہین کہ مین سکیا بجا لکہا تہا بقول شخصے اپکی صورت ہی گواہی دیتی ہے لیکن آپنے اپنی عادت کے موافق اوس بجا کو بیجا لکہا فقط الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۴ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع

[illegible]

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے کہ بندہ نے ۴ جولائی سنہ حال کو جناب کی خدمتمین دو خط اس استدعا سے بہیجے تہے کہ جناب یہہ بتلادین کہ وہ چار پانچ آیات مشتبہ جنہین آپنے زیادہ تحقیق سے معلوم کیا کونسی ہین اور وہ جو آپنے رسالہ مباحثہ کے ۴۴ صفحہ مین نسخونکے مقابلہ اور سہو کاتبونکی بابت لکہا ہے کہان سے نقل کیا لیکن ہنوز جنابنے اوسکا جواب نہین دیا لہذا امیدوار ہون کہ جلدی اون سوالونکا جواب جو اون خطون مذکورہ مین آپسے کئے گئے ہین ادا کیجئے نہین تو اونکی نسبت بہی وہی گمان جو آپنے خط مورخہ بیسوین جولائی سنہ حال مین کیا ہے کیا جاویگا فقط الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۵ اگست سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

مکرر عرض یہہ ہے کہ جناب یہہ بہی بتلادین کہ اپکے نزدیک آیات مشتبہ کی کیا تعریف ہے آیا یہی مراد ہے کہ وہ آیات بعض نسخ مین پائی جاتی ہین اور بعض مین نہین یا کچہہ اور فقط

[illegible]

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے کہ بندہ نے ۴ جولائی سنہ حال کو آپکی خدمتمین دو خط بہیجے تہے اور اونمین اوس رسالہ مباحثہ کی بابت جو آپ کی کچہہ تصحیح اور تفصیل یا کچہہ

جناب مجھے چند باتین استفسار کرنی ہین مگر جناب نے اونکا کچھہ جواب دیا تب مین نے آپ کو یاد
دلانے کے لیئے ٥ اگست کو ایک اور خط لکھا اوسپر بھی جناب خاموش ہو رہے
اور ہنوز جواب نہ لکھا اس لیئے پھر تکلیف دیتا ہون کہ آپ عنایت کرکے اون سوالونکے
جواب ادا کرین تاکہ جو کچھہ اس رسالہ خصوصاً اوس حصہ کی بابت جو آپنے پیچھے
الحاق کیا مجھے عرض کرنا ہے مفصل گذارش کرون لہذا آپکو لکھتا ہون کہ اگر آپنے
اون سوالون کے جواب ایک ہفتہ کے اندر نہ دیئے تو مین یہہ سمجھونگا کہ جیسا آپ عاجز ہو کر
تیسرے خط کے جواب دینے سے قاصر رہے اور اسلیئے مباحثہ کو ایک عذر پر موقوف کیا
ویسا ہی آپ ان سوالونکے جواب دینے سے بھی عاری ہین اور جو کچھہ آپنے ان رسالہ
کو مین لکھا ہے سب بے سند اور غیر واقع ہے اور یہہ بھی جانیئے کہ جب تک آپ اون
سوالونکے جواب دینگے تب تک ہم بھی اور کچھہ نہ لکھینگے اور یہی خط ہمارا اخیر خط ہوگا پس اگر آپ
کو کچھہ لکھنا منظور ہو تو اول اسی بابت لکھیئے نہ کسی اور بابت فقط الراقم
حقیر محمد وزیرخان مرقومہ ۱۸ اگست سنہ ۵۵ء

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان محمد وزیرخان صاحب سلامت

بعد ما وجب عرض یہہ ہی کہ نامہ سامی مورخہ ۸ رجولائی پہنچا اور بندہ اوسکے
مضمون سے حالی ہوا مگر جائے افسوس ہی کہ جناب نے اس دفعہ غیر حق اور بیجا
باتون پر طعن و بہتان بھی علاوہ کیا ہے اور یہہ نہ صرف مجھپر اور پادری

جواب ۱۰ اکتوبر

صاحبان پر بلکہ جناب متی پر بھی جو حضرت مسیح کا رسول تھا لہذا مناسب یہی تھا
کہ آپکا خط بے جواب واپس دیتا لیکن اورونکی خاطر اور فائدہ کے واسطے
جواب لکھتا ہون اور اُس بہتان سے جسکو آپ نے ہمارے اور اور پادری
صاحبون کے حق مین قلمی فرمایا ہے نہ تو مجکو کچھ نقصان عائد ہوگا نہ اور پادری
صاحبونکو اور صاحبان انصاف قدر دانون کے نزدیک آپ کی عزت کا باعث
بھی نہوگا شاید جناب ایسی ایسی بات اپنے قدر و منزلت کے موافق و مطابق جانتے
تھا نہیں اسمین آپکا اختیار ہے فاما الجواب اول جناب نے سولے اُن چودہ
نام کے جنکا ذکر آپکے پہلے خط مین ہے دوسرے خطوط مین تیس ۳۰ مصنفون کے
نام مسطور کیئے اور اپنا دلیل بنانا چاہا اور ویسا لکھا ہے کہ لوگ گمان کرین کہ آپ نے
اُن سب مصنفونکی کتاب دیکھی اور پڑھی ہین مگر آپ کی ایسی مغالطہ ہی صرف
اُن لوگون کے سامنے کچھ چلے گی کہ اُن مصنفون سے بے خبر ہین مجھے تو اول ہی
سے معلوم تھا کہ آپ اکثر انکی کتابون کو نہ دیکھی پڑھی ہین اور صرف براے نام
انکا ذکر کیا ہے کیونکہ بہتیری جرمنی اور بعض لاتینی زبان مین لکھی ہوئی ہین
اور اُن زبانون سے آپ واقف نہین ہین اور جب مین نے آپ سے اُن
مصنفونکی کتابونکا نام و نشان پوچھا تو آپ آدھون کے بھی نام نہین

بتانے اور آپ کو اقرار کرنا پڑا کہ ہین نے وہ کتاب ملاحظہ نہین کی بلکہ صرف
نام دیکھا اور سنا ہے اور اسطرح میری بات صادق آئی اور مطلب حاصل ہوا
اب آپکا بڑا بول کہان رہا دانا اور منصف خود جانے کہ آپ کی ایسی بات کا کیا
نام رکھنا چاہیے **دوم** آپنے اِس بات مین بھی خلاف کیا کہ آپنے یا سہواً یا
قصداً ایسا لکھا کہ گویا ہم لوگ ہر مصنّف کو معتقد علیہ جانین یا اسکو معتبر جانکے
اسکی ہر ایک بات تسلیم کرین سو ایسا تو نہین چنانچہ آپکو بھی معلوم ہی اور ایک
جگہہ آپنے بھی لکھا ہے کہ ہم محمدی محدثین کا قول صرف اُسوقت قبول کرتے
ہین کہ دلیل عقلی قطعی یا دلیل نقلی قطعی کے خلاف نہو پس جیسے محمدی مصنفین
کے قول بے دلیل قبول نہین کرتے ایسے ہی ہم لوگ بھی لہذا معلوم ہوتا ہے کہ آپنے
صرف اپنے مفاد کے واسطے ایسا لکھا کہ گویا ہم اپنے سب مصنفون کے قول
قبول کرلین اور مان لیوین اور یہہ کہ منکرین سے مثل اسٹراس
وہین وولٹیر وغیرہ کے ہمین کچھہ کام نہین اور کہ انکے اعتراضون کے
جواب ہمارے دیندار علماء سے بخوبی ادا ہوگئے اسکا ذکر ہوچکا اور باقی علما جنکا
ذکر آپنے کیا ہے پس انکا قول صرف اُسوقت دلیل ہوگا خواہ لوطر اور کلوین
بھی ہو جب معلوم ہو کہ کلام اللہ یعنی توریت اور انجیل کے مطابق اور موافق ہے

اور اگر علمی یا تاریخی بات ہی تو اوس حال مین قبول کرینگے کہ معتبر دلیلون سے مثبت ہو
لہذا اول یہہ لازم تھا کہ آپ ہمسے دریافت کرلے کہ فلانے مصنف کی فلانی بات آپکے
نزدیک معقول ہی کہ نہین اسکے بعد ہمارے واسطے دلیل بنا سکتے تھے نہ قبل
ظاہر ہی کہ معترض صرف اسوقت کسی کتاب سے دلیل لا سکتا جب اسکو معلوم
ہوا کہ اوس کتاب کی سب بات مجیب کے معتقد علیہ ہین یہہ ہمارا جواب ہے اون سب
باتونکا جنکو آپنے ہمارے علما کے قول پر اپنے خطون مین لکھا یا اشارہ کیا ہے
اور اس صورت مین کہ آپنے اول اس بات کو ہم سے نہین پوچھا پس آپکی وہ
سب محنت ایک محنت بیفائدہ ہوئی کچھ نہہ کہ آپکو بتانا اور سمجھانا کہ مذکور مضمونکی
فلان بات معقول اور میری معتقد علیہ ہی اور فلان بات نہین ہے یہہ اوسوقت
ہوگی کہ جناب اول انجیل کی حقیقت اور صحت پر مقر ہون اور تعصب خلاف
اور تکرار بیجا اور طعن اور بہتان سے ہاتھ اوٹھا کر طریق حق جوئی پر آوین
وہ جو تکراری ہے تو اوس نے کسواسطے وقت بیفائدہ ضایع کرین اور محمدی
جو لینے قران سے بہی برخلاف انجیل کو غیر حق پالا وجو دکھلاہے تو ظاہر ہے
کہ وہ تکراری ہے اور اوس سے کسواسطے حواریونکی وحی اور الہام کی بات مین
مباحثہ کرین یہہ تو محض بیجا اور لاحاصل بات ہوگی مگر انمونہ جی کی راہ سے

جواب ہی مین وصت پاکر نشان کرونگا اور بتاؤنگا کہ آپنے بہتیری جگہہ قصداً اورون سے
قول خلاف واقع بیان کیے ہین تا اسطرح اپنی دلیل بناوین سوم تم
جنابنے جابجا کہا ہے کہ مینے انجیل کی تحریف کا اقبال کیا ہے اور کہ ہمارے
علماء اور مصححین نے بھی اس بات پر گواہی دی مگر یہہ آپکی ناراست
اور غیر حق باتون مین سے ایک ہی اور بس الغرض مینے کب کہا کہ انجیل
تحریف اور تبدیل ہوئی اور اُسکے مضمون اور مطالب اور ہوگئے یا ہمارے علماء
اور مصححین مین کسنے ایسی بات کہی کیا ہارن یا گریس باخ یا
میکائیلس وغیرہ نے اگر کہین انکا ایسا قول ہو تو آپ بتایئے اور کتاب
اور صفحہ نشان دیجئے بلکہ برعکس اسکے سبکے سب اس بات پر متفق ہین کہ باوجود
سہو کاتبان کے مضمون اور مطالب اور تعلیمات بے کم و بیش اب بھی وہی ہین
جو ہر وقت اور اول ہی سے تھے اور اُنکی انجیل اصل انجیل ہے چنانچہ مباحثہ کے وقت
گریس باخ اور کنیکاٹ اور ترگل صاحب کی گواہی اس بات کے حق مین
آپکو سنائی گئی اور ہارن کی ۲ جلد کے پہلے حصہ کے ۳ باب ۳ فصل کے پہلی دفعہ کے
اخیر مین یون مرقوم ہے کہ سترہ سو برس کے بعد باوجود مختلف فرقہ کہ عیسائیون کے
بیچ تھے اور باوجود دشمنون کی عداوت اور زمانہ کی مخالفت کے انجیل مقدس

اب بھی وہی ہے جو اول مین تھی یعنی قدیم نسخے اور قدیم ترجمے اور قدیم مسیحی
معلمون کی کتابین باوقت تمام مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا ہی کہ انجیل مین نہ کم و
بیش نہ کچھ تغیر و تبدیل ہوئی ہی بلکہ سب نسخون مین وہی اناجیل اربعہ ہے
وہی کتاب اعمال اور وہی نامجات ہین اور سب مین وہی تعلیمات اور وہی احکام
ہین اور میکائیلیس نے بھی اپنی کتاب کی پہلی جلد کے ۶ باب ۵ فصل مین اور دوسری
جلد کے ۴۱۶ اور ۴۱۸ صفحہ مین اس بات پر گواہی دی ہے اور مباحثہ کے وقت
بھی ہماری یہی بات تھی ہان مین ویریوس ریڈنگ یعنی کاتبون کے سہو کا
مقر ہوا چنانچہ رسالہ دینی مباحثہ مین اسکی تفصیل آئی اب اس پر آپ لکھتے ہین
کہ مین نے انجیل کا تحریف قبول کیا مگر یہہ وہی بات ہے کہ مین کہون اس حال مین
کہ آپ قرآن مین اعراب و قرأت کے اختلاف کے مقر ہین پس آپنے قرآن کا
تحریف قبال کیا ہے اور یہہ کہ آپ کہتے ہین کہ انجیل مین اختلاف عبارت اتنے
بہت ہین کہ بالجزم نہین کہہ سکتے کہ یہہ اصل مصنف کی عبارت ہے یا تحریف تو
یہہ صرف آپ ہی کا قول ہے اور بس اور آپ تو یونانی نہین جانتے اور اتنا بھی
ایسا علم نہین رکھتے کہ دو نسخے کیا بلکہ دو آیت بھی اصل زبان مین مقابلہ کر نہین سکتے
پس آپکی بات کو ہمارے مصححین کی مذکورہ گواہی کے سامنے جو زبان دان اور عالم

کامل تھے اور اپنی عمر قدیم نسخون کے مقابلہ کرنے مین صرف کی ہے کیا قدر ہوئی ظاہر
ہے کہ ہر صاحب انصاف اور مرد دانا آپکا قول محض بیجا اور بکمال غرور اور
بے وقوفی جانیگا و بس اگر کوئی شخص جو عربی سے کچھہ بھی واقف ہو کہے کہ اس
صورت سے کہ مین نے سنا اور کسی اُردو کتاب مین دیکھا کہ قران کے اعراب و قرأت
مین اختلاف ہی پس ظاہر ہے کہ بالجزم نہین کہہ سکتے کہ قران کی اصل عبارت باقی
ہی یا سب تحریف ہوئی بلکہ ہر ایک پر صدق اور کذب کا احتمال ہی تو کیا محمدی ایسی
بات کو محض غرور اور بکمال بے وقوفی نہین جانینگے اور نہین کہینگے کہ تو اول عربی سیکھ
اور بعد اُسکے قران کی قرأت کے باب مین بات کر فقط چہارم آپنے بار بار لکھا
کہ مینے انجیل کی تحریف با چند دلیل ثبوت مین پہنچائی تو اسمین اتنا سچ ہے
کہ اسکا دعوی جناب نے بہت جگہہ کیا ہے مگر کوئی اور دلیل نہین لائے صرف
وہی ویریوس ریدنگ جنکی خبر آپکو ہماری کتابون سے ملی ہے اور اُن مین سے
وہ دو آیات انجیل بھی ہین جنکی طرف آپنے اشارہ کیا یعنی پہلے یوحنا کی ۵ باب
کی ۷ و ۸ آیت اور یوحنا کے ۸ باب کی پہلی سے ۱۱ آیت تک جنکو اکثر مصححین
مشتبہ جانتے ہین اور اُسی جگہہ آپ یہہ بھی کہتے ہین کہ ایسی آیات اور بھی بہت
ہین مگر یہہ پھر آپکی غلط باتون مین سے ایک بات ہی اور بس کیونکہ

انکے سوا صرف دو آیات اور ہین جنکی صحت پر شبہ ہے یعنی یوحنا کے ۵ باب
کی ۴ آیت اور اعمال کے ۸ باب کی ۳۷ آیت اور پھر دو مقام ہین جنکی بابت
نہ صحت کا بلکہ صرف مقدم و موخر کا شبہ ہی یعنی رومیون کے ۸ باب کی پہلی آیت
اور ۱۶ باب کی ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ آیت مگر یاد رکھنا چاہئیے کہ اُن چار آیتونکا غیر
صحیح ہونا یقین نہین صرف شبہ ہے کیونکہ وہ آیات سب قدیم نسخون مین نہین
پائی گئی ہین اور فرض کرین کہ فی الحقیقت غیر صحیح ہون تو بھی انکے
مضمون سے ظاہر ہے کہ انکے غیر صحیح ہونے کے سبب نہ انجیل کی کوئی تعلیم نہ
کوئی حکم اور نہ کوئی گذارش بدل گئی ہے اب اگر آپکو ذرا بھی انصاف ہوتا
تو کبھی یہہ بات نہین کہتے کہ اُن ویریوس ریدنگ کے سبب سے انجیل تحریف ہوئی
ہے کیونکہ اُنہین مصححین نے جنہون نے انکو بیان کیا اُن ہی مقامون مین یہہ بھی
کہا چنانچہ مذکور ہوا کہ سب نسخہ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ باوجود اُس تحریف
در حروف اور الفاظ و شبہ در بعض آیات پھر بھی کچھہ ایسی غلطیان ہم نے نہین
پائین جن سے کسی حکم یا کسی تعلیم یا کسی گذارش مین کچھہ خلل آیا یا انجیل کا مضمون
تغیر و تبدیل ہوا ہو اور کیا اُنکی یہہ بات آپنے نہین دیکھی اور انکی اس گواہی سے
اپنے انصاف کی آنکھہ کسواسطے بندکی جناب نے کسواسطے اُسکی تفصیل و بیان پر

لحاظ نکیا جو ہارن کی دوسری جلد کے پہلے حصہ کے ۹ باب مین اور پہر میکالیس
کی پہلی جلد کے ۲ باب ضمین انجیل کے وبرلوس رتنگ کے بیان مین مفصلاً
مذکور و مسطور ہے اور کیا اس بات سے کہ آپنے ان مصححین کے بیان اور گواہی پر
کچھہ بہی توجہ نہین کی آپکا تعصب خلاف اور تکرار بیجا ثابت نہین ہوتا لازم اور
واجب تھا کہ آپ یا تو ہمارے علما کی گواہی انجیل کی صحت اور اصلیت کے حق مین
قبول کرتے یا زبان یونانی سیکہہ کر قدیمی نسخونکو خود مقابلہ کرتے اور اگر مقابلہ
کے بعد آپ بتا سکتے کہ قدیم نسخون کے مطالب اور ہین اب کی انجیل سے مثلاً ان
مین نہ مسیح کی الوہیت اور نہ تثلیث ہے نہ مسیح کی ابنیت اور نہ اسکا کفارہ
وشفاعت کی خبر نہ اسکی موت اور قیامت وغیرہ اُس مین ہے تو آپ کا دعوی
ثابت ہوتا مگر جب تلک آپ نے یہہ امر عمل مین نہین لایا آپکا قول محض ایک
دعوی بلا دلیل ہی اور بس پہر جو آپنے خط مورخہ ۹ جون مین انجیل کے
غیر حق اور غیر الہامی اور مصنوعہ ہونے کی بابت تطویل سے لکھا تو اسکا جواب
یہہ ہے اولاً محمدیون سے مباحثہ اس بات پر نہین ہے کہ انجیل الہام سے
لکھی ہوئی اور حق اور خدا سے ہے کہ نہین اور کسطرح اُسکے صحیفے ایک جلد مین
جمع ہوئے ہین کیونکہ کوئی دیندار محمدی انجیل کا حق اور خدا سے ہونیکا شک

نہین لاسکتا بلکہ صرف اِس بات پر ہے کہ آپ کی انجیل ۔ حق ہے جو محمد صلعم کے وقت مین
تھی یا نہین مگر اِس مطلب سے آپ کے وے اعتراضات کچھ علاقہ نہین رکھتے
ثانیاً وے علما جنکو آپ نے انجیل کے غیر الہام ہونیکے لیئے اپنی دلیل بنایا تو انکے
قول بالفرض آپ نے خلاف نہین سمجھے اور راست بھی نقل کیئے ہون پر تمامی
معتقد علیہ نہین اور نہ یہہ جمہور مسیحی علما کے قول کے مطابق ہی اگر بعض نے
الہام و وحی کے حق مین خلاف واقع بیان کیا ہے تو کیا اس سے ثابت ہوگا
کہ انجیل الہام سے نہین لکھی گئی ہے اور کیا آپنے نہین دیکھا جو ہارن کے پہلی
جلد مین توریت اور انجیل کے الہام و وحی سے لکھے ہونیکی بابت تفصیلاً بیان او
مدلل ہوا ہی اور پھر وہ جو ۴ جلد کے دوسرے حصہ مین اناجیل اربعہ اور مکتوبات
کے حق اور اصل ہونیکے بیان مین مفصلاً مسطور ہے اگر آپ ابواب مذکورہ کو
غور اور انصاف سے دیکھتے اور حق گوئی پر آتے تو یہہ بات کبھی نہ کہتے کہ انجیل غیر
الہامی اور مصنوعی ہے اور پھر یہہ بھی دیکھئے جو بشوب ولیسن کی کتاب اسناد
کی پہلی جلد مین اور پھر بالڈین صاحب کی کتاب اسناد کی پہلی جلد مین اور پھر وہ جو
ڈاکٹر کمنینگ صاحب کی اسناد کی کتاب مین انجیل کے حق اور الہامی ہونیکے بیان
مین مفصلاً لکھا ہوا ہی اور میزان حق کے ۲ باب کی ۷ فصل مین بھی مینے

بیان اور ثابت کیا ہے کہ حواری رسول اور صاحب معجزہ تھے اور الہام اور وحی
انکو پہنچا تھا اور رسالت اور الہام کا دعوی بھی کرتے تھے مگر آپنے اُن سب باتونکو
قصداً اپنی نظر سے ڈالدی ثالثاً پھر آپ لکھتے ہین کہ انجیل عبرانی مین لکھی گئی اور
کئی ایک علما کے نام اِس بات کی دلیل بتلاتے ہین اب یہہ بات اور اُن علما کے نام
آپ نے ہارن صاحب کی ۴ جلد مین دیکھا مگر قصداً خلاف واقع بیان کیا کیونکہ وہ تمام
تو ساری انجیل بلکہ صرف متی اور مرقس اور لوقا کا ذکر ہے اور اُن مصنفونکے
قول کا یہہ بیان ہے کہ کہا شاید متی مرق اور لوقا کے پاس عبرانی مین ایک ایک صحیفہ
تھا جسمین حضرت مسیح کے گذارشات لکھے ہوئے تھے اور انھون نے اُس سے نقل کیا متی
نے بہت اور مرق اور لوقا نے تھوڑی سی نقل کی مگر ہارن صاحب اُسی جگہہ بتاتا اور
مدلل کرتا ہی کہ قول مذکورہ باطل اور اُن علما کی بات قابل تسلیم نہین ہے اور کیا ہارن
صاحب کی یہہ بات آپنے نہین دیکھی پس قصداً ایسا خلاف واقع بیان کرنا یہہ
کیسا انصاف ہے ہان متی کی انجیل کی بابت بعض علما کا یہہ گمان ہی کہ اول عبرانی
مین لکھی ہوئی تھی اور بعد یونانی مین لیکن اکثر علما اس بات پر متفق ہین کہ متی
نے یونانی مین لکھا ہے اسکا بیان ہارن کی ۴ جلد کے ۲۶۲ صفحہ مین دیکھئے رابعاً
پھر اُسی جگہہ آپ لکھتے ہین کہ موافق قول آپ ہی کے علما کے معلوم ہوتا ہے

کہ انجیل لکھی نہین گئی اور اگر لکھی بہی گئی ہو تو مفقود ہی آپ ایسی جھوٹ بات سے جواب
مین کیا کہین اُن علما کا نام اور کتاب جسمین ایسی بات ہے آپ نے کسواسطے مسطور
نہین کیا ہے اور کیا آپ کو لحاظ نہین آیا ایسی بات کہنا اُن سب اسناد اور دلیل
کے روبرو جو مارن صاحب نے اپنی کتاب کی ۴ جلد کے دوسرے حصہ مین انجیل اور
انجیل کے ہریک صحیفہ کے حق اور اصل آئینکے بیان مین مفصلاً منقول کی ہین اور
ضرور آپکے دیکھے ہوئی بھی ہین یہہ البتہ ہی کہ مسیح نے خود اپنے ہی ہاتہہ سے انجیل
نہین لکھی بلکہ اپنے حواریون کے ہاتہہ سے الہام کی راہ سے لکھوائی اور یہہ بھی درست
ہی کہ حواریون کے ہاتہہ سے لکھے ہوئے نسخے اب موجود نہین ہین مگر اس بات کو
ایسا بیان کرنا اور کہنا کہ انجیل لکھی نہین گئی یہہ بعینہ ایسی فاحش جھوٹھہ بات
ہی کہ گویا مین کہون کہ قرآن لکھا نہین گیا اور ہی نہین کسواسطے کہ وے اوراق
اور صحیفے جن پر محمدؐ کے اصحاب نے قرآن کو لکھا تھا مفقود ہین خاص آپ پھر آپ
کہتے ہین کہ چونکہ فرضی انجیلین بہت سی تھین تو اس صورت مین ہرگز یہہ بات
معلوم نہین ہوتی کہ اصل انجیل کے اقوال کتنے کتنے اناجیل اربعہ مین تقسیم آئے
ہونگے مگر یہہ بھی صرف آپکا خلاف بیان ہی اور بس سچ ہی کہ اگلے دنون مین
فرضی یا جعلی انجیلین بہت نہین جنکو ہم لوگ اپوکریفل انجیلین کہتے ہین

اور انکے بعض نام آپ نے ہماری کتابون سے نقل کئے ہین قرآن ہی کی کتابون مین آپ
نے یہہ بھی دیکھا ہوگا کہ وے کتاب کبھی اناجیل اربعہ کے برابر نہین گنی گئین بلکہ اول
ہی سے جمہور علماء مسیحیہ نے انکو غیر حق اور جعلی جانکر رد کیا ہے چنانچہ ہارن صاحب نے
بھی پہلی جلد کے اخیر مین اسکا تفصیلاً بیان کیا ہے صرف بعض بدعتی لوگ
بعض کو اُن مین سے مانتے تھے مگر مسیحی لوگون نے انکو کبھی حق نجانا اور نہ کبھی قبول
کیا اب ایسی کتابون سے جنکو جمہور عیسائی اول ہی سے غیر حق اور جعلی جانتے تھے
گو اُنکے مصنفون نے اُسکا نام انجیل بھی رکھا ہو اصل انجیل کی صحت پر کیا شبہ یا خلل آویگا
لہذا ظاہر ہے کہ آپکا شبہ اور دعوی بیجا اور بے اصل ہے اور ایک ایسی بات ہی کہ کوئی کہے
اس صورت مین کہ بہت حدیثین غیر حق ہین پس قرآنکے واسطے صحت کا شبہ ہے
یا کوئی محمدی کہے کہ غیر معتبر حدیث اور قرآن یکسان ہین ۶ ششم جناب نے آخر خط
کے مرحلۂ دوم مین ایسا لکھا ہی کہ گویا مین نے مسلمانونکو دھوکا دینے کے واسطے
میزان الحق مین کاتبون کے سہو و غلطیان ذکر نہین کین مگر یہہ بھی آپکا قول
اور ایک غیر حق بات ہے کیا آپ کو یاد نہین تہا کہ مین نے ۲۰ صفحہ کے آخر مین لکھا
کہ کتب مقدسہ مین تیرہ سو چودہ سو برس کے عرصہ مین کاتبونکا سہو از
قسم تبدیل اعراب حروف و الفاظ بہت سا وقوع مین آیا مگر اُسی مقام مین

یہہ بھی کہا کہ باوجود ان سب ہونے سبب صحیح مطلب اور مضمون مین موافق
اور مطابق ہین ۔ پھر آپنے میزان الحق سے ہمارے یے الفاظ نکال لیئے کہ اگر محمدی
مسیحیون کی مشہور و معتبر کتابون سے ایسی باتین (یعنی اختلافات قرأت
توریت و انجیل کی بابت نکال لاسکتے تو البتہ انکا یہہ ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف ہوئی
ہین بیجا نہوگا اب دوسرے بات جو ملقہ ہین ہین جناب نے علاوہ کین اور قصداً
جھوٹ لکھی ہین مین تو اِس مقام مین کسی بات سے اُس اختلاف کی طرف جو
قرآن کے اعراب اور قرأت مین واقع ہین اشارہ بھی نہین کیا ہے بلکہ صفحہ ۲۴
سے وہانتک مین نے تفصیلاً شیعی لوگونکی وہ بات ذکر کی ہی جو کہتے ہین کہ عثمان
نے قرآن کو کم کردیا اور بعض آیات اور سورہ اصل قرآن سے نکالین ہین اور
دوسرے بات جو کتاب مشکات سے مسطور کی کہ عثمان نے قرآن کو تصحیح دیکے اور آپ
کا نسخہ مشہور کرکے اگلے نسخون کو سب جلادیا اِس امر کے حق مین مینے کہا کہ اگر
محمدی الخ اب قرآن سے سورہ نکال دینا اور آپکے سب اگلے نسخون کو جلا دینا
اور بات ہی اور اختلاف قرأت اور ہے اور میری اُن باتون کو اختلاف قرأت
کہنا یہہ البتہ قصداً جھوٹھ لکھنا ہے اگر کسی ظالم عیسائی بادشاہ نے انجیل کی بابت
کبھی کوئی ایسا کام کیا ہوتا جیسا عثمان نے کیا تو البتہ ہم پھر اس دعوی کو نہین

کرچکے تو انجیل اپنی اصل پر ہوا اور ظاہر ہے کہ عثمان کے اس امر کے بعد محمدی یہ تحقیق
نہین کہہ سکتے ہین کہ ہمارا اپکا قران اصل قران ہے اگر عثمان صرف سورتون
کی ترتیب اور کرتا جیسا سنی کہتے ہین تو چاہیے تھا کہ اگلے نسخون کو خراب کرتے
تا انکے مقابلہ سے تحریف و تبدیل کا شبہ دور ہو جاتا پس انکے سب کے سب جلا دینے
سے کچھہ اور بات نہین نکلتی مگر یہہ کہ یا تو عثمان نے قران کو فی الواقع کم کردیا ہے
یا یہہ کہ اگلے نسخے ایک دوسرے سے ایسے مختلف تھے کہ معلوم نہوا کہ صحیح کون اور
اصل کون ہے پس اس فرق اور اختلاف کے چھپانے کو سب نسخے جلا دئے فقط
ہفتم آپ کہتے ہین کہ وے کو دکس یعنی انجیل کے وے قدیمی نسخے جنکا
ذکر مین نے کتاب میزان الحق مین کیا محمد سے آگے نہین جیسا مینے لکھا ہے بلکہ محمد سے
پیچھے لکھے ہوئے ہین مگر آپ کی یہہ بات بھی درست نہین اور آپ نے بہر قصد ہارن
صاحب کی کتاب سے خلاف واقع بیان کیا ہے صاحب موصوف نے اپنی کتاب
کی دوسری جلد مین ان قدیم نسخون کا بیان کر کے ذکر کیا کہ بعض علما مثلاً وسے
جنکے نام آپ نے اسکی کتاب سے نقل کیئے یہہ گمان کرتے ہین کہ شاید وے نسخے
ساتوین صدی کے بعد لکھے ہوئے ہون مگر اکثر مصحح ہین چنانچہ ہارن صاحب بھی
اسی مقام مین بتاتا ہے کہ اس بات پر متفق ہین کہ وے نسخے ساتوین صدی سے

آگے یعنی محمد کے وقت سے آگے لکھے گئے ہین مثلاً گریبی شولز ح ویلیٹستین
وویدِ مونتفاسون ہوگ وغیرہ نارن کے مذکورہ مقام کے سوا دیکھئے
بروفیر ہوک کی کتاب کا یہلی جلد ۲۵۲ صفحہ سے ۲۶۳ تک اب ان نامون سے
اپنی انکھ بند کرنا اور قصداً خلاف لکھنا اور بعض کو کل کہنا یہہ کیا انصاف ہے
اور یہہ کہ ان نسخون مین بعض اوراق کھو گئے اور بعض بوسیدہ ہین اور
کاتبونکی غلطی بھی اُن نسخون مین پائی گئی اور کہ کودکس الکسندرینوس کے
جلد مین اور کتاب بھی اُسکے ساتھہ مجلد ہین یہہ سب آپنے نارن صاحب کی
کتاب مین دیکھا کہ اُسکی دوسری جلد مین یہہ بات تفصیلاً بیان ہوئی ہے
اور مجھے بھی آگے سے معلوم تھی اور مینے میزالحق مین صرف خوف تطویل کے واسطے
نہین لکھی مگر اُن باتون سے یہہ کبھی ثابت نہین ہوتا کہ گویا وے نسخے معتبر نہین
جیسا آپ کہتے ہین البتہ ہمارے علما کے قول آپ کی بات ہے کہ علم اور زبان یونانی
سے واقف نہین اور اُن نسخونکو نہ دیکھا نہ پڑہا ہی زیادہ معتبر اور قوی تر
دلیل ہے اُنھون نے تو وے نسخے دقت سے دیکھے اور مقابلہ کئے ہین اور مقابلہ
کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ تعلیمات اور گذارشات اور احکام انجیل جیسے اب ہمکا
انجیل مین ہین ویسے ہی اُن قدیمی نسخون مین بھی ہین اور اس لئے ہے

وے قدیمی نسخے معتبر دلیل ھین کہ وہی انجیل جواب حی محمد کے وقت مین اور
اسکے آگے بہی یہی انجیل تھی اور کبھی کوئی اور انجیل مسیحیون کے بیچ مستعمل نہ تھی
مگر یہی اور یہی بات انجیل کے قدیمی ترجمون سے بہی ثابت اور مدلل ھی مثلاً
سوریانی اور لاطینی کہ دوسری صدی مین اور کوپٹی کہ تیسری صدی مین اور
ارمنی کہ پانچوین صدی مین اصل انجیل یونانی سے ترجمہ ہوئے ھین دیکھئے ہارن
کی دوسری جلد ۶۵ صفحہ سے اور ہوک کے پہلی جلد صفحہ ۲۲ سے ۲۹۳ تک اور
یہہ ترجمہ اُس ایام سے آج تلک سوریانی اور مصری اور ارمنی اور اِتیالیہ
کے عیسائیونکے پاس موجود ہین اور ان ترجمون سے بہی موافق ھین جو ہر
کے پاس ہین پس محمد کے وقت نہ مانیکیون کی اور ابیونیون کی انجیل کہ بدعتی
تھین بلکہ مذکورہ عیسائیونکی انجیل شام اور عربستان اور مصر اور روم مین
مشہور اور مستعمل تھی اور ترجمہ قدیمی نسخون سے موافق اور ابکی انجیل سے
مطابق ہین چنانچہ ہارن اور ہوک وغیرہ کتابونسے بہی معلوم ہے آپ اُن کتابونکو
دیکھ لیجئے اور قدیمی نسخہ بعض انکے تمام انجیل ہین اور بعض مین اناجیل اربعہ
اور بعض مین انجیل کے بعض صحیفے ہین خلاصہ اِن سب دلیل دلایل سے
بالتمام واضح اور مثبت ہے کہ انجیل ہر وقت یہی تھی جواب حی فقط اور اُسی مقام

یعنی اسی دفعہ دوازدہم مین آپ لکہتے ہین کہ ہارن صاحب خود لکہتے ہین کہ
جہان مین کسی کتاب کے دو نسخے ایسے مختلف نہین ہین جیسے کودکس کندینشوس
اور رواطیسکانیوس مگر یہہ غلط ہی اور پہر آپ کی آن باتونمین سے ایک ہے
جو آپ نے قصداً ناراست اور غیر حق نقل کئی ہین ہارن صاحب نے دوسری جلد کے
۱۲۲ صفحہ مین اس بات کو یون لکہا ہی کہ ان دو نسخون کے بیچ مین زیادہ
اختلافات قرأت و نقل کے ہین انجیل کے کسی دو اور قدیمی نسخونکی نسبت پس ہارن
صاحب کا یہہ قول کہان اور آپ کا لکہا ہوا کہان اور ویسا ہی آپ نے لوطراور
کالوین کے قول کو بہی اول تو خلاف سمجہہ لیا اور پہر مبالغہ کر کے خلاف واقع
بیان کیا ہی ہشتم ۸ اسمین جناب نے یہہ کہا کہ الفاظ اہل الکتاب سے یہہ لازم
نہین آتا ہی کہ انکی کتاب محرف ہوئی ہو مگر آپنے سہواً یا قصداً ایسا بیان کیا کہ گویا یہہ ہی
بات صرف انہی الفاظ پر تہی اور حال یہہ کہ ان آیات مین تو یہہ الفاظ بہی ہین کہ
فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَؤُنَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ اور پہر یہہ کہ فَسْئَلُوْا اَهْلَ
الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور پہر یہہ کہ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا
وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ اب ہم نہین جانتے کہ مفسرین نے ان آیات کی کس طرح بیان کیا اور نہ
انکی تفسیر سے ہمارا کچھہ کام ہے کیونکہ مضمون ظاہر و آشکار ہے مگر اتنا جانتا ہون

کہ اگر ان الفاظ مین کچھہ مضمون ہے تو البتہ یہہ ہے کہ اسوقت اہل کتاب کے
پاس یعنی عیسائیون کے پاس ایک کتاب انجیل موجود تھی اور اسوقت وہ
انجیل صحیح بھی تھی اور یہہ کہ اسوقت کوئی اور انجیل عیسائیونکے بیچ مشہور
نہین تھی مگر یہہ جواب بھی اسکا بیان و ثبوت ہو چکا اور آپ بھی ایک جگہہ
کہتے ہین کہ ہم اُس انجیل پر کہ حضرت مسیح کو وحی کی گئی ایمان لاتے ہین
پس آپ اُس انجیل کو ظاہر کیجیے اور بیچ مین لاکر بتائیے کہ یہہ اور انجیل ہے اُس سے
کہ مسیحیون کے بیچ مین ہمیشہ مستعمل تھی اور اب بھی یہہ تو آپ سے برابر ہماری
درخواست تھی مگر ابتک آپ نے اُسکو ظاہر نہین کیا اور اس صورت مین
کہ محمدی اس بات مین لاچار ہین پس ایسے دعوی بیجا اور بے دلیل سے آپ
ہاتھہ اٹھائیے اور انصاف بتر اگر مقر ہو جئے کہ انکی انجیل وہی اصل انجیل ہے فقط
۹ منہم آپ کئی ایک جگہہ کہتے ہین کہ معلوم نہین کہ عیسائی آپ کسکو کہتے
گریک یا رومن کتولک یا نستور یا پروتستنت اب اگرچہ معلوم ہوتا ہے
کہ آپنے محض تکرار کی راہ سے ایسا لکھا ہے تو بھی اورونکی خاطر کے واسطے
اسکا بھی جواب دونگا پس منکرین انکو کہتے ہین جو نہ کلام و الہام نہ وحی اور
نہ نبی اور نہ رسل کو مانتے ہین بلکہ ان سب سے انکار کرتے ہین بدعتی وہی ہے جو بعض

یا اکثر تعلیمات انجیل کو قبول نہین کرتا اور اور بات انپر علاوہ دیتا ہی عیسائی وہی
ہی جو انجیل کی تمام تعلیمات تسلیم کرتا ہے مثلاً وحدت تثلیث مسیح کی الوہیت
اسکی ابنیت اور شفاعت اسکی موت اور قیام و عروج گناہ کی بخشش مسیح کے
کفارہ اور فدیہ کے سبب سے اور روز انصاف و قیامت وغیرہ چنانچہ قانون آ صفحہ
دینیہ مین اختصاراً مذکور ہوا ہے وہ جو اُن سب کو مانتا اور مغز ہی سو ظاہری
عیسائی ہی اور وہ جو انجیل کی سب بات مانتا اور عمل مین بھی لاتا ہے سو
حقیقی عیسائی ہے خواہ گریک یا نسطوری یا ارمنی یا رومن کاتولک یا
پروتستنت اسکا نام ہو اور ہم صرف ان رومن کاتولک اور گریک وغیرہ
کو بت پرست کہتے ہین جو فی الحقیقت صورت اور مورت کو مانتے اور انکی پوجا
کرتے ہین دھم آپ کہتے ہین کہ اگر مینے اُن لوگون کو یعنی (استراس
اور باین اور ولتایر اور اسپینوزہ کو مسیحیہ لکھا تو کیا غضب کیا جواب
کہ یہ غضب آپنے کیا کہ ایک غیر حق اور جھوٹ بات لکھی استراس
باین اور ولتایر تو منکرین مین سے تھے اور اسپینوزہ ایک یہودی تھا
اور اپنی بے ایمانی کے سبب یہودیون کے مجمع سے بھی نکالا گیا ۔ یازدھم
جو جناب مرحلہ ہشتم مین لکھتے ہین کہ جو بیچارہ مُنّی نے نہین کیا وہ بھی آپ

اسکے سر کو پیے دیتے ہین الخ تو یہہ بھی آپکی بیجا اور غیر مناسب باتونمین
سے ایک ہے اور آپ لحاظ بھی نہین کرتے کہ متی کے حق مین جو حضرت مسیح کا
حواری اور رسول تھا ایسے طعان او بہتان لکھتے ہین ایسی بات کا کیا کہون
منصف آپکے ایسے انصاف کی منصفی کرے اور جو آپ نے نسب نامہ کی بابت
میرے جواب مین لکھا سو سب بیجا اور بے مطلب ہے اور معلوم ہوتا ہی کہ آپنے
محض کچھہ کہنے کے واسطے جو قلم مین آیا سو لکھا ہے کیونکہ مینے تو نہین کہا ہی کہ
متی حواری سے غلطی ہوئی یہہ آپ ہی کا انصاف ہے بلکہ مین نے نسب نامہ
کی پانچوین آیت پر اشارہ کرکے کہا کہ اس آیت مین بھی متی نے نام چھوڑ دیے
ہین اور یہہ کہ اخبار الایام مین بھی دہی نام چھوڑ دئے گئے ہین یہہ اسی
ہماری بات کی دلیل ہی کہ توریت مین بھی بعض مقام مین نسب نامے اختصار سے
لکھے ہوئے ہین فقط آپ پھر نسب نامہ کے حق مین لکھتے ہین کہ تماشا یہہ ہے
کہ اس تکلف پر بھی اعتراض نہین اٹھتا کیون کہ اس صورت مین دوسری
قسمت مین جو پہکنا پر ختم ہوئی پندرہ پشت ہو جائینگی الخ اب یہان
بھی آپنے قصداً خلاف کہا تا اپنے اعتراض کی بنیادونکے سامنے کچھہ صورت
بنا ئین کیا آپکو معلوم نہو کہ جب دوسری قسمت داؤد کے نام سے شروع

جیسا مین نے بیان کیا تو اسلی اخیر پشت یعنی چودھوین پشت کو سیاہے
اور یہ کینیا تیسری قسمت کا پہلا پشت ہے اور اس طرح تین قسمت کی پشت
ٹھیک آتی ہین **یازدھم** ۱۲ آپ اپنے خط کے آغاز مین لکھتے ہین کہ
مین نے اس مباحثہ کو شروع کیا ہے مگر یہہ بھی درست نہین ہے کیونکہ مین نے
نو د ہ تین کتاب انگریزی زبان مین صرف آپکے ملاحظہ کے لیئے بھیجی تھین نہ
آپ سے اُن کتابون کا جواب طلب کیا نہ جواب میرا مقصد اور مطلب تھا
بلکہ آپ نے کتابون کو واپس دینے کے وقت انکے ساتھ اپنا پہلا خط بھیجا
اور جواب طلب کر کے مباحثہ شروع کیا + پھر آپ کی ایک اور غیر حق بات
ذکر کر کے اس جواب کو ختم کرونگا اور وہ یہہ ہے کہ آپ پہلے خط مین لکھتے
ہین کہ مین نے صاحب استغفار کا جواب ہنوز نہین دیا یہہ تعجب کی بات ہے
کیا آپ نے اسکا جواب ہماری کتاب حل الاشکال مین صفحہ ۹۹ سے ۱۶۰
تک نہین دیکھا اور آپ کو یاد نہین ہے کہ اب سات برس ہی کہ وہ کتاب
طبع مین آئی ہے فقط خلاصہ آپکے خطونکا جواب ادا ہوا اور جناب
کی غیر حق اور بیجا باتونکا بیان اور ثبوت کہ جسکا طلب آپنے کیا ہے یہہ بھی عمل
مین آیا ہو اگرچہ مین مستقاً آپ کے سب غیر حق اور بیجا باتون کا بیان نہین کیا

اتنا جو لکھا گیا کافی اور وافی ہے کہ منصف اور دانا پر آپ کا انصاف اور
حق گوئی ظاہر و عیان ہوئی اور اگرچہ مین نے اس جواب کو کچھہ سختی آمیز
لکھا تو یہہ خوشی یا عداوت کی راہ سے نہین بلکہ ایسی سختی آپ نے مجھہ پر لازم
کی ہے فقط فی الجملہ الصاحب اگر آپکے گوشہ دل مین محبت اور دوستی کی
بات کے واسطے کچھہ جگہہ ہو اور آپ ایسی بات کو طعن نہ سمجھین تو محبت کی راہ
سے یہہ بھی مجھے کہنے دیجیئے کہ انجیل مقدس کو حق جوئی کی راہ سے غور و تفکر سے
پڑھیئے اور اگر حواریون کا کلام آپ کو فی الحال ناگوار معلوم دیتا ہے
تو اُس پر جو خاص حضرت مسیح کا قول ہے خوبی و درستی سے متوجہ
ہوجیئے اور خدا سے دعا مانگیئے کہ آپ کو حق کی طرف ہدایت کرے تو بیشک
بفضل الہی رفتہ رفتہ تمام انجیل کی فضیلت اور اسکے نجات بخش مضمون
آپ پر بھی روشن ہونگے اور مسیح کی شفاعت اور الوہیت کو قبول کرکے
اور اس پر ایمان لاکر اسکی نجات کے فیض سے مشرف ہونگے یہی اس بندہ
کی دلی دعا اور التجا ہے درگاہ الہی سے اُس جناب کے حق مین ٭ آمین

الراقم
کشیش فانڈر صاحب ۱۴ اگست سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

مگر انکہ آپ نے جو میرے پہلے خط کی نقل مانگی تہی سو اُسکا مسودہ اگر ہوتا تو مین خوشی سے بھیجتا مگر اُسکا مسودہ مین نے نہین کیا تہا منشی کو زبانی مطلب بتاکر خط لکھوا دیا تہا اب اسکی نقل کہان سے ہو مین اسمین معذور ہون

چونکہ پادری صاحب نے باوجودیکہ ایسا بڑا خط لکھا لیکن اوس عبارت کی جو اونہون نے رسالہ مباحثہ کے ۲۲ صفحہ مین لکھی ہے اور جسکی بابت اونسے کئی بار استفسار بہی کیا گیا سند نہ بتلائی تو ڈاکٹر صاحب نے ۱۰ تاریخ کو خاص اوسی کی نسبت ایک خط لکھا وہ یہہ ہے جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے کہ آپنے آیات متشابہ کو تو نشان دیا لیکن آپ نے میرے اون سوالون کے جواب جو مین نے خط مرقومہ ۲۷ جولائی مین آپ سے اوس عبارت کی بابت جو آپنے رسالہ مباحثہ کے ۲۲ صفحہ مین لکہی ہے کیے تہے نہین لکہے لہذا امیدوار ہون کہ جناب اونکا جلدی جواب عنایت فرماوین تاکہ مجہے آپ کے خط مورخہ ۱۴ اگست کے جواب دینے مین دیر نہو لیکن اوسکے جواب مین اس بات کا ضرور لحاظ کیجئے گا کہ دیر نوس رینٹنگ کی تعریف کسی معتبر کتاب سے نقل ہو نہ یہہ کہ آپ کہدین کہ اوسکے سہو کاتب معنی ہین کیونکہ مین یہہ نہین پوچہتا ہون کہ آپ اوسکا کیا ترجمہ کرتے ہین بلکہ مین اوسکی تعریف

ڈاکٹر صاحب کا مع عنوان خط

پوچھتا ہون فقط   الراقم حقیر محمد وزیر خان   محررہ ۱۰ اگست

اس خط کو پادری صاحب نے اپنے خط مین ملفوف کرکے ۱۹ تاریخ واپس کیا اور
مراسلات موقوف کئے اور سپر ڈاکٹر صاحب نے بہی پادری صاحب کے اخیر خط کی نقل
رکہکر اصل خط کو اپنے خط مین ملفوف کرکے واپس کردیا وہ دونو خط جانبین کے
یہہ ہین +   پادری فانڈر صاحب ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب سے عرض کرتا ہے
کہ مین نے اپنے اخیر خط مین اسبات کا اشارہ کیا اور اب صاف لکہتا ہون کہ اوس
صاحب سے نہ اور کوئی خط قبول کرونگا نہ اونکو لکہہ بہیجونگا کیونکہ صاحب موصوف
غیر مناسب اور بیجا بات لکہنے سے دست بردار نہین ہوئے بلکہ طعن وبہتان بہی
علاوہ کیا پس اسکے لایق نہ ٹہرے کہ آیندہ اونسے رسم خط کتابت جاری
و برقرار رہے لہذا اونکا خط بے کہولے اور بے پڑہے واپس دیتا ہون اور صاحب
ممدوح یہہ خط میرے پاس نہ بہیجین کہ مین قبول نہ کرونگا جو اون صاحب
کے خطوط کا ضروری جواب تہا سو میرے اخیر خط مین ادا ہوا ہے اور اگر وہ صاحب
چاہین کہ اور کچہہ لکہین تو لکہہ کر چہپوا دین اور اگر جواب کے لایق ہوگا تو مین
بہی چہاپے کی راہ سے جواب دونگا فقط

پادری صاحب کے انگریزی دستخط   مرقومہ ۱۲ اگست سنہ ۱۸۵۴ع

[illegible]

ڈاکٹر صاحب کا جواب و جوان خط

سب اسسٹنٹ سرجن محمد وزیر خان پادری فنڈر صاحب سے عرض کرتا ہے کہ اوسنے تو کبھی کوئی بات بیجا یا نامناسب اول نہین لکھی بلکہ صرف چند نہین ایک عبارت کی بابت استفسار کی تہین اور نہ کبھی اوسنے اپنی طرف سے کسی سخت بات کے لکھنے مین تقدم کیا ہان جب پادری فنڈر صاحب نے بیجا اور غیر مناسب بات کا لکھنا شروع کیا تب اوسنے بہی لاچار ہوکر کچھہ سختی اختیار کی چنانچہ یہہ بات طرفین کے خطوط سے ہر شخص پر خوب روشن ہوگی اور حق یہہ ہے کہ وہ عبارت مذکور جو پادری فانڈر صاحب نے رسالہ مباحثہ کے ۴۲ صفحہ مین لکھی ہے بے سند اور غیر واقع لہذا اونکے پاس اب کوئی جواب نہین ہے اسلیئے یہہ حیلہ نکال کر گفتگو کو موقوف کیا ہے پس جواب دینے سے عاری ہونا اور اوسکے دفع کے لیئے ایک حیلہ نکال کے خط کو واپس کرنا اس سب اسسٹنٹ سرجن محمد وزیر خان نے بڑا انسلٹ سمجھا ہے گو یہہ حیلہ سازی بہی پادری فانڈر صاحب کی کچھہ کارگر نہو گی کیونکہ ہر دانشمند اب بہی سمجھہ لیگا کہ وہ صاحب موصوف جب سب طرف سے بند ہوا اور اوسے کوئی جواب نہ سوجھا تو لاچار ہوکر اس آڑ مین آچھپا اور اپنا پیچھا چھوڑا یا پس اس صورت مین سب اسسٹنٹ سرجن محمد وزیر خان بہی اون صاحب کا خط واپس کرتا ہے

اور لکہتا ہے کہ وہ صاحب بہی آپ اوسے کوئی اور خط نہ لکہے اور نہ وہ اوس صاحب کو کچہہ لکہیگا کیونکہ اوس صاحب نے داب مناظرہ اور پہلے آدمیون کی رسم کے خلاف کیا لہذا ایسا نہ ہو کہ کوئی بہلا آدمی اوسے کچہہ لکہے یا اوس سے کچہہ بات کرے فقط مرقومہ ۱۰ اگست ۱۸۵۴ء ڈاکٹر صاحب کے انگریزی دستخط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ پادری فنڈر صاحب نے ایک لوچ وجہہ کی بناء پر مباحثہ کو موقوف کیا اور میرے خطوط مورخہ ۲ جولائی اور ۵ و ۱۴ اگست کے جواب مین جنمین یہہ استفسار کیا گیا تہا کہ آپ نے جو رسالہ مباحثہ کے ۴۲ صفحہ مین یہہ عبارت لکہی ہے

کہ ہمارے علماء مثل گریس باخ اور شولز وغیرہ نے انجیل کے سب قدیم نسخون کو نزدیک اور دور ملکون سے جمع کر کے بڑی محنت و دقت سے انکا مقابلہ کیا اور چہہ سو چودہ نسخون مین قریب تیس ہزار حروف اور الفاظ کی سہو اور غلطی پائی گئی فقط

اسکی سند یعنی نام کتاب اور نشان صفحہ بتلا دیجیے کہ آپ نے کہان سے یہہ عبارت نقل کی ہے پادری صاحب نے کچہہ نہ لکہا بلکہ جب مین نے ۵ اگست کو اور ایک خط بتاکید طلب جواب خط مرسلہ ۲ جولائی بہیجا تو پادری صاحب نے خط کو واپس کر کے یون لکہہ بہیجا کہ اگر اس صاحب کو یعنی مجہے انکے خط مرقومہ ۱۴ اگست کے جواب مین کچہہ لکہنا ہیں

[illegible]

منظور ہو تو اوسکو لکھہ کر چھپوا دون لہذا حسب خواہش پادریصاحب کے مین ایسا ہی کرتا ہون اور اُنکی باتون کا جواب لکھہ کر سامعین اور ناظرین سے انصاف چاہتا ہون لیکن جواب لکھنے سے پہلے کئی باتونکا اظہار مناسب معلوم ہوا لہذا پہلے اُنہین ذکر کرتا ہون مخفی نرہے کہ پادریصاحب اپنے اخیر خط مین مباحثہ کو موقوف کرنیکی وجہہ یون مرقوم کرتے ہین کہ کیونکہ صاحب موصوف (یعنی مین) غیر حق اور بیجا بات الخ حال آنکہ پادریصاحب کا یہہ لکھنا خود سراسر غیر حق اور بیجا ہے کیونکہ مین نے اس قسم کی باتین ابتداءً کبھی نہین لکھین اور نہ کبھی طعن وبہتان کے الفاظکو روا رکھا ہان جب پادری صاحب نے بیجا اور نامعقول باتین لکھنی شروع کین اور مغالطہ دہی اور چالاکی کا شیوہ اختیار کیا تب مین نے بھی لاچار ہوکر اس امر مین کچھہ لکھنا ضرور جانا اور بضرورت فی الجملہ سختی اختیار کی اور مین اوسمین معذور تھا کیونکہ پادریصاحب نے اِس ڈھب کی باتین کرنی مجھپر واجب ولازم کردین اب مین پادریصاحب کی غیر حق اور نامعقول باتون مین سے کئی ایک کا ذکر کرتا ہون اور امیدوار ہون کہ ہر ملت اور مذہب کے صاحبان انصاف علی الخصوص وے عیسائی لوگ جنکے دلمین کچھہ خوف خدا بھی ہو وے تعصب کو کنارے رکھکر پادریصاحب

ئی باتون اور میری باتون کو میزان انصاف مین تولین اور دیکھین کہ
کونسا پلہ بہاری ہے اور درشتی اور سخت کلامی کا بادی ہم دونون مین
سے کون ہوا ہے اولاً یہہ کہ پادری صاحب نے باوصف عدم اتحاد سابقہ
اور باوجود اسکے کہ میرے اور انکے درمیان کبھی رسم مراسلت بھی نہ تھی
دفعتاً بے باکانہ ایک خط کے ذریعہ تین جلد انگریزی کتابین میرے پاس
بھیجدین جنکے مصنفون نے اپنا مُنہہ کالا کرنے اور اپنی عاقبت بگاڑنے اور
اپنی قبر مین انگارے بھرنے کے لئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن
مجید اور حدیث شریف کی نسبت کلمات نامناسب اور اتہامات بیجا اور بہتانہاے
ناروا لکھے ہین پس اب صاحبان انصاف دیکھین کہ یہہ کیسی بیجا بات ہے
اور درشتی اور سخت کلامی کسنے شروع کی ہے کیونکہ بہ ظاہر ہے کہ کسی شخص کو
زبان سے بُرا کہنا یا کچھہ لکھکر اُسکے پاس بھیجدینا برابر ہے سو پادری صاحب
کا اُن کتابون کو میرے پاس بھیجنا بمنزلہ اسکے تہا کہ گویا اُنہون نے میرے
سامنے سرور کائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات کی خدمت مین گستاخی اور
بے ادبی کی اس جہت سے میرے لئے جائز بلکہ واجب تہا کہ جو چاہون
سو کہون اور جو کچہہ دل مین آوے لکھون لیکن مین نے پادری صاحب کی

اِس حرکت کو بار ادمی لوگون کی سی بات سمجھکر اور عموماً پادریون کی عادت
اور انکی خلقت اور جبلت کا مقتضا جانکر طرح دیگی اور اپنی چھاتی پر پتھر رکھکر
چپ ہو رہا ثانیاً یہہ کہ پادری صاحب میرے اِس اغماز اور طرح دینے
پر بھی متنبہ نہ ہوئے اور شاید یہہ جی مین سمجھے کہ مین آپسے دب گیا اور آنکی
نالائق باتون کا متحمل ہوکر اُن ناشنیدنی باتون پر راضی ہوا اسواسطے انہون نے
زیادہ جرأت پائی اور رسم و عادت کے خلاف دوسرے خط مین میری نسبت
ایسے کلمات لکھے جنسے یہہ مفہوم ہوتا تہا کہ گویا مین دہریون کے زمرہ مین ہون
اور یہہ نہ صرف میری نسبت لکھا بلکہ اور اہل اسلام پر بھی بہتان باندہکر کہا کہ
چنانچہ ملت اسلامیہ مین بہت لوگ ہیں کہ ظاہر مین محمدی اور باطن
مین دہریہ ہین علیٰ ہذا القیاس چوتھے خط مین مجھکو استراس صاحب کا پیرو
قرار دیا اور خط اخیر مین تو انہون نے کربلا اور یہودیہ کے چیلہ بنکر جو جو دل
مین آیا خوب ہی فرمایا پس اب مین عموماً سب صاحبان خصوصاً عیسائیان
با انصاف سے دادخواہ ہون کہ تعصب اور طرفداری سے باز آکر طرفین
کی باتون کو ملاحظہ فرماوین اور انصاف کرین کہ پادری صاحب کی حرکتین
اور باتین غیر حق اور بیجا ہین یا میری **قولہ** (دفعہ اول) جناب نے سوا اسکے

ان چودہ نام ہے الخ اقول پادری صاحب کی یہہ مونہہ زوری اسوقت
درست ہوتی اور انکا وہ طعن وتشنیع حسب بجا ٹھہرتا کہ حقیقت میں مین نے
ایسا لکھا ہوتا کہ وہ سب کتابین مین نے پڑہی ہیں بلکہ مین نے تو پہلے ہی
جب پادری صاحب نے اُن کتابون کے نام اور صفحات پوچھے صاف صاف
لکھہ بھیجا کہ مین نے فلان فلان کتاب سے نقل کیا ہے لہذا ہارن اور وارڈ
اور کاتہلک ہرلڈ اور واٹسن وغیرہ کی کتابون کے صفحے بتلا دئے پر اُن کتابون
کے صفحات جنکے اوپر ان مصنفون کی کتاب مین حوالہ دیا گیا ہے نہ لکھے حالانکہ
کتب محول الیہ کے صفحات اور جلد وغیرہ کا نشان بصراحت تمام ان کتابون مین
موجود تھا مگر مین نے اِس جہت سے کہ وہ کتابین میری نظر سے نہ گذری
نہیں انکے صفحات وغیرہ کا نشان دینا اپنے شیوہ کے خلاف سمجھا اگر مجھکو بھی پادری
صاحبون کی طرح مغالطہ دہی منظور ہوتی تو کون مانع تھا کہ مین بے تکلف
انکے صفحون کا نشان بتلا دیتا لیکن یہہ طریقہ صاحبان پادری ہی کو مبارک
رہے معہذا پادری صاحب کا یہہ لکھنا کہ مین آدہون کے بہی نام نہ بتلا سکا
ایک دروغ بے فروغ اور محض بہتان صریح ہے پس باقی رہا یہہ طعن کہ مین
یونانی اور لاطینی اور جرمنی زبانون سے آگاہ نہین ہون سو اول تو یہہ

نقض کسی طرح پادریصاحب کے کارآمد اور مفید نہین ہے کیونکہ مقصود
اصلی تو یہہ ہے کہ جو کچھہ اعتراضات مین نے مصنفان مذکورہ بالا کی کتابون
سے نقل کئے ہین صحیح ہین یا غیر صحیح اگر صحیح ہین تو فہو المراد اور اگر غیر صحیح ہین
تو پادری صاحب اُسکو ثابت کرین صرف زبان سے ثابت نہین کرنا لاحاصل
محض ہے اسکے سوا مین حیران ہون کہ پادری صاحب نے کس دلیل سے یہہ
جانا کہ مین ان زبانون سے واقف نہین ہون شاید روح القدس نے
اونپر او ترکر اونہین کہدیا ہو پر افسوس اوسمین بھی سہو ہوا لیکن یہ معلوم
کس سے آور ہر چند اپنی زبان سے فخریہ کلمات کہنے معیوب ہین اور مجھکو ہرگز پسند
نہین آتا کہ ایسی بات زبان پر لاؤن جس سے میری علمیت اور استعداد کا
اظہار ہو لیکن پادریصاحب کی بڑہ بولیان سب کچھہ کرواتی ہین لہذا مین
پادری صاحب کے مقابلہ مین بلاچاری کہتا ہون کہ مین اُنکی عربی دانی سے
لاطینی اور یونانی اور عبرانی بمدارج بہتر جانتا ہون کیونکہ پادری صاحب کی
عربی دانی تو اُس مجمع عام مین جسمین ہزارہا آدمی فراہم تھے مجھپر اور سب
حاضرین جلسہ پر کھل گئی کہ پادریصاحب قران شریف کی وہ آیت جسکو اُنہون
نے اُس کتاب مین جسے اپنی تصنیف قرار دیتے ہین داخل کر رکھا ہے

نہ پڑھ سکے حتی کہ قاضی القضاۃ صاحب نے عین جلسہ مین انکو ٹوکا اور فرمایا
کہ آپ عربی عبارت نہ پڑھئے صرف ترجمہ ہی پر اکتفا کیجئے کیونکہ لفظ کے بدلنے
سے معنی بدل جاتے ہین اور پادریصاحب کو مجبوری اقرار کرنا پڑا کہ مجھے معاف
رکھئے کہ میری زبان کا قصور ہے باینہمہ اگر پادریصاحب کو اپنی عربی دانی کا دعوی
ہو اور میرے اس کہنے پر کچھ اعتراض و شک رکھتے ہون تو پھر ایک مجمع عام قرار
دیوین اور اُس مجمع مین میرے سامنے کتب عربیہ پڑھ سناوین اور جو پادریصاحب
چاہئین گے تو مین بھی اون زبانون کی کتابین پڑھ دونگا رہی زبان جرمنی
سو اُسکے نجاننے سے کسی طرح مضرت نہین ہے اور مباحثہ کی باتون مین اُس سے
فتور نہین آتا کیونکہ مباحثہ کچھ اس بات پر موقوف نہین ہے کہ آدمی ساری دنیا
کی زبانون سے آگاہ ہووے اور اگر پادری صاحب کے عندیہ مین ساری زبانونکا
جاننا بھی شرط ہے تو خود بھی ذرا خدا سے ڈر کر سوچین اور گریبان مین منہ ڈالین
کہ آپ کس کس زبان سے آگاہ ہین ہم کہتے ہین کہ پادریصاحب ترکی اور
سریانی اور کاپٹک اور سہیڈک وغیرہ زبانون سے آگاہ نہین ہین بلکہ گمان
یہہ ہے کہ شاید عبرانی بھی نہین جانتے بس اب منصف لوگ انصاف کرین کہ زبان
دانی اور مباحثہ سے کیا نسبت ہے قطع نظر اس سے اکثر جرمنی کتابون کا

انگریزی کا ترجمہ بھی ہو گیا ہے خصوصاً اون مصنفونکی کتابونکا جنکا مین نے ذکر
کیا ہے لہذا پادری صاحب کا وہ سب طعن و تشنیع محض ایک امر لغو ہو گیا
قولہ دفعہ دوم آپ نے اس بات مین بھی خلاف کیا الخ۔ اقول اول تو پادری
صاحب کا یہہ قاعدہ کہ پہلے معترض مجیب سے دریافت کرے کہ کونسی مصنف کی
کونسی بات اسکی معتقد علیہ ہے اور کونسی نہین ایک عجیب قاعدہ ہے کہ امر مباحثہ
مین اوسکا جاری ہونا منجملہ محالات معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہر دین مین لاکھون
کتابین لکھی گئی ہین سو ہر کتاب کی باتونکو چھانٹنے اور انکی ایک ایک بات کی نسبت
اعتقاد اور عدم اعتقاد کا حال دریافت کرنے کے لیئے ایک عمر نوح چاہئے دوم
اگر بالفرض یہہ قاعدہ تسلیم بھی کیا جاوے تو ہر شخص جس بات کو اپنی خواہش کے
موافق دیکھیگا اسکو مانیگا اور جو اسکی مرضی کے خلاف ہوگی اس سے انکار کریگا
اسصورتمین ہر شخص مجتہد ٹھہریگا اور ممکن نہین کہ کسی شخص کی کسی شخص پر
حجت تمام ہو سیوم اس قاعدہ کے جاری کرنے کے لیئے یہہ بھی لازم ہوگا کہ ہر آدمی
ہر زبان سے واقف ہو کیونکہ ہر دین کی کتابین مختلف زبانون مین تصنیف ہوئی
ہین مثلاً کتب اسلامیہ اردو فارسی عربی ترکی پنجابی و پشتو وغیرہ مین اور کتب
مسیحیہ عبرانی یونانی لاطینی ایٹالیہ جرمنی فرانسیسی انگریزی وغیرہ مین پس

باتونکا جاننا بھی محالات سے ہے چہارم قطع نظر ان سب باتون سے ہم یہ پوچھتے ہین کہ پادریصاحب نے جو میزان الحق مین بہت سی باتین ہماری کتابون سے نقل کرکے اُن پر اعتراض کیا ہے کیا اُنہون نے ہم محمدیون سے پوچھہ لیا تہا کہ کونسی بات تمہاری معتقد علیہ ہے اور کسبات کو تم نہین مانتے اور کونسے مصنف کی کونسی بات پر تم اعتقاد رکھتے ہو اور کون سی بات پر نہین لیکن پادری صاحب نے ایسا نہین کیا پس اُنکی سب محنت ایک بیفایدہ ہوئی سچ یہہ کہ پادریصاحب کو بتلانا اور سمجہانا کہ کونسے مصنف کی کونسی بات ہماری معتقد علیہ ہے اور کونسی نہین یہہ اُسوقت ہوگا جبکہ پادریصاحب قران شریف کی حقیت کے مقر ہون اور انحضرت صلعم کو نبی برحق جانین اور تعصب خلاف اور تکرار بیجا اور طعن اور بہتان سے ہاتہہ اوٹہا کر طریق حق جوئی پر آوین اسیطرح ہندو مشنیری لوگون کے مقابلہ مین بھی کہہ سکتے ہین کہ جو کچھہ تمنے ہماری کتابون سے نقل کرکے اُسپر اعتراض کیا ہے کیا تمنے ہمسے پوچھہ لیا تہا کہ کونسے مصنف کی کونسی بات ہم مانتے ہین اور کونسی نہین لیکن ہرگاہ تمنے ایسا نہین کیا تو تمہاری سب محنت ایک بیفایدہ ہوئی سچ یہہ کہ تمکو بتلانا اور سمجہانا کہ کونسے مصنف کی کون سی بات ہماری

معتقد علیہ ہے اور کونسی نہین یہہ اسوقت ہو گا جبکہ تم کرشن کو سچا اوتار جانو
اور ہمارے بید کی حقیت کے مقر ہوا در پارسی بہی ایسی ہی کچہہ گفتگو کرینگے الحاصل
پادری صاحب کے اِس کلیہ سے یہہ بات لازم آتی ہے کہ کسی ملت و مذہب کا
آدمی دوسری ملت والے پر کسی طرح کا اعتراض نکر سکے گا کیونکہ طرف مقابل
اوسی وقت کہیگا کہ کیا تمنے ہمسے پوچہہ لیا تہا کہ یہہ بات ہماری معتقد علیہ سے
کہ نہین لہذا آگے پھر کوئی جواب نہوگا سو اِس صورت مین ہمارا تو کچہہ نقصان
نہین ہوتا اور نہ کسی ملت و مذہب والے کا کچھہ بگڑتا ہے مگر صاحبان پادری
کی البتہ خرابی و بربادی نظر آتی ہے کیونکہ اگر صاحبان سوسیٹی کے ذہن مین
یہہ بات جم گئی تو پہر پادری لوگ کوڑی کوڑیکو مارے پھرینگے کیلئے ارباب
کمیٹی ہرگز اسبات کو روا نرکھینگے کہ لاحاصل اور بیفایدہ محض ہزارہا روپیہ
خرچ کرکے کتابین چہپوا وین اور مشنری لوگون کو بڑی بڑی تنخواہین
دیکر نوکر رکھین پادری صاحب نے غضب کیا اپنے پانومین آپ کلہاڑی ماری
اور بے سوچے ایک بات مونہہ سے نکال بیٹہے اور یہہ نہ سمجہے کہ اب کہنا اپنے
ہی حق مین کانٹے بونا ہے ای صاحبو ذرا انصاف سے بولو کہ اگر کوئی
دوسرا شخص ایسی لغو اور بیہودہ بات زبان پر لاتا تو کیا تم سب صاحب

تا یہہ نہ کہتے کہ یہہ مذبان بکتا ہے اسے مالیخولیا ہو گیا ہے پر پادریصاحب کی
نسبت تو ایسا کیونکر کہہ سکتے ہین کیلئے کہ پادری صاحب تو اپنے تیئن بڑا
عالم و عاقل سمجھتے ہین پس معلوم ہوتا ہے کہ جب پادری صاحب کو اور کوئی جواب
نہ آیا اور دیکھا کہ الزام کہا نا پڑا تو لاچار ہو کر ایسا جواب دیکر پیچھا چھوڑا یا لیکن
افسوس صد افسوس کہ یہہ نہ سمجھے کہ اسمین تو اور بڑا نقصان ہے **قولہ**

اور محمدی جو اپنے قرآن سے بہی برخلاف انجیل کو غیرحق بالا وجود کہتا ہے
الخ **اقول** پادریصاحب کے ان اقوال سے دو باتین لازم آتی ہین ایک تو یہہ کہ
شاید پادریصاحب میرے تیسرے خط مورخہ ۹ جون اور چوتھے خط مورخہ ۸ ہر
جولائی کو بالکل نہین سمجھے اور یا یہہ کہ جان بوجھہ کر محض چالاکی اور مغالطہ دہی
کی راہ سے ایسا کچھہ لکھتے ہین اگر پہلی بات ہے تو بڑا غضب ہے کہ پادریصاحب
باوصف اس استعداد کے کہ عبارت اردو کے سمجھنے مین بہی معذور ہین مباحثہ
کرنے اور کتابین بنوا بنوا کر اپنے نام سے جاری کرنے پر مستعد ہین اور نہ خدا سے
ڈرتے ہین نہ بندگان خدا سے شرماتے ہین اور اگر دوسری بات ہے تو
افسوس ہے کہ پادریصاحب دیانت دار کہلاوین اور ایسے ایسے فاش جھوٹ
بولین خدا انکو شرماوے اور راہ راست دکھلاوے **قولہ** سیوم جناب نے

جا بجا کہا ہے کہ مین نے انجیل کی تحریف کا اقبال کیا الی قولہ اے صاحب
مین نے کب کہا کہ انجیل تحریف اور تبدیل ہوئی اقول الله اکبر پادریصاحب
بھی عجیب شخص ہین مین حیران ہون کہ انکی یہان کیا مراد سے آیا اونہون نے مطلقاً تحریف
کا اقبال نہین کیا یا اسبات سے منکر ہین کہ سب کتابین نہین پلٹی گئی ہے شق اول مین
تو تاسف کی بات ہے کہ اسوقت ہزار ہا آدمی موجود تھے اور اونہون نے اپنے
کانون سے اقبال تحریف سنا ہے رہی شق دوم سو یہہ ہم بہی نہین کہتے کہ پادری
صاحب نے یہہ قبول کیا ہے کہ ہر ہر لفظ اور ہر جملہ بدل گیا ہے اور نہ یہہ ہمارا دعوی
ہے اور نہ ہمنے ایسا کبہی لکہا قطع نظر اسکے بڑی حیرت ہے کہ مین نے تو یہہ بات اول
و دوم و سیوم خط مین بہی لکہی تہی پہر کیا وجہہ تہی کہ پادریصاحب اُسوقت
خاموش ہورہے اور انکار نکیا ظاہرا پادریصاحب یہہ سمجہے ہونگے کہ اب اتنی
مدت کے بعد ہمارا اقبال کرنا کسکو یاد ہوگا یا یہہ کہ جب مین نے چوتہے خط مین
لکہا کہ مین ان خطوط کو چہپواتا ہون تب پادریصاحب نے یہہ خیال کر کے کہ بڑا غضب
ہوگا کہ جو لوگ شریک جلسہ نتہے وہ بہی ہمارے اقبال سے مطلع ہوجائینگے انکار کیا
اور اپنے خط مورخہ ۱۰ اپریل کا مضمون جسمین لکہہ چکے ہین کہ تحریف و تبدیل اسیطرح
کا بیان وغیرہ نکتون اور حروف اور لفظون مین اور بعض آیتون مین بہی ہوا ہے بالکل بہول گئے قولہ

علماے اور مصححین ہین سے کسی نے ایسی بات کہی الخ **اقول** پادریصاحب
نے جواب انکا محض لکہا ہے مین حیران ہون کہ اسکی کیا وجہہ ہے بجز اسکے
اور کوئی بات قیاس مین نہین آتی کہ پادریصاحب اپنے علمار کی کتابون
سے ناواقف محض ہین اور کبھی انہون نے اپنے مفسرین اور مصححین کی کتابین
نہین دیکہین پر یہہ قیاس تو ظاہر صحیح نہین ہے کیونکہ پادری لوگ تو اسی کام
کی روٹی کہاتے ہین اور نمک حلالی کے لیئے رات دن ایسی ہی کتابین دیکہا بہالا
کرتے ہین پہر یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اپنی دینی کتابون کے مضمون سے مطلقاً
آگاہ نہون مگر یہہ کہ مغالطہ دینے کے لیئے جہوٹ بولتے ہین سو یہہ انکا جہوٹ
بولنا اُسکے سامہنے چل سکیگا جو انکی جڑ و بنیاد سے واقف نہو لہذا پادریصاحب
کی تشفی خاطر کے لیئے مین دو چار قول انہین علمار معتبر کے جن کا ذکر پادریصاحب
نے اپنے خط مین لکہا ہے اور جنکے اقوال انکے نزدیک بہت ہی مستند و معتبر ہین نقل کرتا ہون اول
ہارن صاحب جلد اول کے صفحہ ۹۰ مین توریت کی بابت یون لکہتا ہے کہ الحاق
کے باب مین یہہ قبول کیا جاوے کہ توریت مین ایسے فقرے (یعنی الحاق)
موجود ہین پہر دوسری جلد کے صفحہ ۴۴۰ مین یہہ لکہتا ہے کہ عبرانی متن مین
تحرف مقامات تہوڑے ہین یعنی صرف وہی ہین جنہین ہم پہلے ذکر کر چکے اور

اسی جلد کے صفحہ ۱۳۳ مین عہد جدید کے الحاقات کے بیان کرنے کے بعد یہہ لکہتا ہے
کہ ایسے ہی بہت سے الحاق حواریون کے اعمال مین ہوئے ہین جو صحیح کرنے کے خیال
سے وقوع مین آئے پہر اسی صفحہ مین یون لکہتا ہے کہ قصداً تحریف اُن لوگون نے
بہی کی ہے جو دیندار کہلاتے تہے اور بعد اسکے وہی تحریف ترجیح دیجاتی اور مقبول
ٹہرتی تہی اس وجہہ سے کہ یا تو مسئلہ مقبولہ کو تائید ہو یا جو کچہہ اعتراضات اُس
مسئلہ پر عائد ہوتے ہون اُٹہہ جاوین اور مرتفع ہون ثانیاً اگر یسباخ نے ورس
۳۵ باب ۲۷ متی مین سے یہہ عبارت تاکہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہووے کہ اونہون
نے میرے کپڑے آپسمین بانٹے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا الحاقی مانا ہے اور ورس
۲۸ باب ۱۰ نامہ اول کرنتہون مین یہہ عبارت کہ زمین اور جو کچہہ اُسمین ہے خدا
کی ہی الحاقی قرار دیکر خارج سمجہی ہے چنانچہ ان دونون الحاقون کا حال ہارن
صاحب نے اپنی دوسری جلد کے صفحہ ۳۲۲ اور ۳۳۲ مین لکہا ہے علاوہ اسکے
جسٹن شہیدا ور اگسٹاین اور کریزاسٹم وغیرہ نے یہودیون کو عہد عتیق مین
تحریف کرنیکا الزام لگایا ہے چنانچہ اون لوگون کے اقوال مباحثہ کے پہلے حصہ اور
اعجاز عیسوی مین منقول ہو چکے ہین اور پادری صاحب کو بہی جلسہ مین سنائے
گئے تہے پس اب مین پوچہتا ہون کہ تحریف کے ثبوت کے لئے اور کیا ملاحظہ

قولہ بلکہ اسکے برعکس سب کے سب اسباٹ پر متفق ہین **الی قولہ** چنانچہ مباحثے
کے وقت گریسباخ اور کینی کاٹ اور ٹریگل صاحب کی گواہی اسباٹ کے حق
مین اپکو سُنا ئی گئی **اقول** سبحان اللہ پادریصاحب بڑے سچے اور بات
بہی خوب سمجہتے ہین مین کہتا ہون درحالیکہ ہارن صاحب و گریسباخ وغیرہ اسباٹ
کے مقر ہون کہ ان کتابون مین تحریف ہوئی ہے اور اُنمین الحاق بہی موجود
ہین جیساکہ اونکے قول اپہی اوپر گذرے ہین اور پہر یون لکہین کہ اُنمین کچہ نقصان
نہین ہوا تو کہئے اونکی یہہ گواہی کب شنوائی کے قابل ہوگی خصوصاً ہم لوگون پر
کہ اونکے قول محض الزاماً نقل کرتے ہین کب دلیل ہوسکتی ہے علاوہ برین مجہے تعجب
ہے کہ کینی کاٹ نے تو عہدعتیق کے عبرانی نسخون کا مقابلہ کیا تہا نہ عہدجدید کا
پس عہدجدید کی بابت گواہی لکہنے کا کیا موقع تہا ذرا پادریصاحب اوس
کتاب کا نام اور صفحہ تو بتلاوین جہان کینی کاٹ نے عہدجدید کی بابت مذکورہ
گواہی دی ہے اور اسی جہت سے کہ پادریصاحب نے کینی کاٹ کو معتمد علیہ سمجہکر
اپنے خط مین اُسکا ذکر کیا ہے ضرور پڑا کہ مین اسکے دو چار قول جو اُسنے
عہدعتیق کے باب مین لکہے ہین نقل کرون ذرا پادریصاحب اُنہین انصاف
کی نظر سے ملاحظہ کرین اولاً تو کینی کاٹ یہہ کہتا ہے کہ محققین سبل نے

جو سامریون کو تحریف کا الزام لگایا ہے سو وہ الزام یہود یون کو دینا چاہیے
اور سامریون کی عبارت اصل ہے چنانچہ اسکا حال ہارن صاحب نے جلد
دوسری کے صفحہ ۱۴۸ مین لکہا ہے اور کتاب صموئیل کے ۱۷ باب کے درس ۱۲ سے
۳۱ تک بیس درسون کو کینی کاٹ الحاقی اور قابل الاخراج سمجہکر کہتا ہے
کہ جب ہمارے ترجمہ کی پہر کر تصحیح کیجاوے تو اُن درسون کو نہ داخل کرنا چاہیے چنانچہ بشپ
ہارسلی نے جلد اول کے صفحہ ۳۳۰ مین ذکر کیا ہے اور اسیطرح جہان عبرانی اور سامری
مین فرق ہے وہان کینی کاٹ نے اکثر سامری کو ترجیح دی ہے اور عبرانی کو محرف
یا غلط کہا ہے چنانچہ اسکا کچہہ بیان اعجاز عیسوی مین کیا گیا ہے اور بشپ ہارسلی نے
جابجا عہد عتیق مین تصحیح کی ہے جسکا جا بجا اسکی کتاب مین لکہا اُسنے کتنے مقامات الحاقی
قرار دئے ہین اور کتنی جگہہ تحریف کا مقر ہوا ہے مثلاً درس ۳ و ۴ باب ۲۶
کتاب گنتی اور درس ۷ و ۸ و ۹ و ۲ باب ۱۳ کتاب یوشع اور درس ۱۴ باب
۲ کتاب قضاۃ اور درس ۲۰ باب ۲۴ کتاب اول صموئیل اور درس ۹ باب ۲
کتاب ۲ صموئیل وغیرہ کو محرف کہا ہے اور درس ۱۲ باب ۱۳ اور درس ۱۵
باب ۱۰ اور درس ۱۴ باب ۱۵ کتاب یوشع اور درس ۱ سے ۹ تک باب اول
کتاب قضاۃ کو الحاقی مانا ہے اب جاے غور ہے کہ جن لوگون کو پادری صاحب

بڑا مستند سمجھتے ہے اور جنکے بھوروسے بہت پھولتے ہتے اور اپنے خط مین
بھی انہین لوگون کے اقوال سے دلیل چاہتے ہتے اُنہون نے کیا لکھا ہے اور
پادریصاحب کی کیسی جڑ کھودی اسپر بھی اگر پادریصاحب ویسی ہی باتین
کیئے جاوین اور تحریف کو نہ مانین تو یہہ پادریصاحب کے انصاف اور دیانت
کی دلیل ہے خدا جانے اُنہون نے اپنے ذہن مین تحریف کس چیز کو سمجھہ رکہا ہے جو
ایسی بات بار بار کہے جاتے ہین اور جو پادریصاحب نے ہارن کی دوسری جلد
کے پہلے حصہ کے تیسرے باب کی تیسری فصل کی پہلی دفعہ کا حوالہ دیا ہے سو ہمارے
نسخہ مطبوعہ سنہ ۱۸۲۲ع مین جو لندن مین تیسری دفعہ چہپا ہے ایسی فصل کا
پتہ بہی نہین ہے بلکہ اُس باب مین صرف دوہی فصلین ہین جنکو انگریزی
مین سیکشن کہتے ہین نہین معلوم پادریصاحب سے ایسی فاش غلطی
کیونکر ہوئی یہہ تو یقین نہین آتا کہ پادریصاحب ایسا صریح جہوٹ لوٹین
جو کسی طرح بہی مخفی نرہ سکے اور ایک گہنٹہ نہ چہپ سکے لیکن شاید سہو و غلطی
ایسا لکھہ دیا ہے یا جیسا اُنکی عادت ہے عوام الناس کو مغالطہ مین ڈالنے کے
لیئے چال سمجھہ یا ہے بہرکیف اگر پادریصاحب کے پاس اُسکا کوئی ثبوت ہووے تو پیش کرین
منصف لوگ خود انصاف کر لینگے قولہ ہان ہین ویریوشس ریڈنگ یعنی

کاتبون کے سہو کا مقر ہوا چنانچہ رسالہ دینی مباحثہ مین اسکی تفصیل آئی
اب اسپر آپ لکھتے ہین کہ مین نے انجیل کا تحریف قبول کیا مگر یہہ وہی بات ہے
کہ مین کہون اوس حال مین کہ آپ قران مین اعراب و قرات کے اختلاف کے
مقر ہین پس آپ نے قران کا تحریف اقبال کیا ہے انتہیٰ **اقول** اللہ رے
پادری صاحب کی مغالطہ دہی کیا اونکے دلمین اکا خوف بالکل اوٹھہ گیا ہے جو ایسی
ایسی باتین کرتے ہین صاحبو ذرا انصاف کرو اور دا دو مین لکھتا ہون
جس صورت مین ویریوس ریدنگ ایسی مختلف عبارتون کو کہتے ہون
کہ جنمین بالیقین نہ معلوم ہو کہ اونمین سے کونسی اصل مصنف کی عبارت ہے
اور کونسی تحریف بلکہ ہر یک پر صدق اور کذب کا احتمال ہوا ور اسی جہت سے
سب کی سب مشتبہ ہون چنانچہ ہارن صاحب بہی جلد دوسری کے ۳۲۵
صفحہ مین یون لکہتا ہے کہ ارا ٹہ یعنے غلطی کاتب اور ویریوس ریڈنگ
یعنی اختلاف عبارت مین میکائیلس کی تفریق سچی معلوم ہوتی ہے
(یعنے) جب دو یا زیادہ مختلف عبارتین پائی جاوین تب اونمین ایک
ہی سچی ہوسکتی ہے اور باقی یا قصداً تحریف یا بہول کاتب کی ہین اور اصل
عبارت کو جہوٹی و ساختہ عبارت سے تمیز کرنا اکثر دشوار ہے پس جب

ذرا بہی شبہ رہے تب سب کو اختلاف عبارت کہینگے مگر جب صریح معلوم
ہو کہ یہان کاتب نے جہوٹ لکہا ہے تب اوسے غلطی کاتب کہینگے انتہی
اور معہذا ایسی ہی ڈیڑہ لاکہہ عبارتین عہد جدید کے متعدد نسخون مین پائی
جاوین اور اونمین سے ۴۰ ہزار تو پادری صاحب بہی تسلیم کرلین اور علاوہ
اسکے عہد جدید کی کتابون کا تواتر لفظی بہی محفوظ نہو تو بہلا کہئے یہہ کونسی دلیل سے
پادری صاحب ایسے اختلاف عبارت کو قبول کرکے تحریف سے انکار کرتے ہین ذرا
خدا سے ڈرین تحریف اور کسکا نام ہے اور انصاف کی کیون گردن مارتے
ہین جو ایسے اختلاف عبارت کو اختلاف قرات کے ساتہہ مناسبت دیتے
ہین ہان اگر اختلاف قرات ایسے ہوتے کہ صرف ایک ہی عبارت اللہ تعالی کیطرف
سے نازل ہوتی اور انحضرت صلعم نے بہی ایک ہی طرح پڑہا ہوتا اور بعد انحضرت صلعم کے
لوگ اپنی طرف سے عبارتین گڑہ گڑہ کر قران مین داخل کرتے اور قران کا تواتر لفظی
بہی نہوتا اور پہر یہہ بہی نہ معلوم ہو سکتا کہ اونمین سے قران کی اصل عبارت کونسی
ہے اور لوگون کی کونسی تو البتہ پادری صاحب کا کہنا درست ہوتا لیکن ہرگز
ایسی بات نہین ہے بلکہ قران کی ساتون قراتین انحضرت صلعم سے بتواتر منقول
ہین تو پہر کیا جائے اعتراض ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ یا تو پادری صاحب

اپنے یہان اور ہمارے یہان کی کتابون سے کچھہ خبر نہین رکھتے یا باوجود خبر
رکھنے کے محض چالاکی سے مغالطہ دیا چاہتے ہین **قولہ** اور یہہ کہ آپ کہتے ہین
انجیل مین اختلاف عبارت اتنے بہت ہین کہ بالجزم نہین کہہ سکتے کہ کونسی
مصنف کی عبارت ہے اور کونسی تحریف سو یہہ صرف آپ ہی کا قول ہے
اور بس الخ **اقول** صاحبو ذرا انصاف کیجئے کہ جب ویریوس ریڈنگ کے
یہہ معنی ٹھہر چکے جو اوپر مذکور ہین معہذا وہی ویریوس ریڈنگ عہد جدید کے
نسخون مین ڈیرہ لاکھہ نشان دئے گئے ہین جیسا کہ آگے بیان ہو چکا اور
جنمین سے تیس ہزار تو پادری صاحب نے بھی اقبال کر لئے ہین تو کہئے مین نے
جو لکھا تھا کہ کتب مقدسہ مین ایسے اختلاف عبارت کے ہین کہ جنمین یقیناً نہین
معلوم ہو سکتا کہ اونمین سے کونسی اصل مصنف کی عبارت ہے اور باقی تحریف
تو کیا خلاف کیا کیونکہ مین نے تو وہی بات کہی تھی جو اونکے ہارن اور میکالیس
صاحب کہتے ہین پس اپنی کتابون سے خبر نرکھنا یا باوصف خبر رکھنے کے انکو
خلاف بیان کرنا اور میری حق باتون کو جھٹلا کے درشتی اور سخت کلامی اختیار
کرنا کیسی لغو حرکت ہے اب منصف لوگ ملاحظہ فرماوین کہ کس کا قول محض بیجا
اور کمال غرور اور بیوقوفی سے ہے **قولہ** (دفعہ چہارم) آپ نے بار بار لکھا کہ مین نے

انجیل کی تحریف با چند دلیل ثبوت مین پہنچائی الخ **اقول** سبحان اللہ پادری صاحب کیا خوب تقریر کرتے ہین شاید اُس مجمع عام مین پادری صاحب نے بلا دلیل ہی تحریف کو قبول کر لیا تھا کیا اگستاین اور جسٹن وغیرہما کے قول جو پادری صاحب کو اس بات کی نسبت سنائے گئے تھے کہ یہودیون نے عہد عتیق مین تحریف کی ہے ایسا جلد بھول گئے اور ورس ۷ و ۸ باب ۵ نامہ اول یوحنا کو جو پادری صاحب نے الحاقی مانا اور ایسی ہی سات آٹھ جگہہ تحریف کا اقبال کیا تھا اُسی سے فراموش کر گئے اگر ایسا ہی سہو ہے تو خدا حافظ اور یہہ جو پادری صاحب لکھتے ہین کہ ویریوس ریڈنگ کے سوا اَور کوئی دلیل پیش نہین ہوتی سو بالفرض اگر یہہ صحیح بھی ہو تاہم پادری صاحب کا کوئی مطلب حاصل نہین ہوتا کیونکہ ویریوس ریڈنگ کا ہونا عین تحریف ہے اور ہماری اور پادری صاحب کی صرف نزاع لفظی ہے کہ جسکو ہم تحریف کہتے ہین اُسیکو پادری صاحب ویریوس ریڈنگ بتلاتے ہین چنانچہ اسکا حال آگے آتا ہے باقی رہا یہہ کہ پادری صاحب جو کہتے ہین کہ چار آیتین مشتبہ ہین اور اُنکے سوا اَور نہین ہین سو یہہ محض انکا دعوی بلا دلیل ہے اور بس کیونکہ اول تو درست بیانی انکی یہہ ہے کہ آپ ہی پندرہ آیتون کا نشان دیتے ہین اور آپ ہی اُنکو چار بتلاتے ہین خدا جانے یہہ باتین ہوش کی ہین

یا عالم مستی مین کچهه کا کچهه لکهتے هین دوم انکی راست بیانی یهه هے که ان آیات
کو مشتبه بتلاتے هین حال انکه نارٹن صاحب جلد ۲ کے ۱۰۳ صفحه مین لکهتا هے
که ارسمس اور کالوین اور بیزا اور گروشیس اور لیکلرک اور ویتسٹین
اور سملر اور شلز اور مورث اور هین لین اور پالس اور شمت اور
اور مصنف جنکا ذکر وو لفیونس اور کوچرنے کیاهے ان درسون یعنی درس ۵۳
باب ۷ سے تا درس ۱۱ باب ۸ یوحنا کی سچائی پر گفتگو کرتے هین اور یهه لکهتا هے
که کریزاستم اور تهیو فلکت اور نونس کی شرح مین جنهون نے انجیل
کی شرح لکهی هے نه یهه درس نقل هوئے نه انکی شرح کی گئی هے اور یهه درس
ترتولیانوس اور سپریوس کے حوالون مین بهی نهین هین گو انهون نے
عفت اور زنا کی بابت بهت کچهه لکها هے اور اسی لئے نقل کرنے کا بڑا موقع
رکهتے تهے اگر یهه درس انکے نسخون مین موجود هوتے پس جب اتنے علما
ایک طرف هون تو پادری صاحب یا فرض کرین که نارٹن صاحب ان درسون
کا حامی بنکر کهے که انپر کچهه شبهه هے تو بهلا کب پذیرائی کے قابل هوگا سیوم
پادری صاحب کی راست بیانی یهه هے که کهتے هین که ان آیات پر اسواسطے
شبهه هے که بعض نسخون مین پائی گئین اور بعض مین نهین اور انکے

سوا اور ایسی آیتین نہین ہین حال آنکہ ایسی آیتین بہتیری اور بہی ہین
چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے کسیقدر آیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ مثلاً

ورس ۳۵ باب ۲۷ متی مین تاکہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہووے کہ انہون نے میرے

کپڑے آپسمین بانٹے اور میرے لباس کے لئے قرعہ ڈالا الحاقی مانا گیا ہے ہارن
صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۰ و ۳۳۱ مین لکہتا ہے کہ یہہ عبارت ۱۶۱
یونانی نسخون مین اور ترجمہ سریانی اور کاپٹک اور سہی ڈک اور اتھیوپک
اور روسی کے تمام خطی نسخون مین نہین پائی جاتی اور کریزاستم اور تیتوس بسترا
اور یوتہیمس اور تہیوفلکٹ اور آریجن اور اریتیوس کے پرانے مترجم
اوگستاین اور جوٹ کوس کے حوالون مین بہی یہہ عبارت نہین ہی کریسباخ
نے جو اسکو بلاشبہ ساختہ سمجہکر چہوڑا خوب کیا پہر ورس ۲۸ باب ۱۰ نامہ اول
کرنتیون کی اسقدر عبارت کہ زمین اور اسکی آبادی خداوند کی ہے الحاقی
مانی گئی ہے ذرا سنیئے وہی ہارن صاحب جلد ۲ کے صفحہ ۳۲۴ مین لکھتا ہے کہ یہہ
عبارت کوڈکس الکسندریانوس اور واٹی کانوس اور اور بارہ نسخون مین
اور کئی ترجمون اور بہتیرے مشایخون کے حوالون مین نہین پائی جاتی گریسباخ نے
اسکو متن سے خارج کیا ہے مخفی نرہے کہ ہارن صاحب نے ان سب ترجمون

اور شایع کا نام بھی لکھا ہے مگر مین نے خوف تطویل سے یہان چھوڑ دیا جسکو
کچھہ دیکھنا ہو ہارن صاحب کی کتاب مین دیکھہ لے یا اعجاز عیسوی مین کہ وہان
کل عبارت ترجمہ کی گئی ہے اور ورس ۱۳ باب ۶ متی مین یہہ عبارت کیونکہ
بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرا ہے اور ورس ۵۹ باب ۸ یوحنا مین
یہہ عبارت کہ انکے بیچ ہوکر اور یون چلا گیا الحاقی مانی گئی ہے چنانچہ اسکا حال
اعجاز عیسوی کے ۲۷۲ صفحہ مین تفصیلاً بیان ہوا ہے پس اب پادری صاحب
کا یہہ فرمانا کہ ان آیات کے سوا جنکا انہون نے نشان دیا اور آتین مشتبہ
نہین ہین کیا لغو اور بیجا ٹھہرا اور میرے کہنے کو غلط کہنا کیا غلط ہو گیا
کیونکہ انکے سوا کئی آیتین الحاقی ثابت ہو گئین اور یہہ جو پادری صاحب لکھتے
ہین کہ وہ آتین جنکا انھون نے نشان دیا اسلئے مشتبہ ہین کہ وہ آیات
سب قدیم نسخون مین نہین پائی گئی ہین سو مین کہتا ہون کہ اگر پادری
صاحب کے نزدیک سب قدیم نسخون مین آیات کا نہ پایا جانا موجب اشتباہ
ہے تو ایسی آتین تو بہتیری اور بھی ہین جو اگلے نسخون مین نہین پائی
گئین مثلاً ورس ۱۷ باب ۲۳ لوقا کا کوڈکس الکسنڈریانوس اور کیریونیس
اور استغنی اور ترجمہ کاپٹک اور سہی ڈک اور بہت سے اٹالک سے

نسخہ اسلنسیس مین نہین ہے اور ورس ۲۶ باب ۹ مرقس کا
کوڈکس واطیکانوس نمبر ۱۲۰۹ اور کوڈکس استیفنی اور واطیکانوس
نمبر ۳۵۴ اور سات اور نسخون مین اور ترجمہ کاپٹیک اور ایک نسخہ مین
اٹیالک کے نہین ہے اور آیسے تھیو فلکٹ نے چھوڑ دیا ہے اور ورس ۱۳ باب ۵
متی کا کوڈکس ہینری مین نہین ہے اور ورس ۴۳ باب ۲۲ لوقا کا نسخہ
کوڈکس اسکندریانوس اور بعض اور نسخون مین چھوڑا گیا ہے کیونکہ بعض
دیندارون نے فرشتہ کا مسیح کو قوت دینا مسیح کی الوہیت کے خلاف سمجھا اور
بعض نسخون مین اور کلیمنس اسکندریانوس اور اُورجین اور یوسیبیس
کے حوالون مین ورس ۳۳ باب ۶ متی کے بعد یہہ عبارت زاید ہے بڑی چیزین
ڈہونڈہو اور چہوٹی چیزین بہی تمہین دے دیجاوینگی آسمانی چیزین
ڈہونڈہو اور زمینی چیزین بہی تمکو عطا ہونگی چنانچہ پادری صاحب کے بڑے
معتبر ہارن صاحب نے اپنی جلد دوسری کے صفحہ ۳۲۲ و ۳۲۸ و
۳۳۲ مین اسکا ذکر کیا ہے **قولہ** اور فرض کرین کہ فی الحقیقت غیر صحیح ہوتین

تو بہی انکے مضمون سے ظاہر ہے کہ انکے غیر صحیح ہونے کے سبب نہ انجیل کی
کوئی تعلیم نہ کوئی حکم نہ کوئی گذارش بدل گئی ہے **اقول** مین حیران

ہون کہ پادریصاحب کی عقل پر کیا پردہ پڑہ گیا ہے جو کہتے ہین کہ ان آیات کے مشتبہ
ہونے سے کسی مسئلہ مین فتور نہین پڑا کیا پادریصاحب نہین دیکھتے کہ باب ۸
یوحنا کے ورس ۱ سے تا ۱۱ کے غیر صحیح ہونے سے کیا ایک بڑا مسئلہ الٹ
گیا کیونکہ ان ورسون مین اوس زانیہ عورت کا قصہ مذکور ہے جسکو
یہود نے حضرت عیسی کے سامہنے لاکر کہا کہ یہہ عین حالت زنا مین پکڑی گئی
ہے اور ہمکو موسی نے توریت مین حکم دیا ہے کہ ایسی کو سنگسار کرین
اب تم کیا کہتے ہو پس اسپر حضرت عیسی نے ایسی ایک وجہہ نکالی جس سے
وہ حد اسپر جاری نہوئی پس اس قصہ کے غیر صحیح ہونے سے عیسائیون
کے اوپر چاہیے کہ حد زنا جاری ہو ہان اگر اوس حکم موسوی کو منسوخ
مانین تو البتہ ایک عذر ہوگا لیکن اوسکے واسطے انجیل یا توریت مین ناسخ آیت کا ثابت کرنا
اونکے ذمہ ہوگا علاوہ اسکے یہہ ورس توریت کے محرف ہونے کے لئے
ایک معقول دلیل ہین کیونکہ ان آیتون مین آیہ رجم کا ذکر ہے جو اوسوقت
توریت مین موجود تھی ورنہ یہود حضرت عیسی سے کیونکر کہہ سکتے کہ موسی نے
توریت مین ایسا حکم کیا ہے پر اب وہ حکم بالکل مفقود ہے لہذا معلوم ہوا
کہ اوس مقام مین یہودیون نے حضرت عیسی کے بعد تحریف کی ہے اور

مقام حیرت ہے کہ باوجودیکہ مین نے اپنے چوتھے خط مین اسی مسئلہ کے ساتھ
دو مسئلے اور بھی لکھے تھے مگر پادری صاحب اونکو ہضم کر گئے اور اونکے جواب
مین کان بھی نہ ہلائے اور جو پادری صاحب بار بار یہہ کہتے ہین کہ ہمکو ہمارے
علماء کی گواہی ماننی واجب و لازم ہتی تو ہم کہتے ہین کہ اگر پادری صاحب کے
نزدیک یہی بات مسلم ہے کہ شخص معترض جب فریق مقابل کے کسی مصنف
یا کسی کتاب سے کوئی بات الزاماً ذکر کرے تو اسکو یہہ بھی لازم ہے
کہ اسکی سب باتون کو مانے تو اس صورت مین پادری صاحب کے لیے بڑی
مشکل ہوگی کیونکہ اونھون نے بھی قران شریف اور تفسیر و حدیث کی
کتابون سے بہت کچھ الزاماً نقل کیا ہے حال آنکہ قران شریف اور سارے
مفسرین اور محدثین کا اسپر اتفاق ہے کہ جو شخص جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق نہ جانے وہ کافر ہے اور اوسکا ٹھکانا دوزخ
اور کتب مقدسہ یہود و نصاریٰ کی محرف اور اونکے احکام منسوخ ہین
تثلیث باطل اور صلیب کا قصہ جھوٹا ہے **قولہ** جناب نے کسواسطے اس
تفصیل اور بیان پر لحاظ نکیا جو مارٹن صاحب کی ۲ جلد کے پہلے حصہ کے
پانچوین باب مین **الی قولہ** ویدیوس ریڈنگ کے بیان مین مفصل

مذکور اور مسطور ہے **اقول** واہ واہ پادریصاحب نے یہہ تو خوب ہی کیا جو ایسا لکہا کہ جس سے ہم ویریوس ریڈنگ کا کچہہ حال لکہین ہرچندکہ ہم تو ایک مدت سے اسکو دیکہے اور پڑہے بیٹہے تہے پر اُسکا اعلان و اظہار بخیالات چند در چند مستحسن نہ معلوم ہوتا تہا اسلیئے اوس سے اغماض کیا تہا از انجملہ ایک خیال تو یہہ تہا کہ شاید بے محل ذکر کرنے سے لوگ ہمارے اس کہنے اور لکہنے کو تعصب پر محمول کرینگے لیکن اب کہ پادریصاحب نے ہارن صاحب کا حوالہ کیا تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو کچہہ ہارن صاحب نے اپنی کتاب کی دوسری جلد مین ویریوس ریڈنگ کی بابت لکہا ہے اُسکا ذکر کرین لیکن اوس سے پہلے ایک بات کا اظہار کرنا بہت مناسب معلوم ہوا اسلیئے اوسے پہلے ذکر کرتے ہین اور وہ یہہ ہے کہ پادریصاحب نے ویریوس ریڈنگ کے بیان کی جگہہ اوس جلد کے پانچوین باب مین نشان دی ہے حالانکہ ہمارے نسخہ مطبوع سنہ ١٨٢٢ع مین اوس باب مین انکا کچہہ ذکر نہین ہان البتہ ہارن صاحب نے اوسی جلد کے اٹہوین باب مین ویریوس ریڈنگ کی بابت خوب لکہا ہے چنانچہ اوسکا خلاصہ نقل کیا جاتا ہے سنو صاحبو ہارن صاحب نے ویریوس ریڈنگ کے وقوع کے لئے چار سبب لکہے ہین **اول سبب** غفلت اور سہو کاتب اور یہہ کئی

وجہہ سے ہوسکتا ہے پہلی وجہہ یہہ کہ لکہانے والے نے خود کچہہ کا کچہہ تبلا یا یا لکہنے والے
نے بتلانے والے کی بات نہ سمجہکر کچہہ کا کچہہ لکہدیا دوسری وجہہ یہہ کہ
عبرانی اور یونانی حروف باہم مشابہہ ہین پس ایک کی عوض سہواً دوسرا لکہا
گیا تیسری وجہہ یہہ کہ کاتب نے اعراب کو لکیر سمجہا یا لکیر کو جسیر لکہنا تہا اسکو
حرف کا جزو جانا یا اصل مطلب نہ سمجہکر عبارت بنادی اور یون غلطی کی چوتہی
وجہہ یہہ کہ کاتب کہین سے کہین لکہہ گیا اور جب مطلع ہوا تو سمجہا کہ پچہلے
پس جہان سے چہوڑ دیا تہا پہر وہین سے لکہنا شروع کیا اور جو عبارت کہ
لکہہ چکا تہا اوسکو بہی رہنے دیا پانچوین وجہہ یہہ کہ کاتب نے کچہہ چہوڑ دیا
اور بعد کچہہ لکہنے کے خیال آیا تو اوس چہوٹی ہوئی عبارت کو لکہہ لیا پس اس صورت
مین ایک جگہہ کی عبارت دوسری جگہہ جا ملی چہٹی وجہہ یہہ کہ کاتب
کی نظر چوک کر ایک سطر سے دوسری سطر پر جا پڑی پس کچہہ عبارت رہگئی
ساتوین وجہہ یہہ کہ کاتب نے الفاظ مخفف اور کوتاہ کو کچہہ کا کچہہ سمجہکر پورا
لفظ لکہدیا اور اسیطرح غلطی ہوئی آٹہوین وجہہ جہالت یا غفلت کاتبون
کی ویریوس ریڈنگ کے وقوع کا بڑا منشا و منبع ہوئی ہے کہ اونہون نے
حاشیہ یا تفسیر کو جزو متن سمجہہ کر داخل کرلیا دوسرا سبب اختلاف کا

نقصان خود نسخہ کا جس سے نقل کی گئی اور وہ بہی کئی طور پر ہے اولاً یہہ کہ
حرکات اور شوشہ حروف کے اوڑ گیئے اور محو ہو گیئے **ثانیاً** وہی حرکات اور
شوشے جو صفحہ کے دوسری طرف تہے پہوٹ کر اس صفحہ کے حروف کے
ساتہہ ایسے مل گیئے کہ انکا جزو سمجہے گیئے **ثالثاً** یہہ کہ کوئی فقرہ کسی نسخہ
مین چہوٹ گیا اور کاتب نے اسکو حاشیہ مین بے نشان لکہہ دیا سواس سے
دوسرے لکہنے والے کو غلطی ہوئی اور معلوم نہ ہوا کہ اوس عبارت حاشیہ کو
کہان داخل کرے **تیسرا سبب** اختلاف کا خیالی تصحیح اور اصلاح سے
اور یہہ بہی کئی صورت پر ہوئی **اول** یہہ کہ کاتب نے کسی عبارت کو جو حقیقت
مین ناقص نہ تہی ناقص سمجہا یا مطلب کے سمجہنے مین غلطی کی یا خیال کیا کہ
اوس عبارت مین قاعدہ کی غلطی ہے حالانکہ وہ خود غلطی پر تہا یا وہ قاعدہ
کی غلطی جسکو وہ صحیح کرتا ہے حقیقت مین مصنف ہی سے واقع ہوئی
دوم بعض محقق کاتبون نے صرف قاعدہ کی غلطی درست نہین کی بلکہ
عبارت غیر فصیح کو فصیح کیا یا فضول لفظون یا الفاظ مترادف کو جنکا فرق
اونکو نہ معلوم ہوا حذف کر ڈالا اور اوڑا دیا **سیوم** سب سے زیادہ گوشش
یہہ ہوئی ہے کہ مقابل فقرون کو یکسان کیا اور اسطرحکا تصرف انجیلونمین

خصوصاً ہوا اور پولوس کے ناموں مین اسکے سبب اکثر الحاق ہوا تاکہ عہد عتیق
سے جو حوالے اوسنے دیئے ہین سپٹواجنٹ کے موافق ہون چہارم
بعض محققین نے عہد جدید کو ولگیت (یعنے لاطینی) ترجمہ کے موافق بنا دیا
چوتھا سبب اختلاف عبارت کا قصداً تحریف ہے جو کسی نے اپنے مطلب
کے لیئے کی ہو وے عام اس سے کہ تحریف کرنے والا دیندار ہو یا بدعتی اور قدیم
بدعتیون مین مارسیون سے زیادہ کسی پر تحریف کا الزام نہین دیا گیا ہے اور
نہو ہی ایسی حرکت ناشایستہ کے سبب اوس سے زیادہ ملامت کا مستحق تھا
سوا اسکے یہہ بھی تحقیق بات ہے کہ بعض تحریفات قصدی اون لوگون
نے کی ہین جو دیندار کہلاتے تھے اور بعد اونکے وہی تحریفات ترجیح دیجاتی تھین
تاکہ مسئلہ مقبولہ کی تائید ہو یا جو کچھہ اعتراض اوسپر وارد ہوتا ہو اوٹھہ جاوے
انتہی ملخصاً مخفی نرہے کہ ہارن صاحب نے ویرلویس ریڈنگ کے واقع ہونے
کے سببون کے ساتھہ بہت سی مثالین بطور نمونے کے لکھی ہین مگر اون
سب کا بیان موجب تطویل سمجھہ کر یہان چھوڑ دیا گیا ہے پر کئی نمونے جو
ہارن صاحب نے فاف صاحب کی کتاب سے دینداروں کی تحریف کرنے کی
بابت ذکر کئے ہین نقل کئے جاتے ہین مثلاً ورس ۴۳ باب ۲۲ لوقا جب

ذکر اوپر ہو چکا اور ورس ۱۰ باب متی مین یہہ الفاظ قبل اسکے کہ وے ہم
بستر ہون اور ورس ۲۰ مین لفظ اوسکا پہلوٹھا بعض نسخون مین
قصداً چھوڑے گئے ہین تاکہ حضرت مریم کی ہمیشہ کی دوشیزگی پر شبہہ نہ
پڑے اور ورس ۵ باب ۱۵ نامہ اول کرنتھیون مین بجائے بارہ گیارہ بنائے
گئے ہین تاکہ پولوس پر جھوٹ کا الزام عاید نہ ہونے پاوے کیونکہ یہودا اسخریوطی
مر چکا تھا اور ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس مین کچھ لفظ چھوڑ دیئے گئے
اور بعض مرشدون نے بھی اون الفاظ کو رد کیا ہے کیونکہ انکو یہہ خیال تھا
کہ وہ لفظ ایرین فرقہ کے موئید تھے اور ورس ۳۵ باب اول لوقا مین
کچھ لفظ سریانی اور فارسی و عربی اور اتھیوپک اور اور ترجمون کے
نسخون مین اور بہت سے مرشدون کے حوالون مین فرقہ یوٹیکینس کے مقابلہ
مین بڑھائے گئے کیونکہ وہ فرقہ حضرت عیسیٰ کے دو صفتون کے ساتھہ متصف
ہونے کا منکر تھا پس اب ناظرین انصاف کرین اور دیکھین کہ عبارت مرقومہ
بالا کی رو سے کوئی دقیقہ تحریف ہونے مین باقی رہا یا نہین ظاہر و آشکار
ہے کہ تحریف کی جتنی صورتین وہم و قیاس مین گذرتی ہین ہارن صاحب
نے سب کا بیان کر دیا اور ہر طرح کی مثالین ذکر کر کے یہہ بات نوشتہ مین

پہنچائی کہ کتب مقدسہ مین سب صورتون سے تحریف واقع ہوئی لیکن
اس صورت مین کہ ہارن صاحب نے ایسا لکھا ہے کہ جس سے یہہ بات اظہر
من الشمس ثابت ہوئی کہ دینداروں اور بدعتیون نے قصداً تحریف
کی اور کاتبونکے وہم سے سہواً بھی وقوع مین آئی یعنی کبھی تو حاشیہ کی
عبارت متن مین داخل ہوگئی اور کبھی متن کی عبارت خارج کردی گئی
کبھی محققین نے عبارت کو قاعدہ کے خلاف سمجھکر کچھہ کا کچھہ بنا دیا اور کبھی عبارت
غیر فصیح کو فصیح کیا کبھی دینداروں نے اپنے مطلب کے موافق تحریف کی اور
کبھی بدعتیون نے حسب دلخواہ اپنے کتاب کو بگاڑا تو بہلا اب کونسی صورت
تحریف کی باقی رہی اگر پادری صاحب وقوع تحریف کی اور کوئی صورت جانتے
ہون تو ذکر کرین نہین تو ایسی لغو باتین کہہ کہکر کیون لوگوں کو اپنے اوپر
ہنسواتے ہین ذرا تو دلمین سوچین اور خدا کا خوف کرکے خیال کرین کہ وہ
کونسی وجہہ اور کس دلیل سے دینداروں اور بدعتیون کی قصداً تحریف
اور محققین کی قیاسی اصلاح اور کاتبون کے وہمی تصرف کو سہو کاتب مین
داخل کرکے کہتے ہین کہ سہو کاتب سے تحریف ثابت نہ ہوگی بہلا یہہ کیا انصاف
کی بات ہے معلوم ہوا کہ پادری صاحب بہی نامنصف کوئی ہونگا اور جو ایسی

پادریصاحب اُن ساری باتونکو جنکا ذکر ہوا سہو کاتب کہینگے تو بہی ہمارا کچہ نقصان نہین ہے کیونکہ اس صورت مین ہمارے اور پادریصاحب کے درمیان صرف نزاع لفظی باقی رہیگی یعنے جسے ہم تحریف کہتے ہین اوسکا پادریصاحب سہو کاتب نام رکہتے ہین کو مقصود دونونکا ایک ہی ہے قولہ اور کیا اسبات سے کہ آپنے اُن مصححین کے بیان اور گواہی پر کچہ بہی توجہ نہین کی الخ اقول ہمنے تو پادریصاحب کے علماء مصححین کے بیان اور گواہی پر خوب توجہ کی ہے اور ایک مدت سے اُنکی بات مانتے چلے آتے ہین ہان ہم مجملاً تحریف کا ذکر کرتے ہین اور ان علماء نے اسمین بہت سی شاخین نکالی ہین اور ایسی وجوہ کافی سے ثابت کیا ہے کہ کسی نہج پر تحریف کے وقوع مین شک و شبہ باقی نہین رہتا جیسا کہ ابہی مذکور ہوا قولہ (دفعہ پنجم) اولاً محمدیون سے مباحثہ اسبات پر الخ اقول محمدی تو اُسی انجیل کی حقیت کے قایل ہین جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تہی نہ اس مجموعہ عہد جدید کی جسکے بعض اجزاء کونسلی حکم سے کئی سو برس کے بعد الہامی ٹہہرے چنانچہ اسکا حال خط مرقومہ وجون مین مفصلاً اور مشروحاً بیان ہو چکا ہے پس اسصورت مین محمدیون کے ساتہ اس مجموعہ کے الہامی ہونے کی بابت مباحثہ کیون نہین ہے معلوم یہہ ہوتا ہے کہ پادریصاحب اسکے جواب دینے مین عاری ہین اسلئے اس بحث سے گریز کرتے ہین قولہ ثانیاً دوسرے علماء جنکو آپ نے

انجیل کے الخ **اقول** الحمد للہ کہ پادری صاحب نے یہان ایک بات تو ایسی
کہی ہے جو بہت کام آئیگی یعنی یہہ کہ جمہور کے قول کے آگے بعض کا قول
مستند نہین ہو سکتا پر خدا پادری صاحب کو توفیق دیوے کہ کہین اپنے
عادت کی موافق اِس قول سے بہی پہر نجاوین اور اسکو یاد رکہین پر حیف
پادری صاحب کا یہہ دعوے کہ جو کچہہ مین نے کہا ہے وہ جمہور علمار کا مذہب
نہین بلکہ بعض کا قول ہے سراسر خلاف واقع اور محض دعوی بلا دلیل
ہے کیونکہ مین نے جن لوگون کے اقوال سند کے طور پر بیان کئے ہین
وہ دو چار نہین ہین بلکہ ایک جم غفیر کا وہی مذہب ہے اب اُنکی تفصیل سنیئے
تفسیر ہنری اور اسکات وہ کتاب ہے جو ایک سو کئی علمار کی کتابون سے
جمع کی گئی ہے اور وہ سب عیسائیون کے نزدیک بڑی معتبر اور مستند سمجہی
جاتی ہے چنانچہ لندن کی ترکت سوسیٹی نے بہی اُسکو ایسا ہی سمجہکر چہپوایا ہے
اور جو قول کہ مین نے اپنے خط مین نقل کیا ہتا وہ اُس کتاب مین الگزینڈر
کیتہن یعنی الگزنڈر کے اصول ایمانیہ سے نقل کیا گیا ہے جو بنفسہ بڑی سند کی
اور اعتباری کتاب ہے چنانچہ پادری وارن صاحب نے بہی کاکرن صاحب
کے مقابلہ مین انجیل کی صحت و عدم صحت کی بابت اسی کتاب کا حوالہ

دیا ہے اور ہاسوبرا ورلیا فان بہی بڑے مشہور علمار مین سے
ہین اور اُنکی کتاب بہی بڑی معتبر سمجہی جاتی ہے جیسا کہ ہارن اور واٹسن نے
لکہا ہے اور ڈاکٹر بنسن کی کتاب کا بہی یہی حال ہے چنانچہ ریس کی
سائیکلوپیڈیا کی ۱۹ جلد مین ڈاکٹر بنسن کے حال مین یون لکہا ہے کہ بنسن نے
جو کچہہ الہام کے باب مین بیان کیا ہے وہ بادی النظر مین آسان اور قرین
قیاس معلوم ہوتا ہے اور جانچنے پر بہی نہایت بے نظیر اور لاثانی سمجہا جاتا ہے
اور سائیکلوپیڈیا برٹینیکا کی جلد ۱۱ کے صفحہ ۲۷۴ مین الہام کے بیان مین
لکہا ہے کہ اسبات پر گفتگو ہے کہ آیا کتب مقدسہ کی ہربات اور ہر معاملہ الہامی
ہے یا نہین جیروم اور گروٹیس اور اراسمس اور ریپسکوپیس اور بہت سے
اور لوگ کہتے ہین کہ کتب مقدسہ کی سب باتین الہامی نہین ہین پہر اُسی
کتاب کی ۱۹ جلد کے صفحہ ۴ مین لکہا ہے کہ جو لوگ اسبات کے قائل ہوئے ہین
کہ کتب مقدسہ کا ہر معاملہ اور تمام گذارشات الہامی ہین وے اپنے دعوی
کو آسانی نہین ثابت کر سکینگے پہر لکہا ہے کہ اگر ازراہ تحقیق ہمسے پوچہا گیا
جاوے کہ تم عہد جدید کے کونسے اجزا کو الہامی مانتے ہو تو ہم جواب دینگے
مسائل اور احکام اور پیشین گوئیان الہامی ضرور ہین جو دین عیسوی کی اصل ہین

ہین انسے الہام کا خیال علحدہ نہین ہوسکتا گزارشات کیلیئے حواریون کی یاد
کافی ہتی ۔ اور ریس کی سائیکلو پیڈیا کی ۱۹ جلد مین لکہا ہے کہ لوگون نے کتب
مقدسہ کے تمام یا الہامی ہونے کی نسبت گفتگو کی ہے اور وے کہتے ہین کہ اُن لوگون
یعنی مولفین کے افعال اور ملفوظات مین غلطیان اور اختلاف ہے
متی کے ۱۰ باب کے ۱۹ و ۲۰ ورس اور مرقس کے ۱۳ باب کے ۱۱ ورس اور
اعمال کے ۲۳ باب کے پہلے سے تا ۶ ورس کو باہم مقابلہ کر کے دیکہو تو یہہ
بہی کہا گیا ہے کہ حواری لوگ ایک دوسرے کو صاحب وحی نہین سمجہتے تہے
جیسا کہ یروشلم کی کونسل کی آپس کی بحث اور پولوس کے پطرس کو الزام دینے
سے ظاہر ہے اور یہہ بہی کہا گیا ہے کہ قدماء مسیحین اُن لوگون کو خطا سے
خالی نہین سمجہتے تہے کیونکہ بعض اوقات اُنکے افعال پر روک ٹوک کی گئی
ہے (اعمال کے ۱۱ باب کے ۲ و ۳ ورس اور اعمال کے ۱۲ باب کے ۲۰ سے
۲۴ ورس تک) اور یہہ بہی کہا گیا ہے کہ پولوس مقدس جو اور حوارئیون
سے اپنے تئین کمتر نہین سمجہتا (دوسرے کرنتہیون کے ۱۱ باب کا ۵ ورس
اور ۱۲ باب کا ۱۱ ورس) خود اپنے حال مین ایسا بیان کرتا ہے جس سے
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے تئین ہمیشہ اور ہر وقت الہامی نہین سمجہتا

مثلاً پہلے کرنتہیون کے ۷ باب کا ۱۰ و ۱۲ و ۲۵ و ۴۰ ورس اور ۲
کرنتہیون کے ۱۱ باب کا ۱۷ ورس ۴ اور ۱۴ ہم نہین پاتے ہین کہ حواری
لوگ ایسے طور پر گفتگو شروع کرتے ہین جیسے پیغمبر لوگ شروع کرتے تہے
کہ گویا وے خدا کی طرف سے بولتے ہین پہر لکہا ہے کہ میکالس نے اپنی
ہوشیاری اور خیال سے جو ایسے بڑے مطلب کے واسطے ضرور تہا
طرفین کے دلائل کو تول کر اس اعتراض کا یون فیصلہ کرنا مناسب جانتا
ہامون سکے لیئے تو الہام البتہ مفید ہے لیکن تاریخی کتابون کے واسطے
مثلاً انجیلین اور اعمال اگر الہام سے بالکل قطع نظر کیجاوے تو کچہہ نقصان
نہین بلکہ کچہہ فائدہ ہی ہوگا اگر تاریخی معاملون مین حواریون کی گواہی
صرف آدم زاد انسانون کی سی گواہی مانی جاوے جیسا حضرت عیسیٰ نے
بہی ورس ۲۷ باب ۱۵ یوحنا مین خود کہا ہے تم بہی میرے گواہ ہوگے اسلیئے
کہ تم میرے ساتہہ شروع سے تہے تو بہی کچہہ نقصان نہین اور کوئی شخص منکر
کے مقابلہ مین دین عیسوی کے صداقت کی بابت کسی مسئلہ کو ارادۃً فرض و تسلیم
کرکے گفتگو نہین کریگا بلکہ مسیح کی موت اور جی اوتہنے اور معجزات کی صداقت
کی دلیلون کی بناء انجیل نویسون کے اعتبار پر رکہیگا یہہ سمجہکر کہ گویا وے

موزخ ہین اور وہ لوگ جو اپنے ایمان کی بنا رکھا چاہین انکو لازم ہے
کہ انجیل نویسونکی گواہی انسانون کی سچ سمجھین کیونکہ انجیل کی گذارشات
کو الہامی قرار دیکر سچا ٹھہرانے مین دور لازم آتا ہے اسلیئے کہ انجیلین
بلحاظ مضامین الہامی ٹھہرائی گئی ہین پس حالات مذکورہ بالا مین
بجز اسکے اور کچھ چارہ نہین کہ انجیل نویسونکی گواہی اور آدمیون کی سی
گواہی سمجھی جاوے اور تمام تاریخی معاملون مین حواریون کو ایسا سمجھنے سے
دین عیسوی مین کچھ نقص و قباحت لازم نہ آویگی اور ہم کہین صراحتہً لکھا نہین
پاتے کہ تمام معاملے جنہین حواریون نے اپنے تجربہ سے اور لوقا نے اپنی تحقیقات
سے دریافت کیا الہامی ہوویں بلکہ اگر ہمکو اس خیال کرنے کی اجازت
حاصل ہووے کہ بعض انجیل نویسون نے کچھ کچھ غلطی کی اور پیچھے سے یوحنا
نے اسکو درست کیا تو انجیل کی تطبیق کے لیئے بڑا فائدہ حاصل ہوگا مسٹر
کڈل صاحب کی راے اپنے رسالہ الہام کے دوسری فصل مین میکالس
کی راے کے ساتھ متفق ہے عہد جدید کی ان کتابون کے الہامی ہونے
کی نسبت جنکو حواریون کے شاگردون نے لکھا یعنی انجیل مرقس
اور لوقا اور اعمال حواریین میکالس تامل کرتا ہے انتہی ملخصاً پس آپ

پادریصاحب بنظر انصاف دیکھین کہ یہہ لوگ بعض ہین یا ایک ہم عقیدہ
کا بھی مذہب ہے قطع نظر اسکے اگر پادریصاحب ہارن صاحب ہی اسکے
قول کو جمہور کا مذہب سمجھتے ہین تو ہم اسپر بھی راضی ہین انہین کے
قول پر فیصلہ سہی پادریصاحب مہربانی کرکے بگوش دل سنین
ہارن صاحب جلد اول کے صفحہ ۱۳۱ مین لکھتا ہے کہ اگر ہم تسلیم کرین کہ
بعض کتابین پیغمبرون کی جاتی رہین تو کہتے ہین کہ وے کتابین الہام سے
نہین لکھی گئی تہین اور اس بات کو آگستائن بڑی قوی دلیل سے ثابت
کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سلاطین یہودا اور اسرائیل کی تاریخون مین بہت
ایسی چیزونکا ذکر ہے جنکا بیان وہان نہین اور حوالہ اونکے بیان کا
پیغمبرون کی کتابون کیطرف ہے اور بعض جا نام اون پیغمبرونکا بھی مذکور
ہوا ہے اور وے کتابین اس قانون مین جسکو کلیسہ خدا واجب
التسلیم مانتا ہے موجود نہین اور سبب سکا سوا اسکے نہین بتلا سکتا کہ تحریر
بعض مستثنی
پیغمبرون کی جنکو روح القدس بڑی بڑی چیزین سندی مذہب کی الہام
کرتا تہا دو طرح ہتی ایک مثل مورخون و بانت دار سکلا یعنی بغیر الہام کے ہم دعا
الہام سے اور انکے دونون قسم کے مکتوبات مین ایسا فرق بتاکر اول

انکی طرف اور دوم خدا کی طرف منسوب ہوتے تھے اور اول سے ہمارے علم
کی زیادت اور دوسرے سے ہمارے دین اور قانون کی سند مقصود تھی
پہر اُسی جلد کے صفحہ ۲۳ مین جنگنامہ کے گم ہو جانے کے بیان مین جسکا ذکر
درس ۱۴ باب ۲۱ کتاب گنتی مین ہے یون لکھتا ہے کہ یہہ کتاب جسکا گم ہونا
مظنون ہے موافق رائے بڑے محقق ڈاکٹر لائٹ فٹ کے وہی جسکو موسی
نے بعد شکست دینے عمالیق کے خدا کے حکم سے بطور تذکرہ اور یادداشت یوشع
کے لکھا تھا پس معلوم ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین فقط حال اوس فتح کا
اور تدبیرین انتظام لڑائی آیندہ کی بطور تعلیم یوشع کے مرقوم تھین اور
اسیطرح سے وہ الہامی نہ تھی اور نہ جز کتاب قانونی کا پہر اُسی جلد کے صفحہ
۴۴۴ مین حاشیہ پر یون لکھتا ہے کہ جب ہم کہین کہ کتب مقدسہ خدا کا کلام
ہین ہماری یہہ مراد نہین ہے کہ وہ سب کلام خدا نے بولا یا لکھوایا ہے یا ہر چیز جو
اُسمین ہے کلام خدا ہے بلکہ انصاف اور رحم اور زندگی کی پاکی کے احکام
کے بیان اور اُن تاریخی حصون مین جنمین ایسی زندگی کا جو ان اصول
واحکام کے برخلاف ہے نتیجہ دکہایا گیا ہے تفریق کرنا چاہیے پہلا تو پاک اصل
کلام خدا ہے اور دوسرا یعنی تاریخی حصہ اُسمین بعض کلام نیک لوگونکا

اور بعض شریر کا اور بعض کلام شیطان کا ہے اور اس سبب سے اسکو
کلام خدا نہین کہہ سکتے انتہیٰ ملخصاً اور پہر اُسی جلد کے ضمیمہ اول مین یون لکہتا ہے
کہ جب یہہ کہا جاوے کہ کتب مقدسہ خدا کی طرف سے وحی کی گئی ہین تو ہم یہہ
نسمجہین کہ خدا نے ہر لفظ یا ساری عبارت بتلائی ہے بلکہ اختلاف محاورہ
اور مختلف طرز بیان سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اُن مصنفونکو اجازت تہی کہ
اپنے اپنے مزاج اور سمجہہ اور عادت کے موافق لکہین اور علم الہام اُسی طرح
اور قاعدہ پر جیسا رسمی علوم کام مین آیا کرتے ہین کام مین آیا اور نہ یہہ
خیال کیا جاوے کہ ہر ایک معاملہ مین جو وہ بیان کرتے تہے یا ہر ایک حکم مین جو وہ
دیتے تہے اُنکو الہام ہوتا تہا انتہیٰ ملخصاً پہر لکہتا ہے کہ عہد عتیق کی تاریخی کتابون
کے مصنفونکو کبہی کبہی تو الہام ہونا متحقق ہے پہر یون لکہتا ہے کہ اُنمین سے
بعض کتابین پیچہے سے اُن پاک ملفوظات سے جنکے مصنف پیغمبر یا سیر لوگ تہے
اور اُن دفتر کے کاغذات یا اور سچے ملفوظون سے جمع کی گئین جو غیر الہامی
لوگون کی تصنیف تہی انتہیٰ اب منصف مزاج لوگ ذرا انصاف کرین اور دیکہین
کہ ہارن صاحب جسکے اوپر پادری صاحب کو بڑا بہروسا تہا اور جسکے اوپر
پادری صاحب بہت پہولتے تہے کیا کہتا ہے رسالہ الہام کے مصنف نے کیا

بہی لکہا ہے جیسے پادری صاحب اتنا گبہراتے ہیں اب دیکہین کہ پادری صاحب
اور مصنف رسالہکے کلام مین کیا فرق ہے کیا پادری صاحب کے اقوال سے
یہہ بات بخوبی تمام ثابت نہین ہوتی ہے کہ یہہ مجموعہ عہد جدید سارا خدا کا کلام
نہین ہے بلکہ اسمین کلام غیر الہامی بہی شامل ہے پس اب اگر پادری صاحب
اسکے برخلاف دو چار آدمیون کی سند بہی ڈہونڈہ ڈہانڈہ کے نکال لاوین تو
اس ہیچمدان کے مقابلہ مین ہرگز قابل اعتبار نہین **قولہ** پہر آپ کہتے ہین
کہ انجیل عبرانی مین لکہی گئی الخ **اقول** سبحان اللہ پادری صاحب مطلب بہی
خوب سمجہتے ہین افسوس کہ عبارت اردو بہی انکے فہم مین نہین آتی اے
صاحبو مین نے تو یہہ لکہا تہا کہ اگر آپ تعصب یا کسی اور وجہ سے کہین کہ
ہمنے یہہ تو مانا کہ یہہ سب مجموعہ غیر الہامی ہے لیکن پہر وہ انجیل جسکا ذکر کلام اللہ
مین آیا ہے کیا ہو گئی اگر ہو تو پیش کرو سو اسکا جواب یہہ ہے کہ آپ ہی کے
مورخون اور قدما کی کتابون سے بلکہ ان اناجیل اربعہ موضوعہ سے بہی یہہ بات
ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام توکوئی کتاب آپ نہین لکہوا گئے
اور وہ جو ویسی لکہتا ہے کہ لوگونکی یہہ عادت تہی کہ حضرت عیسے کے وعظ یا اور
مشہور باتین کچہہ لکہہ لیا کرتے تہے حواریون کے وقت مین بہت سے ملفوظات

پائے جاتے ہین یا جو نیکلرک اور کوپ اور مکیلیس لیسنگ اور نیمیر اور اکہورن اور
مارش کہتے ہین کہ اصل ایک عبری نسخہ تہا اور اوسکے کئی ترجمہ بہی تہے سو یہہ
سب بہی آنکلے کا فرعلما کے نزدیک یقینی بات ہے کہ مفقود ہین پس اب موافق
قول آپ ہی کے علماء کے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل لکہی نہین گئی اور اگر لکہی بہی
گئی ہو تو مفقود ہے رہین یہہ کتابین کہ جنکا آپ نے انجیل نام رکہا ہے اور جو
حضرت عیسے کی تواریخ کے طور پر بہت دنون کے بعد لکہی گئی ہین الخ پس
دیکہئے کہان میری گفتگو کہان پادری صاحب کا جواب اسمین اسمین تو زمین و
آسمان کا فرق ہے **قولہ** رابعاً پہر اسی جگہ آپ لکہتے ہین کہ موافق آپکے
کے علماء کے الخ **اقول** اب حضرات ناظرین ذرا بچشم انصاف ملاحظہ فرمائین
کہ عبارت مرقومہ بالا سے بجز اسکے اور کونسی صورت نکلتی ہے کہ یا تو انجیل
لکہی نہین گئی اگر کچہہ لکہی بہی گئی ہووے تو مفقود ہے کیونکہ نہ تو حضرت عیسے کا
کچہہ لکہنا لکہوانا ثابت ہے اور نہ اون ملفوظو نکا جنکا ذکر لوسی کرتا ہے اور نہ
اوس عبرانی نسخہ کا جسکا میکالس وغیرہ نے ذکر کیا ہے وجود ثابت ہے
پس بیچ لتمین پادری صاحب کی السی سخن فہمی کہ ہم کیا کہین رہا قول انکا ان (یعنی)
کی انجیل کی بابت بعض علماء کا یہہ گمان ہے الخ سو اس مقام پر بہی پادری صاحب

یا تو براہ مغالطہ دہی ایسا لکھتے ہین اور اخفاء حق کرتے ہین یا صحیح حال انکو
معلوم نہین ہے کیونکہ متی کی انجیل کا عبرانی زبان مین لکھا جانا جمہور متقدمین
کے نزدیک ثابت ہے اور بہتیرے متاخرین کا بھی یہی مذہب ہے کچھہ بعض علما
کا یہہ گمان نہین ہے جیسا پادری صاحب لکھتے ہین اب ذرا گوش دل پادری
صاحب متوجہ ہو کر سنین ریو صاحب اپنی تاریخ انجیل مین لکھتا ہے کہ یہہ بات
غلط ہے جو لوگ کہتے ہین کہ متی نے انجیل یونانی مین لکھی تھی اسلئے کہ یوسیبیس
اپنی تاریخ مین اور اسیطرح بہت مرشدون عیسائی نے لکھا ہے کہ متی نے انجیل عبرانی
مین لکھی ہے نہ یونانی مین جیروم کہتا ہے کہ مین نے اس انجیل کی ایک
عبری جلد انڈیا مین پائی تھی اور اوسنے اوسکو اسکندریہ مین لا کر کسی سرکاری
کتب خانہ مین رکھی تھی کہ وہانسے وہ جاتی رہی مگر ترجمہ یونانی اوسکا باقی رہا
اور نام مترجم کا ٹھیک نہین معلوم یہان تک قول ریو کا ہے اور تفسیر ہورنے اور
اسکاٹ مین ہے کہ سبب مفقود ہو جانے نسخہ عبری کا یہہ ہوا کہ فرقہ ابیونیہ نے جو منکر
الوہیت جناب مسیح کا تھا اوس نسخہ مین تحریف کی تھی اور بعد تباہی یروشلم کے
نسخہ انجیل عبری کا جاتا رہا اور بعضے کہتے ہین کہ ناصریون یا یہودیون نے جو
نئے عیسائی ہوئے تھے انجیل عبری کو محرف کیا تھا اور فرقہ ابیونیہ نے بہت سے

فقرے اوسکے نکال ڈالے تھے اور یوسی بیس اپنی تاریخ مین لکہتا ہے کہ
کہ ارینیس کہتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین لکھی ہے اور کلیات لارڈنر کی
دوسری جلد کے ۱۰ صفحہ مین یون لکہا ہے کہ پی پیس لکہتا ہے کہ متی نے انجیل
عبری مین لکھی اور ہر کسی نے اپنی لیاقت کے موافق اوسکا ترجمہ کیا اور صفحہ ۱
مین یون مرقوم ہے کہ اریجوس لکہتا ہے کہ متی نے یہودیون کے لیئے اونکی
زبان مین انجیل لکھی جن دنون پولوس اور پطرس روم مین وعظ کرتے
تھے پہر صفحہ ۱۰۲ مین یون مسطور ہے کہ یوسی بیس کہتا ہے کہ پن ٹی نس
جب انڈیا (یعنے حبش) مین آیا اوسنے وہان ایک نسخہ عبری انجیل متی
کا پایا جو وہان کے لوگونکو بر تولما حواری سے پہنچا تہا اور اوسوقت سے اونکے
پاس محفوظ تہا اور جیروم کہتا ہے کہ پن ٹی نس اوس نسخہ کو وہان سے اسکندریہ
مین لایا اور لارڈنر بعد نقل کے قول یوسی بیس کی تعریف کرتا ہے اور صفحہ ۱۷۴
مین لکہتا ہے کہ ارجن کے تین فقرے ہین ایک وہ کہ یوسی بیس نے نقل کیا ہے
کہ متی نے انجیل یہودی ایماندارونکو عبری مین دی دوسرا یہ ہے کہ روایت ہے کہ
متی نے پہلے لکہا اور انجیل دی عبریون کو تیسرا یہ کہ متی نے لکہا عبریون کے لیئے جو
منتظر اوسکے تہے جو ہونے والا تہا ابراہیم اور داود کی نسل سے پہر جلد ۴ کے

[illegible]

صفحہ ۵۹ مین لکہتا ہے کہ یوسی بیس لکہتا ہے کہ متی نے عبریون مین وعظ کرکے
جب ارادہ جانے کا اور قومونکی طرف کیا تو اونکو اونکی زبان مین انجیل لکہہ کر
دے گیا اور صفحہ ۱۶۵ مین قول اتھانی سیش یون نقل کرتا ہے کہ متی نے
اپنی انجیل عبری مین یروشالم مین لکہی تہی اور یعقوب خداوند کے بہائی نے اوسکا
ترجمہ کیا (یعنے یونانی مین) اور صفحہ ۱۷۰ مین لکہتا ہے کہ سرل کہتا ہے کہ متی نے
انجیل عبری مین لکہی اور صفحہ ۱۹۱ مین لکہتا ہے کہ اپی فانیس لکہتا ہے کہ متی نے
وعظ کیا اور لکہی انجیل عبری مین پہر لکہتا ہے کہ متی نے انجیل کو عبری مین لکہا اور وہی
صرف لکہنے والا عہد جدید کا ہے جسنے اوس زبان کا استعمال کیا اور صفحہ ۲۴۹
مین لکہتا ہے کہ جیروم لکہتا ہے کہ متی نے یہودیہ مین ایماندار یہودیونکے لیے انجیل عبرانی مین
لکہی اور سایہ ایمان کا ساتھ سچ انجیل کے نہین ملایا اور صفحہ ۲۴۱ مین لکہتا ہے
یعنے توریت کا
کہ جیروم اپنی فہرست مورخین مین لکہتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل یہودیہ مین یہودی
ایماندارونکے لیئے عبری زبان مین اور عبری حرفون مین لکہی اور یہہ بات کہ
اوسکا ترجمہ یونانی مین ہے اور یہہ بات کہ کسنے اوسکا ترجمہ یونانی مین کیا ہے
تحقیق نہین علاوہ اسکے کتب خانہ سیزریا مین جسکو پیمفلس شہیدنے بڑی
جانفشانی سے جمع کیا تہا وہ نسخہ عبری موجود ہے اور مینے باجازت ناصریون کے

جو یہودیا صلح سریا مین بستے تھے اور اوس نسخہ عبریکا استعمال کرتے ہے ایک فل
لی او صفحہ ۱۰۵ مین لکھتا ہے کہ اگستائن لکھتا ہے کہ ان چارون مین سے متی ہی
صرف کہا گیا ہے کہ اوسنے عبری مین لکھی اور باقیون نے یونانی مین اور صفحہ ۵۳۸
مین لکھتا ہے کہ کریزاستم لکھتا ہے کہ کہا گیا ہے کہ متی نے بدرخواست یہود یون
ایماندارون کے اپنی انجیل عبری مین لکھی ہے جلد پانچوین کے صفحہ ۱۳۴ مین لکھتا ہے
کہ ایسی دووی لکھتا ہے کہ ان چارون سے متی نے صرف عبرانی مین لکھی اور باقیون
نے یونانی مین اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے پچھلے زمانہ مین بڑا
اختلاف تھا کہ کس زبان مین یہہ انجیل لکھی گئی اور بہت قدما صراحۃ کہتے ہین
کہ متی نے انجیل اپنی عبری زبان مین جو اوسکے زمانہ مین ملک فلسطین مین بولی
جاتی تھی لکھی ہے اور اس قسم مین قول متفق علیہ قدما کا (یعنی یہہ کہ یہہ انجیل
عبری زبان مین تھی) قول فیصل گنا جا دے اور ہارن صاحب جلد چوتھی اپنی تفسیر مین
نام اون شخصون کے جو عبری الاصل ہونے اس انجیل کے قائل ہین یون لکھے ہین
بلرمن گروٹیس کسابن بشپ والتن ٹامس ڈاکٹر کیو ہمنڈ
مل ہاروڈ اووِن کیمبل ای کلارک سیائمن ٹلی منٹ بیری ٹیس
دوپن کامٹ میکالس ارنیس ارجن سرل ای ڈاٹانیس کریزاستم

جزو دوم اور اور علمار متقدمین اور متاخرین کے نزدیک مختار قول پی پیس کا ہے کہ یہہ
انجیل عبری مین لکہی گئی ہتی انتہی اور سائیکلو پیڈیا برتینیکا کی ۱۹ جلد مین لکہا ہے
کہ عہد جدید کی سب کتابین یونانی مین لکہی گئیین الا انجیل متی اور نامہ ابرانیان
جنکا عبرانی زبان مین لکہا جانا بدلائل متیقن ہے پس ان علمار کثیر کے مقابلہ مین
اگر چند علمار پروٹسٹنٹ کے قول سے استدلال کیا بہی جاوے تو ہرگز اہل دانش
کے نزدیک قابل اعتبار نہین **قولہ** اور کیا آپ کو لحاظ نہین آیا الخ **اقول**
ہارن صاحب نے تو صرف یہی لکہا ہے کہ متی کی انجیل متی ہی نے لکہی اور علی ہذا القیاس
ہر صحیفہ کے حال مین ایسا ہی کچہہ بیان کیا ہے یعنی جس شخص کی طرف اسکی نسبت
کیجاتی ہے اسی کی تصنیف ہے سو اس بیان کو ہمارے اعتراض سے کیا علاقہ ہم تو
یہہ کہتے ہین کہ مجموعہ عہد جدید کا بعینہ وہ انجیل نہین ہے جو حضرت عیسی کو وحی
کی گئی ہتی اور جسکا ذکر کلام اللہ مین آیا ہے ہان اگر ہارن یہہ بات ثابت کرتا کہ
یہی مجموعہ عہد جدید کا حضرت عیسی کو وحی کیا گیا ہتا اور حضرت عیسی نے اسکو
لکہوایا ہے تو البتہ ہمارے اعتراض سے کچہہ علاقہ ہوتا حال آنکہ ایسا نہین ہے
اور خود پادری جیمس بہی اسبات کے معترف ہین کہ مسیح نے خود اپنے ہاتہ سے انجیل نہین
لکہی رہا انکا یہہ دعوی کہ اپنے حواریون کے ہاتہ سے الہام کی راہ سے لکہوائی

سو یہہ دعوی بلا دلیل ہے بہلا یادریصاحب ایک جگہہ تو بتلاوین جہان حضرت عیسے حواریونکو لکہنے
کے واسطے حکم کیا ہو بلکہ بخلاف اسکے متی نے اُن یہودیون کے لیئے جو نئے مسیحی
ہوئے تھے اپنی انجیل کو لکہا لوقا نے اپنی تحقیق کے موافق تہیوفلس کے لیئے اور
علیٰ ہذا القیاس ہر جزو عہد جدید کسی خاص وجہہ سے لکہا گیا ہے مثلاً یوحنا نے
سرنتہس اور ابیون کے جواب مین اپنی انجیل بنائی علاوہ برین یہہ سارے
معاملات تاریخی ہین اور یہہ ظاہر ہے کہ اِس قسم کے گذارشات مین الہام کی
حاجت نہین جیسا یا سوبر اور لیا فان اور میکالس وغیرہ علماء کے اقوال سے
بخوبی تمام ثابت ہو چکا ہے **قولہ** پہر آپ کہتے ہین چونکہ فرضی انجیلین بہت سی
تہین الخ **اقول** اللہ اکبر پادریصاحب کی سمجہہ بہی بہت ہی خوب ہے آپ ہی
اعتراض کرتے ہین اور آپ ہی اسبات کو تسلیم بہی کرتے ہین کہ فرضی انجیلین
بہت سی تہین جنہے فرض کیا کہ ایک گروہ نے اُنکو نہین مانا بلکہ صرف اِنہین
چار انجیلونکو مانا ہے تو بہلا اِس سے ہماری اُس تقریر پر کیا اعتراض
پڑتا ہے **قولہ** جناب نے اخیر خط کے مرحلہ دوم مین ایسا لکہا ہے الخ **اقول**
سبحان اللہ پادریصاحب نے وہان تو دہوکا دیا ہی تہا لیکن یہان بہی نہ چوکے
مان اتنا ہی فرق ہوا ہے کہ وہان صرف الفاظ کی تقدیم و تاخیر کا اتفاق

کیا تھا اور یہان تبدیل اعراب اور حروف والفاظ کا اقرار کیا لیکن شاید یہ
بات کہنے سے کہ ویس کے ورس پلٹ گئے اور ورس کے ورس خارج ہوگئے
اور ورس کے ورس داخل ہوگئے پادریصاحب کو شرم آئی **قولہ**
مین نے تو اس مقام مین کسی بات سے اُس اختلاف قراءت کی طرف جو
قرآن کے اعراب اور قرات مین واقع ہین اشارہ بھی نہین کیا بلکہ ۹۴ صفحہ
سے ۹۱ صفحہ تک تفصیلاً شیعہ لوگونکی وہ بات ذکر کی ہے جو کہتے ہین کہ
عثمان نے الخ **اقول** سبحان اللہ پادریصاحب بڑے سچے ہین مین پوچھتا ہون
کہ ۹۰ صفحہ مین جو پہلی حدیث لکھی ہے اور اسمین بجز اختلاف قرات کے اور
کچھ مذکور نہین ہے اسکے ذکر سے کیا مقصود ہے پس پادریصاحب کا بالکل انکار
کرنا کہ مین نے اختلاف قرارت کو ذکر نہین کیا صریح جھوٹ بولنا ہے اور جو کچھ کہ
پادری صاحب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نسبت اعتراض کرتے ہین سو وہ
چند وجہہ سے قابل التفات نہین اولاً یہہ کہ پادریصاحب اسی خط مین لکھتے
ہین کہ بعض کا قول جمہور کے مقابلہ مین سند نہین تو اُس صورت مین اگر
کوئی شخص اہل سنت مین سے بھی ایسی بات کا قایل ہوتا تو اسکا قول
بھی جمہور کے مقابلہ مین معتبر نہوتا چہ جائیکہ دوسرے فرقہ کے بعض لوگونکا

قول جنکی خود اُسی فرقہ کے علما ر معتبر اور محققین تکذیب کرتے ہین ثانیا یہ
کہ پادری صاحب نے بموجب اپنے قاعدہ کے ہمسے پوچھہ نہ لیا کہ اُن لوگون کا قول
ہمارا معتقد علیہ ہی یا نہین ثالثا یہ کہ یہہ وہی پرانا اعتراض ہی جسکا جواب جناب
استفسار اور مصنف ازالۃ الاوہام بخوبی تمام دے چکے ہین مگر پادری صاحب نے
جوانمردی سے اُسی اعتراض کو پہر پیش کر دیا ہے حالانکہ آج تک اسکا جواب الجواب
نہین دے سکے پر نافہم عوامون کو مغالطہ مین ڈالنے کے لیئے بار بار وہی باتین
کیئے جاتے ہین اب بنظر وجوہ مذکورہ بالا اگرچہ جواب دینے کی کچہہ حاجت
نہتی لیکن ناواقف مسلمانون کے فائدہ کے واسطے یہان پر دونون طرح
کے جواب یعنی الزامی اور تحقیقی لکھے جاتے ہین جواب الزامی موشیم اپنی تاریخ
کی جلد اول کے صفحہ ۰ مین لکھتا ہی کہ فرقہ ابیونیہ جو اول صدی مین تھا یہہ
عقیدہ رکھتا تہا کہ حضرت عیسیٰ صرف ایک آدمی تہے اور حضرت مریم اور یوسف
نجار سے مثل اور آدمیون کے پیدا ہوئے اور اطاعت شریعت موسوی کی صرف
یہودیون ہی پر نہین بلکہ اور لوگون پر بہی واجب ہے اور اسکے احکامون پر
عمل کرنا نجات کے لیئے ضرور ہے اور جو پولوس اوس پر عمل کرنے کو ضروری
نہین کہتا تہا اور بڑے زور سے اُنکا مقابلہ کرتا تہا سو اُسکو بہت برا کہتے تھے

اور اسکی تحریرون کی نسبت بڑی بے ادبی سے پیش آتے تھے انتہی لارڈنر
اپنی کتاب الاسناد کے ۶ جلد کے صفحہ ۲۰۳ مین قول اوجستین کا یون نقل کرتا
ہے کہ فرقہ ابیونیہ کے دونون گروہ کے لوگ پولوس کے نامجات کو رد کرتے اور پولوس
کو دانا اور نیک آدمی نہین جانتے تھے اور قول یوسی بیس کا اسی صفحہ مین یون
نقل کرتا ہے کہ یہہ فرقہ پولوس کے نامجات کو رد کرتا اور اوسکو مرتد بتلاتا تھا اص
بیل صاحب اپنی کتاب مین اس فرقہ کے بیان مین یون لکھتا ہے کہ یہہ فرقہ عہد عتیق
کی ساری مقدس کتابون مین سے صرف توریت ہی کو مانتا اور داؤد او
سلیمان اور یرمیا اور حزقیل علیہم السلام کے نام سے نفرت رکھتا تھا اور عہد جدید
سے انکے پاس صرف انجیل متی کی تھی اور اسمین بھی بہت جا انہون نے خرابی
کی تھی اور دونون باب دل کے خارج کردئے تھے اور پھر بیل صاحب مارسیونی فرقہ کے
بیان مین لکھتا ہے کہ یہہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ دو خدا ہین ایک خالق خیر کا
اور دوسرا خالق شر کا اور کہتا تھا کہ توریت اور سب کتابین عہد عتیق
کی دوسرے خدا کی عطا کی ہوئی ہین اور یہہ سب مخالف عہد جدید کے ہین اور یہہ بھی
لکھتا ہے کہ وہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ عیسی ع بعد مرنے کے جہنم مین اوترے اور وہان
سے قابیل اور سدوم کے لوگون کی ارواح کو نجات دی کیونکہ وے عیسی ع کے

سامہنے حاضر ہوئے اور اونہون نے اپنی زندگی مین خدا خالق شر کی اطاعت نہ
کی تہی اور ہابیل اور نوح اور ابراہیم اور قدمار نیکون کی روحون کو دوزخ مین
رہنے دیا کیونکہ اونہون نے گروہ اول کا خلاف کیا تہا اور یہہ فرقہ عقیدہ رکہتا تہا
کہ خالق جہانکا وہی خدا ہنین جسنے حضرت عیسی کو بہیجا ہے اسی لیئے عہد عتیق کی کتابونکو
الہامی نہ مانتا تہا اور عہد جدید مین سے انجیل لوقا کو مانتا تہا اور اوسمین سے بہی دونو
باب اول کو نہین مانتا تہا اور پولوس کے نامجات سے دس نامجے مانتا تہا لیکن
ہنین بہی جو اوسکے خیال کے مخالف تہا اوسکو رد کر دیتا تہا اور لارڈنر آٹہوین
جلد کے صفحہ ۴۸۹ مین لکہتا ہے کہ مارسیون نے عہد عتیق کی کتابون کو بالکل الگ کر دیا
تہا اور کہتا تہا کہ یہہ کتابین اوسکی بہیجی ہوئی ہین جو سارے گناہون اور برائیون کا
خالق ہے اور اوسکے پیرو کہتے تہے کہ توریت اور انجیل ایک شخص کی بہیجی ہوئی نہین
اسلیئے کہ بہت سی چیزین اول مین دوسرے کے مخالف ہین اور کہتے تہے کہ اول مین
بیان ہے کہ جہان کا خالق جاہل ہے کیونکہ آدم کو پکارا کہ تو کہان ہے اور اسیطرح
متلون ہے کہ مختلف حکم دیتا ہے اور جہانکے پیدا کرنیکا اور ساول کو بادشاہ کرنے
سے پچہتایا پہر صفحہ ۴۸۶ مین اوسی جلد کے فرقہ مارسیونی کے حالمین لکہتا ہے
کہ یہہ فرقہ عہد عتیق سے اسقدر نفرت رکہتا تہا کہ عہد جدید کی اون کتابونسے

جسکو وہ مانتا تہا اون سب ورسون کو جنمین ذکر توریت یا اور پیغمبرونکا تہا
یا اونمین اون کتابون سے حوالا لیا گیا تہا یا اونمین حضرت عیسی کے آنے کی
پیشین گوئی تہی یا اونمین باپ کو دنیا کا خالق کہا تہا نکال کر بہت سے فقرے
اپنی طرف سے لگا دیئے تہے اور کہتے تہے کہ یہودیونکا خدا اور ہے اور عیسی کا
باپ اور اور عیسی انہین کے مٹانے کو آیا تہا کیونکہ وہ انجیل کے مخالف تہا پہر لوسی
جلد مین بڑی تفصیل سے حال اونکا مرقوم ہے اور کچہہ تہوڑا اوس سے بطور خلاصہ
لکہا جاتا ہے کہ مارسیون عہد جدید سے کل گیارہ کتابین مانتا تہا اور اون گیارہون
کو بہی ناقص و تبدیل کی تہی اور اونکو دو قسم کرتا تہا انجیل اور نامے
اور انجیل سے فقط انجیل لوقا کی مانتا تہا اور نامون سے پولوس کے نامجات کو
اور ان دونون قسمون سے بہی بہت کچہہ نکال ڈالا تہا اور بہت جا الحاق کیا تہا
پہر لارڈنر تیسری جلد مین فرقہ مانی کیز کے بیان حال مین قول اگستائن کا
یون نقل کرتا ہے کہ یہہ فرقہ کہتا ہے کہ وہ خدا جسنے موسی کو توریت دی اور
عبرانی پیغمبرون کے ساتہہ بولا سچا خدا نہین بلکہ ایک شیطان ہے شیطانون مین
کا اور عہد جدید کی مقدس کتابونکو مانتا ہے لیکن الحاق کا انمین قائل ہے
اور جو اوسکے پسند آتا ہے سو لے لیتا ہے اور باقی کو ترک کرتا ہے اور بعض جہوٹی کتابین

اون پر ترجیح دیتے کہتا ہے کہ یہ کتابین بالکل صحیح ہین پہر لکہتا ہے کہ سب
مورخون کا اتفاق ہے کہ تمام فرقہ مانی کیز کا ہر وقت مین مقدس کتابون عہد
عتیق کو نہین مانتا تہا اور اعمال ارکلاس مین اوسکا یہہ عقیدہ لکہا ہوا ہے
کہ شیطان نے یہود کے پیغمبرونکو فریب دیا ہے اور شیطان ہی موسیٰ اور یہودیون
کے پیغمبرون سے بولا ہے اور دوسرے باب یوحنا کو سند کرتے ہین کہ مسیح علیہ السلام نے
ان سب کو چور اور ڈکیت کہا ہے اور اعمال حواریین کو خارج کردیا تہا اور فاسٹس
کہتا تہا کہ اگر تم انجیل کو مانتے ہو تو تمکو چاہیے کہ سب اون چیزون کو مانو جو اسمین
لکہی ہین اور تم جو عہد عتیق کو مانتے ہو تو کیا اون سب چیزونکو جو اسمین ہین
یقین کرتے ہو بلکہ سوا اون پیشین گوئیونکے جو اوس بادشاہ یہود کے حق مین
ہین جسکو تم مسیح کہتے ہو اور سوا بعض اخلاقی نصیحتون کے تم اسکو کچہہ زیادہ قدر
نہین کرتے بہ نسبت پولوس کے جو اوسکو گندگی خیال کرتا ہے پس کیون مین عہد
جدید کے ساتہ ایسا ہی نکرون کہ جو میری نجات کے لیئے مفید اور درست ہے اوسے
مانون اور اون چیزون سے انکار کرون جو فریب سے تمہارے باپ دادون نے
اوسمین الحاق کردی ہین اور اوسکی خوبصورتی اور بہتری کو بدشکل اور خراب کردیا
کیونکہ یہہ تحقیق ہے کہ اس عہد جدید کو نہ حضرت عیسیٰ نے لکہا اور نہ اونکے حواریون نے بلکہ ایک مدت کے بعد کسی

گمنام شخص نے لکھا ہے اور اوسنے اس لحاظ سے کہ مبادا اوسکو اون حالات سے جو لکھتا ہے غرض ہو
سمجھکر اعتبار نکرین حواریون اور جو ایونکے فیجون کے نام لگا دیئے ہین اور اوسنے عیسیٰ کے مریدون
کو بڑی تکلیف دی ہے کہ اونکے نام سے اون کتابونکو جنمین بہت سی غلطیان اور تضاد ہے شایع کیا
کیا یہہ حضرت عیسیٰ کے مریدون کے ساتھ جو باہم متفق اور یکدل تھے برائی کرنی نہین ہے
اور ہمنے یہہ دیکھکر یہہ طور درست لیا ہے کہ ہر چیزکو موافق قاعدہ عقل اور ادراک کے دریافت کرکے
اون چیزونکو جو ایمان مین مفید ہین مسیح اللہ کے باپ خدا بزرگ کی عزت کے قابل ہین قبول
کرین اور اون چیزونکو جو مفید نہین قابل نہین رد کرین اور جیسا حضرت عیسیٰ نے عہد عتیق
مین بعض چیزونکو رکھا اور بعضونکو رد کیا اوسیطرح روح القدس جسکی بابت عیسیٰ نے انجیل
مین وعدہ کیا تھا جیسا لکھا ہے کہ کیا ہم مانین اور کیا رد کرین اوسلیئے ہم روح القدس کے وسیلے سے
عہد جدید مین وہی نکرین جو ہمنے مسیح کے وسیلہ عہد عتیق مین کیا خصوصاً اوس حالمین جبکہ پیشتر
کہا گیا کہ اوسے نہ عیسیٰ نے لکھا اور نہ حواریونے بالجملہ جیسا تم عہد عتیق سے صرف پیشین گوئیان اور
باتین اخلاق کی لیتے ہو اور حکم ختنہ اور قربانی اور یوم السبت وغیرہ کو رد کرتے ہو تو ہمارا سمجھین
کیا مباحثہ ہے کہ ہم بھی عہد جدید سے صرف وہی چیزین لین جو ابن کی عزت کے قابل ہین اور اونکو جو
حواریون نے لکھا اور بطالت پیچ کرین اونکو جو حواریونسے جہالت سے کہین یا جھوٹ اور بیہودگی سے اونکی طرف منسوب
ہوئین انتہی اور فرقہ رومن کاتھلک جو باتفاق علما پروٹسٹنٹ کے بھی [illegible] مین [illegible] سے [illegible]

اور اب بھی پروٹسٹنٹ کے سارے فرقون سے چند حصہ زیادہ ہی اُسکی جماعت
بیبل مین نو دس کتابین اور الہامی ٹھہراکے داخل کرتا ہی اور عشای ربانی
مین حضرت عیسیٰ کی حضوریکا قایل ہے اور اُسکو سجدہ کرنا فرض جانتا ہے
پس پادری صاحب جو بعض فرقہ کے قول کو دلیل گردانتے ہین اور ہمارے
مقابلہ مین پیش کرتے ہین ذرا بچشم انصاف اپنے فرقون کے حالات پر نظر
کرین کہ کیسا عقیدہ رکھتے ہین اور لارڈنر کی کتاب الاسناد کی جلد پانچوین
کے صفحہ ۱۲۴ مین مرقوم ہے کہ جب قسطنطنیہ مین مسالہ حاکم تھا پاک انجیلین
مصنفون کی جہالت کے سبب سے بحکم بادشاہ اناسطیثوس بُری ٹھہرائی
گئین اور اُنکی پھر کر تصحیح ہوئی اور ریس کے سائیکلوپیڈیا کی جلد ۴ مین بیبل کے
بیان مین لکھا ہے کہ ڈاکٹر کینی کاٹ لکھتا ہے کہ قریب تمام نسخے موجودہ عہد عتیق کے
مابین سنہ ایکہزار اور چودہ سو ستاون کے لکھے گئے ہین اور اسی سے استدلال
کرکے یہہ بات کہتا ہے کہ تمام نسخے جو ساتوین صدی یا آٹھوین صدی کے لکھے ہوئے تھے
یہودیون کی کونسل کے حکم سے بسبب اسکے کہ وہ نسخے اُن نسخون سے جنکو وہ
بہتر سمجھتے تھے بہت مخالفت رکھتے تھے نیست و نابود کیے گئے اور پیٹ والٹن
بھی اسی وجہ سے یہہ کہتا ہے کہ چھ سو برس کے نسخے کمیاب ہین اور سات سو

اہتہ موسیس کا نسخہ تو بہت ہی نایاب ہے ہارن صاحب جلد دوسری کے صفحہ
۸۰۹ مین لکہتا ہے کہ اکہارن ان علماء جرمنی مین سے ہی جو حضرت موسیٰ کے
الہام کے قائل نہین اور صفحہ ۸۱ مین لکہتا ہے کہ شلزا ورڈ اہتہ اور روزن ملر
اور ڈاکٹر جدیس اس بات کے قائل ہین کہ موسیٰ کو الہام نہ تہا بلکہ اوسنے
اپنی پانچون کتابین اسوقت کی مشہور روایتون سے جمع کی ہین اور یہی رای
اب علماء جرمنی مین بہت پہیلی ہوئی ہی اور مستر کاکرن نے رسالہ ۳ مین لکہا ہے
کہ اسٹابلن جرمنی کہتا ہے کہ اشعیا کے ۴۰ باب سے ۶۶ باب تک اشعیا کی تصنیف
نہین ہو سکتے اب پادری صاحب نے گریبان مین منہ ڈال کے دیکہین
کہ انکے فرقے کتب مقدسہ پولوس مقدس کی نسبت کیا کچہہ اعتقاد رکہتے
ہین اور اپنے مصححین مین سے ڈاکٹر کنی کاٹ کو جسکی گواہی پر پادری صاحب
بہت اچہلتے تہے ملاحظہ کرین کہ وہ کتب مقدسہ کے نیست و نابود کرنے کے باب مین
کیا لکہتا ہے اور لارڈنر کی اوس روایت کی طرف جو اسنے انجیل کی نسبت نقل کی ہے توجہ
کرین جواب تحقیقی مخفی نرہے کہ جو پادری صاحب نے بدلیل اقوال بعض علماء شیعی قرآن
شریف کی تحریف و تبدیل کا دعوی کیا ہے سراسر بے بنیاد و محض لغو ہے کیونکہ
پادری صاحب جس فرقے کے بعض آدمیونکے قول سے دلیل لاتے ہین اوسی فرقے

سے علماء معتبر اور محققین اور مجتہدین اور بڑے بڑے فاضل اسبات سے
صاف انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو شخص قرآن شریف کی تحریف کے
قائل ہونے کی بابت ہم لوگون کو متہم کرتا ہے بالکل جھوٹا ہی اور ہم ہرگز اسبات
کے قائل نہین ہین چنانچہ شیخ صدوق ابو جعفر محمد ابن علی بابویہ قمی جو اس
فرقہ کا بڑا عالم ہے رسالہ اعتقادات مین یون لکھا ہے اعتقادنا فی القرآن
ان القرآن الذی انزل اللہ تعالی علی نبیہ ھو ما بین الدفتین وھو ما فی ایدی
الناس لیس باکثر من ذالک ومبلغ سورہ عند الناس مائۃ واربعۃ عشر سورۃ
وعندنا والضحی والم نشرح سورۃ واحدۃ ولایلاف والم ترکیف سورۃ واحدۃ
ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذلک فھو کاذب الخ یعنی قرآن کے باب
مین ہمارا یہہ اعتقاد ہے کہ قرآن جسکو اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا ہا وہی
ہے جو بین الدفتین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون کے ہاتھ مین پایا جاتا
اس سے زیادہ نہین اور اسکی سورتین لوگونکے نزدیک ایک سو چودہ ہین
اور ہمارے نزدیک والضحی اور الم نشرح ایک سورۃ ہے اور سورۃ الفیل اور لایلاف
ایک سورۃ ہے اور جو شخص ہماری طرف اسبات کی نسبت کرے کہ ہم کہتے
ہین کہ قرآن اس سے زیادہ تھا پس وہ جھوٹا ہے فقط اور سید مرتضی جو بہت

بڑا مجتہد فرقہ شیعہ کا یہ کہتا ہے ان العلم بصحۃ القرآن کالعلم بالبلدان و
الحوادث الکبار والوقائع العظام المشہورۃ واشعار العرب المسطورۃ فان
العنایۃ اشتدت والدواعی توفرت علی نقلہ وبلغت الی حد لم تبلغ الیہ فیما
ذکرناہ لان القرآن معجزۃ النبوۃ وماخذ العلوم الشرعیۃ والاحکام الدینیۃ و
علماء المسلمین قد بلغوا فی حفظہ وعنایتہ الغایۃ حتی عرفوا کل شیئ فیہ من
اعرابہ وقراءتہ وحروفہ وآیاتہ فکیف یجوز ان یکون مغیرًا ومنقوصًا مع العنایۃ
الصادقۃ والضبط الشدید الخ یعنی البتہ قرآن کی صحت کا علم ایسا ہے جیسا شہرون
اور بڑے بڑے حادثون اور واقعون اور عرب کے لکھے ہوئے شعرون کا علم
کیونکہ قرآن کی نقل کرنے مین بڑی کوشش کی گئی اور بہت سے سبب مجتمع ہوئے
تھے اور وے اسباب قرآن کے مقدمہ مین اُس حد تک پہنچے تھے جس حد تک
اشیاء مذکورہ مین نہین پہنچے اسلیئے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ اور شرعی
اور دینی حکمون کی اصل ہے اور اسلام کے عالم اُسکی محافظت اور نگہداشت
مین نہایت کے درجہ کو پہنچے مین یہان تک کہ جو کچھ قرآن مین از قسم حرکات
اور حروف اور آیات کے ہے اُنہون نے اسکو معلوم کر رکھا ہے پس باوجود ایسی
سچی محافظت اور بڑی نگہداشت کے کیونکر ہو سکتا ہے کہ اسمین تغیر یا نقصان

ہوگیا ہو علی ہذا القیاس ابو علی طبرسی صاحب تفسیر مجمع البیان جو اعظم مفسرین
شیعہ مین سے ہے اور اسکی تفسیر عام علماء شیعہ کے نزدیک مسلم الثبوت ہے اپنی
سید مرتضی سے یون نقل کرتا ہے کہ ان القرآن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان مرتباً علی ما ہو علیہ الآن وانہ کان یعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
یتلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ ختموا علی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عدۃ ختمات
ومن خالف فی ذالک من الامامیۃ فلا یعتد بخلافہم فان الخلاف منسوب الی
قوم نقلوا اخباراً ضعیفۃ لایرجع بمثلہا عن العلم المقطوع علی صحتہ یعنی قرآن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اسی ترتیب پر تہا جس ترتیب پر اب موجود ہے
اور بلاشک یہی قرآن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پڑھا جاتا اور اُنکے حضور
تلاوت کیا جاتا تہا اور اصحابون نے بارہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اسکو
ختم کیا اور امامیہ مین سے جو شخص اسکے خلاف سمجہے اسکی مخالفت اعتبار کے قابل
نہین ہے اسلیئے کہ یہہ مخالفت اُن لوگون کی طرف نسبت کیجاتی ہے جنہون نے ایسی
ضعیف ضعیف خبرین نقل کی ہین کہ اونکی جہت سے علم قطعی سے پہر نہین سکتے اسی
طرح قاضی نور اللہ شوستری کہ وہ بہی اعظم علماء امامیہ سے ہے اپنی کتاب مصائب
النواصب مین لکہتا ہے ما نسب الی الشیعۃ الامامیۃ بوقوع التغیر فی القرآن

لیس مما قال بہ جمہور الامامیۃ انما قال بہ شرذمۃ قلیلۃ منہم لا اعتداد
فیما بینہم یعنی قرآن مین تغیر واقع ہونے کا اعتقاد جو گروہ امامیہ کیطرف
نسبت کیا گیا ہے اُس قسم سے نہین ہے جسکے جمہور امامیہ قائل ہون بلکہ صرف
تہوڑے سے لوگ ہین جنکے قول کا کچہ اعتبار نہین ایسا ہی محمد بن الحسن حر عاملی
نے جو فرقہ شیعہ مین بڑا محدث گذرا ہی اپنے ایک رسالہ مین جو اپنے بعض ہمعصر اور
معاصرین کی رد مین لکھا ہے یون کہا ہے کہ ہر کسیکہ تتبع اخبار وتفحص تواریخ
وآثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن درغایت شہرت واعلیٰ درجہ تواتر بودہ
وآلاف صحابہ حفظ ونقل میکردند آنرا ودر عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجموع
مولف بود انتہیٰ ملخصاً یعنی جسنے حدیثون اور تاریخون کو خوب دیکھا ہے
وہ اسبات کو بالیقین جانتا ہے کہ قرآن نہایت شہرت اور تواتر کے اعلیٰ
درجہ پر رہا ہے اور ہزارون صحابی اُسکو حفظ اور نقل کرتے تھے اور عہد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم مین جمع اور مولف ہو چکا تہا اور اسی طرح اَور علماء شیعہ کی تصریح
سے علاوہ اسکے خود قرآن شریف مین اللہ جل شانہ نے سورہ حجر مین فرمایا ہے
کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنی تحقیق ہمنے آپ اتارا اس قرآن
کو اور ہم البتہ اوسکے نگہبان ہین (یعنی ہر وقت مین زیادہ اور نقصان اور

تحریف اور تبدیل سے اور سورہ حم سجدہ مین ارشاد کیا ہے لا یاتیہ الباطل
من بین یدیہ ولا من خلفہ اسپر باطل کا دخل نہین اگے سے نہ پیچھے سے یعنی
اِس کتاب پر تحریف و تناقض کا دخل کسی وجہ سے نہین اور علماء شیعہ
بہی اِن آیتون کی اسیطرح تفسیر کرتے ہین چنانچہ تفسیر صراط المستقیم مین
جو علماء امامیہ کے نزدیک معتبر تفسیر ہے پہلے آیت کے بیان مین یہہ لکہا ہے
اِی انا لحافظون من التبدیل والتحریف والزیادۃ والنقصان اور ملا فتح اللہ
شیرازی اپنی تفسیر مین دوسرے آیۃ کے ذیل مین صاحب صراط المستقیم کے
موافق لکہتا ہے پس اسصورت مین کہ قرآن شریف مین خود اللہ تعالے نے
ایسا وعدہ فرمایا اور اہل تشیع کے بڑے بڑے مفسرین اور مجتہدین نے بہی ایسا ہی
کچھ لکہا بجد یکہ شیخ صدوق نے دعوے کیا کہ جو کوئی ہمارے اوپر اسبات کا
اتہام کرے کہ ہم قرآن کی کمی کے قائل ہین وہ جھوٹہا ہے تو ہر صاحب
فہم اور عاقبت اندیش بخوبی معلوم کریگا کہ اگر بعض غیر معتبر آدمی اسبات کے
قائل بہی ہو گئے ہون تو انکا قول جمہور کے مقابلہ مین قابل اعتبار نہین جیسا کہ
خود پادری صاحب بہی لکہتے ہین اسپر بہی اگر پادری صاحب آدمی دینگا دینگی
سے اپنی ہی کہے جاوے اور انصاف کی انکہین بند کر لیوے تو ہمارا کیا نقصان

سے سہ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ یہی پادری صاحب کی وہ بدگمانی جو حضرت عثمان پر قرآن کے جمع کرنے کی نسبت کرتے ہین سو یہہ ایک بڑا التعجب انگیز معاملہ ہے شاید پادریصاحب قرآن شریف کو بہی مثل اور کتب مقدسکے سمجھتے ہین جو ایسا لغو دعوی کر بیٹھے ہین کیا قرآن متی کی انجیل ٹہرا جسکی سنہ تالیف کا بہی آج تک پتہ نہین کیا مرقس کی انجیل ہے جسکی زبان ہنوز مشخص نہین ہوئی کہ وہ کس زبان مین لکہی کیا قرآن کو شاہدات یوحنا ٹہرا لیا ہے جسکے مولف کا حال یہی چوتہی صدی تک متحقق نہین ہوا تہا کیا قرآن کا حال مثل نامہ عبرانیان تصور کیا ہے جسکی نسبت یہہ گفتگو ہے کہ آیا وہ پولوس کی تصنیف ہے یا نہین اور وہ یونانی مین لکہا گیا تہا یا عبرانی مین کیا قرآن اسطرح جمع ہوا ہے کہ اٹہارہ سو برس کے بعد جبکہ کاتب اور بدعتی اور دیندار لوگ اپنی اپنی خواہش کے مطابق خوب خاک وڑا چکے اور دل کہول کہول اصلاح و ترمیم کر چکے تب ایک شخص ٹشینڈورف تصحیح کرنے اور نسخون کا مقابلہ کر کے درست کرنے لگا حاشا وکلا ذرا پادریصاحب ایسا گمان بد حضرت قرآن شریف کی نسبت کر کے اپنی عاقبت نہ بگاڑین اور ایک یاوہ گفتہ کے لئے اپنی سخت دلی اور تعصب بیجا سے ہاتہہ اٹہا کر ان باتون کو سنین کہ حضرت عثمان رضہ نے

جو قرآن شریف کو جمع کیا کچھہ پن تہا بلکہ تہین بلکہ یہہ کام بہین کر لیا بلکہ بارہ ہزار
آدمی اس کام مین شریک تھے اور انمین بہت سے حافظ تھے اور زید بن
ثابت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین کاتب وحی تھے اور اوروں کاتبان
وحی اُسکے مہتمم تھے جیسا اوس حدیث سے ہی جو یا دریصاحب نے مشکاۃ المصابیح
سے میزان الحق مین نقل کی ہے واضح و آشکار ہے اور اسکے سوا یہہ
اسوقت اسلام ایک عالم مین شائع ہو رہا تہا اور لاکہون آدمی مسلمان ہوگئے
تھے اگر بالفرض حضرت عثمان رضہ کسی طرح کا بہی کچھہ تصرف کرتے تو تمام عالم
کے حافظون کا کیا علاج تہا اور اُنکے دلون پر کیونکر تصرف چل سکتا علی الخصوص
بہت صحابی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ قرآن شریف کی
تعلیم پاکر حفظ کر چکے تھے کہ ایک اُنمین سے حضرت مرتضی علی خلیفہ چہارم
اور اُنکے دونون صاحبزادے حسنین علیہما السلام بہی تھے کیونکر اسپر
راضی ہوتے علاوہ برین بعد انتقال حضرت عثمان رضہ کے حضرت علی اور اولاد
حضرت ائمہ اسی قرآن شریف کو مانتے رہے **قولہ** مہتمم اب کہتے ہین کہ
وسے کو کس لئے **اقول** سبحان اللہ یا دریصاحب بڑے سمجھے ہین اور مطلب
ہی خوب سمجھے جہین مین تو سمجھا ہون کہ صاحب نے اثبات کو تبدیل

کر لیا کہ جن علما مین سے ذکر اپنے خط مین کیا ہے اُنہون نے اُن نسخون
کو ساتوین صدی کے بعد کا سمجھا ہے تو یہہ نقل کرنے مین خلاف واقع کیونکر
ہوا پس رہا پادری صاحب کا یہہ عذر کہ اکثر مصححین اسبات پر متفق ہین
کہ وے نسخے ساتوین صدی سے پیشتر لکہے گئے ہین سو یہہ اُنکی چالاکی
ہے اب مین مضمون کے ملاحظہ کے لیئے ہارن صاحب کی اس مقام
کی عبارت کا ترجمہ لکہتا ہون ہارن صاحب نسخہ اسکندریانوس کے باب
مین دوسری جلد کے صفحہ ۳۰ مین لکھتا ہے کہ اس نسخہ کے پرانا ہونے مین
گفتگو ہے گریب اور شلز گمان کرتے ہین کہ شاید یہہ نسخہ چوتھی صدی
کے آخر کا ہو میکلیش کہتا ہے کہ اِس نسخہ کے قدیم ہونے کی یہی حد ہے
یعنی اس سے زیادہ پرانا نہین مان سکتے کیونکہ اُسمین اِتہاناشیس کا
نام موجود ہے اوڈن اُسکو دسوین صدی کا سمجھتا ہے ویتستین
پانچوین صدی کا جانتا ہے اور اُسکا یہہ گمان ہے کہ شاید یہہ نسخہ اُن
نسخون مین سے ہو جو ۶۱۵ء مین سریانی ترجمہ کے لیئے اسکندریہ مین
جمع کیئے گئے تھے ڈاکٹر سیملر اسے ساتوین صدی کا سمجھتا ہے مونٹ فاکن
کی یہہ رائے ہے کہ نہ نسخہ اسکندریانوس اور نہ کوئی اور نسخہ چھٹی صدی کا

پیشتر کا یقیناً کہا جا سکتا ہے پیکالیس سمجھتا ہے کہ یہہ نسخہ اُس زمانہ
مین لکھا گیا جبکہ عربی زبان مصریون کی بولی ہو گئی تھی یعنی مسلمانون کے
اسکندریہ پر تسلط کرنے کے ایک یا دو صدی بعد کیونکہ اُسکا کاتب میم اور بے
بدلکر ایک کو دوسری کے مقام پر بہتیری جگہہ لکھہ گیا ہے جیسا عربی زبان مین
اکثر ہو جاتا ہے اور وہ اِس دلیل سے یہہ نتیجہ نکالتا ہے کہ وہ نسخہ
آٹھوین صدی سے پیشتر کا نہین ہے وائنڈ یہہ سمجھتا ہے کہ یہہ نسخہ
چوتھی صدی کے اواسط یا اواخر کا لکھا ہوا ہے اور ہم اس سے زیادہ اُسکو
پرانا نہین مان سکتے کیونکہ اُسمین ابواب اور فصول موجود ہین اور
اُسمین یوسی بیس کے قانون کا حوالہ بھی ہے وائنڈ کی دلیلون پر سپاٹن
نے اعتراض کیا ہے اس نسخہ کے چوتھی یا پانچوین صدی کے ہونے کے باب مین
جو دلیلین لائی گئین وہ یہہ ہین پولوس کے نامون مین ابواب کی تقسیم
نہین ہے حالانکہ سنہ ۳۹۶ مین یہہ تقسیم ہو گئی تھی اُسمین کلیمنٹ کے نامے
ہین جنکا پڑھنا کونسل لوڈیسیا اور کارتیج مین منع ہو گیا تھا یہان سے
شُلز نے یہہ بات سمجھی ہے کہ وہ نسخہ سنہ ۳۹۴ سے پہلے لکھا گیا اور وہ ایک
نئی دلیل لاتا ہے کہ چودھوین وہرم گیت مین ایک جملہ نہین ہے جو سنہ ۳۴۰

اور شکستہ و مین مستعمل تہا اسی سے وہ نسخہ اس سے پیشتر لکہا گیا ہوگا
طالب دِلسٹین گمان کرتا ہے کہ نسخہ ملکہ جیروم کے زمانہ سے پیشتر لکہا گیا ہو
اسلیئے کہ یونانی متن کو پرانی آتالک ترجمہ سے بدلا ہے وہ کہتا ہے کہ کاتب
نہین جانتا کہ عبریون کو ہگارین کہتے تھے اسلیئے کہ اسنے اگاراو کے بدلہ
مین اگوماو لکہا ہے اوڈوت نے کہا ہے کہ یہہ صرف غلطی ہے اسلیئے کہ
اگاراو ن پچہلے درس مین آچکا ہے میکالس کہتا ہے کہ ان دلیلون سے
کچہہ ثابت نہین ہوتا اسلیئے کہ یہہ نسخہ کسی قدر پرانے نسخہ سے ضرور نقل
ہوا ہوگا اور جو ٹہیک ٹہیک نقل ہوا ہے تو یہہ ساری دلیلین اُس
نسخہ سے علاقہ رکہینگی نہ نسخہ کوڈکس اسکندریانوس سے صرف خط اور
حرفون کی شکل اور اعراب کے نہونے کے سبب البتہ کچہہ فیصلہ ہو سکتا ہے
جو دلیلین اسبات کے ثبوت کے لیئے کہ وہ نسخہ چوتہی صدی کا نہین ہے
پیش کی گئی ہین وہ یہہ ہین ڈاکٹر سملر خیال کرتا ہے کہ زبورون
کی بہتری کی بابت اتہاناسیس کا نامہ اسکی زندگی مین تو لگایا جانا محال
معلوم ہوتا ہے اس نامہ سے اوڈِن نے دلیل نکالی ہے کہ یہہ نسخہ پانچوین
صدی کا ہے یہہ نامہ ہوتا ہے اور اتہاناسیس کے حین حیات

جعل نہین ہو سکتا تہا اور دسوین صدی مین جعل سازی کا بڑا زور شور تہا
انتہی پہر ہارن لکہتا ہے کہ ان دونون نسخون یعنی کودکس اسکندریانوس
اور وہی کانوس مین ارجن کے نشان نہین ہین اِس سے ڈاکتر
کنی کاٹ نے استدلال کیا ہے کہ نہ تو یہہ ارجن کے نسخہ اور نہ اسکی نقلون
سے نقل کئے گئے ہین پس اب صاحبان انصاف ملاحظہ کرین کہ ایا پادری صاحب
کا وہ قول کہ نسخہ کوڈکس اسکندریانوس دو سو برس پیشتر انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ سے لکہا گیا درست ہے یا میری وہ بات کہ یا تو وہ نسخہ انہوین
صدی کا جیسا ہیکلیس کہتا ہے یا ساتوین صدی کا جیسا سِملر کہتا ہے
یا دسوین صدی کا جیسا اوڈن کہتا ہے ٹہیک اور درست ہے کیونکہ جن
دلیلون کو بعض علماء نے اسکی قدامت کی بابت پیش کیا ہے ان سبکو میکالیس
رد کرتا ہے کہ اگر وہ باتین درست مانی بہی جاوین تاہم اس نسخہ پر صادق
آوینگی جس پرانے نسخے سے وہ نقل کیا گیا ہے نہ اِس نسخہ پر اور جو پادری صاحب نے
ترجمہ سریانی اور لاطینی اور کاپٹی اور ارمنی کا ذکر کرکے ہارن صاحب کی
دوسری جلد کی طرف حوالہ دیا ہے سو عجب تعجب انگیز معاملہ ہے اسلئے کہ ترجمہ
سریانی مین تو نامہ دوم پطرس اور نامہ یہودا اور دوم وسیوم نامہ

یوحنا اور مشاہدات یوحنا نہین ہین اور ورس ۷ باب ۵ نامہ اول یوحنا
اور ورس ۲ سے تا ۱۱ باب ۸ انجیل یوحنا اسمین نہین ہے جیسا کہ ہارن
صاحب نے جلد دوسری کے صفحہ ۴۰۶ اور ۴۰۷ مین لکھا ہے اور لارڈنر
اپنی کتاب کی جلد چوتھی کے صفحہ ۳۲۳ مین لکھتا ہے کہ مشاہدات یوحنا
پرانے سریانی ترجمہ مین نہین ہے اور نہ بارہی بریوس اور نہ یعقوب نے
اسپر شرح لکھی ہے اور ایسے بزجوئے بہی اپنی فہرست مین نامہ دوم پطرس
اور نامہ دوم وسوم یوحنا اور نامہ یہودا اور مشاہدات یوحنا کو چہوڑ دیا ہے
اور یہی راے دوسرے سریانیون کی ہے اور ڈاکٹر بلس کہتا ہے کہ سریا کے
کلیسیا نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یہودا اور
مشاہدات یوحنا کو نہین تسلیم کرتے تہے اور عرب کے کلیساؤن کا بہی یہی
حال تہا پہر ہارن صاحب چوتہی جلد کے صفحہ ۴۶۳ مین ترجمہ لاطینی کی بابت
یون لکھتا ہے کہ پانچوین صدی سے پندرہوین صدی تک بہت سی خرابیان
اور الحاق اسمین ہوئے اور صفحہ ۴۶۷ مین لکھتا ہے کہ یہہ بات ضرور یاد
رکہی جاوے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین کیا گیا اسکے نقل
کرنیوالون نے بہت ہی ناجائز بے قیدی سے عہد جدید کی ایک کتاب

هین دوسری کتاب کے فقرے داخل کیے اور عبارت حاشیہ کو متن مین درج
کرلیا اور لارڈنر جلد چوتھی کے صفحہ ۴۵ مین لکھتا ہے کہ نامہ فلیمان کو
بعض اشخاص واجب التسلیم نہ جانتے تھے پس جب ترجمون کا یہہ حال ہو کہ
سریانی ترجمہ مین تو پطرس کا دوسرا نامہ اور یہودا کا نامہ اور یوحنا کا دوسرا
اور تیسرا نامہ اور یوحنا کے مشاہدات غائب ہون اور ورس کے ورس
اسمین پائے نہ جاوین اور لاطینی ترجمہ مین طرح طرح کی خرابیان اور
الحاق کئے گئے ہون بلکہ اس ترجمہ مین سب تراجم سے زیادہ خرابی جابجا
ہو تو بھلا پادری صاحب کا یہہ فرمانا کہ وہ ترجمے اپکے ترجمون سے بالکل
مطابق ہین کیا لغو ہو گیا افسوس ہے کہ پادری صاحب امر حق مخفی رکھتے
ہین اور لوگون کو مغالطہ دینے کے لیئے اور اپنے مفاد کے واسطے کیسی بیجا
باتین لکھتے ہین خدا انکو راہ راست دکھلاوے اور تعصب بیجا سے بچاوے
خلاصہ ان وجوہ و دلائل سے بخوبی ثابت ہے کہ عہد جدید کا یہہ مجموعہ جو اب
مستعمل ہے عرب مین ہرگز ایسا نہ تھا اور جو پادری صاحب نے کوڈکس واٹی کانوس اور کوڈکس سکندریانوس کے
اختلاف کی بابت لکھا ہے کہ مین نے پادری صاحب کی عبارت کو غیر حق نقل کیا سو یہہ بڑی حیرت کی بات اور
پادری صاحب کی بابت اور غیر حق باتون مین سے ایک بات ہے مین کہتا ہون

کہ جس حالت مین پادری صاحب اسبات کو تسلیم کیا کہ ان نسخون مین بڑا
اختلاف قرات اور نقل کی ہین کسی نسخون سے تو پھر میرے قول اور
پادری صاحب کے قول مین کیا فرق رہا رہی تخصیص انجیل کی سو یہہ پادری صاحب
کا دعوی بلا دلیل ہے کیونکہ لفظ مانسکرپت یعنی نسخہ لفظ عام ہے کچھہ انجیل
کی تخصیص نہین ہے اور اگر بالفرض تخصیص ہی کیجاوے تو صرف عہد جدید
کی تخصیص نہین ہو سکتی بلکہ عہد عتیق و جدید دونون اسمین شامل ہین اور
پھر یہہ جو پادری صاحب لکھتے ہین کہ مین نے نوٹن اور ہالوین کے اقوال کو غلط
سمجھا اور اسمین مبالغہ کیا سو صرف پادری صاحب کا زبان سے کہہ دینا
کافی نہین ہے اگر پادری صاحب کے نزدیک مین نے مبالغہ کیا تھا تو انکو چاہیئے
تھا کہ دلائل ثابت کرتے **قولہ** ہشتم اسمین صاحب نے حق کہا الخ •
اقول عجب تماشے کی بات ہے کہ جس حالت مین ہم تیسرے اور چوتھے خط مین
ثابت کر چکے کہ کلام الٰہی یہہ بات کہین نہین ثابت ہوئی کہ یہی مجموعہ عہد
جدید کا حضرت عیسی کو وحی کیا گیا تھا اور نہ کسی اہل اسلام کا یہہ عقیدہ ہے
اور پانچوین خط مین بھی باقوال علماء مسیحی یہہ بات بخوبی تمام باثبوت
کو پہنچ گئی کہ سرمانی کلیسا اور عرب کے سارے کلیسا اس مجموعہ کو

کئی کتابون کو واجب التسلیم نہ جانتے تھے اور نہ یہہ کتابین انکے نسخون مین ہین
توپہر پادریصاحب کلام اللہ کی آیتون سے اِس سارے مجموعہ کی بابت کیونکر
استدلال کرتے ہین تسپر لطف یہہ ہے کہ بڑی جوانمردی اور جرات سے یہہ
کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے کہ مفسرین نے اِن ایات کی کیا تفسیر کی ہے اور
نہ اُنکی تفسیر سے ہمارا کچہہ کام ہے انکے محاورہ مین اسی بات کو لوگ کہتے ہین
کہ چہوٹا منہہ بڑی بات البتہ اُن مفسرین کی تفسیر جنھون نے ساری عمر علم
عربی کی تحصیل مین صرف کی پادریصاحب کے قول سے جو زبان عربی مین طفل
ابجد خوان کا درجہ بہی نہین رکھتے دانشمندون کے نزدیک بدرجہ
افضل و اعلی اور واجب التسلیم ہے قطع نظر اس سے اگر یہی بات ٹہیرگی
کہ کسی بات مین علماء مفسرین کے اقوال کو ماننا کچہہ ضرور نہو اکرے توپہر
پادریصاحب کو دین عیسوی سے بالکل ہاتہہ دہونا پڑیگا اور انکی ایک بات
بہی پیش نہ جاویگی اور جن جن آیات کو تاویل کر کرا کے پادریصاحب نے
اپنا عقیدہ ٹہیرا رکہا ہے قطعاً زائل و مستاصل ہو جائیگی مثلاً انجیل مرقس
کے باب ۱۳ کے ورس ۳۲ مین حضرت عیسیٰ کا قول اسطرح منقول ہوا
کہ اُس دن اور اُس گہڑی کی بات سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر

ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا کہ وقت کب ہے اور مرقس کی انجیل کے باب ۱۲
کے ورس ۲۹ مین یون فرماتے ہین الرب النہا رب واحد پہر یوحنا کی
انجیل کے باب ۱۴ کے ورس ۲۸ مین حضرت عیسیٰ یون کہتے ہین کہ میرا باپ
مجھسے بڑا ہے پہر متی کی انجیل کے باب ۱۹ ورس ۱۶ مین یون فرماتے ہین
کہ تو مجھے اچہا مت کہہ کیونکہ اچہا کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا پہر یوحنا کی انجیل
کے باب ۲۰ کے ورس ۱۷ مین کہا ہے کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ
اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس جاونگا اور پہر اُسی انجیل کے باب ۵
مین یون فرمایا ہے کہ مین آپ سے کچہہ نہین کرسکتا ہون پس اب ہم نہین
جانتے کہ مفسرین نے اِن آیات کو کس طرح بیان کیا اور نہ اُنکی تفسیر سے
ہمارا کچہہ کام ہے کیونکہ مضمون ظاہر و آشکار ہے مگر اتنا جانتا ہون کہ اگر اُن آیتون
مین کچہہ مضمون ہے تو البتہ یہہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بشر تہے اور علم غیب نہ رکہتے تہے
اور قیامت کا علم حضرت عیسیٰ کو نہ تہا اور خدا اونسے بڑا ہے جو اُنکا اور سبکا
رب ہے اور لفظ باپ سے کچہہ حضرت عیسیٰ کی تخصیص نہین ہوسکتی ہے بلکہ حضرت
عیسیٰ خدا کو جسطرح اپنا باپ کہتے ہین اُسیطرح سارے بندگان خدا کا باپ
بتلاتے ہین اسی طرح متی کے باب ۳ کے ورس ۹ مین حضرت یحیی کا قول یون ہے

لکہا ہے کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہوئی اس ورس
سے عیسائیون نے یہہ سمجہا ہے کہ حضرت یحیی اس مقام پر حضرت عیسی کی
خوشخبری سناتے ہین جو انکے بعد آنے اور ورس ۱۷ باب ۴ متی مین حضرت
عیسی کا قول یون منقول ہے کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک
ہوئی پس ہم نہین جانتے کہ ایکے مفسرون نے کیا معنی لکہے ہین اور نہ انکی
تفسیر سے ہمین کچہہ غرض ہے اگر معنی ہین تو یہی ہین کہ جیسا حضرت یحیی نے
اُن الفاظ سے حضرت عیسی کی خبر دی ویسا ہی حضرت عیسی نے بہی انہین الفاظ
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی اور انجیل یوحنا مین فریسیونکا
سوال حضرت یحیی سے یون مذکور ہے کہ انہون نے پوچہا کہ تو کون ہے کیا مسیح
ہے انہون نے جواب دیا نہین پہر پوچہا کیا تو وہ نبی ہے انہون نے کہا وہ
نبی بہی نہین ہون اس مقام پر معلوم نہین کہ مفسرین انکی کیا تاویل کرتے
ہین اور انکی تفسیر و تاویل سے ہمین کچہہ کام ہی نہین ہے اگر معنی ہین تو
یہی ہین کہ نبی سے آنحضرت صلعم مراد ہین **قوله** عیسائی وہی ہے جو
انجیل کی تمام تعلیمات تسلیم کرتا ہے الخ **اقول** اولاً تو ہماری بات کا یہہ
جواب نہین کیونکہ ہمنے تو یہہ لکہا تہا کہ پادری صاحب کے فرقہ کے نزدیک

رومن کاتہلک وغیرہ عیسائی نہین ہین ورنہ پادری صاحب بشپ جویل وغیرہ
کی کتابون کو دیکہین اور پروتستنت رسول خدا صلعم کے زمانہ مین تہے ہی
نہین تو پہر اسوقت عیسائی کون تہے دوم اس جواب سے پادری صاحب
کا کچہہ مطلب ہی نہین نکلتا ہے کیونکہ ہم دیکہتے ہین اور یہہ بات اظہر من الشمس ہے
کہ فرقہ پروتستنت اور رومن کاتہلک اور گریک وغیرہ کی تعلیمات و
مسائل مین بڑے بڑے فرق ہین مثلاً رومن کاتہلک عشاء ربانی مین
حضرت عیسی کی حضوری کے قائل ہین اور اُسے سجدہ کرنا فرض جانتے ہین
اور جو اُس سے انکار کرے اُسے مبتدع کہتے ہین اور پروتستنت ایسی باتون
کو بت پرستی بتلاتے ہین اور علی ہذا القیاس ہر فرقہ مسیحی یہی دعوی کرتا ہے
کہ ہم ہی لوگ انجیل کی ساری تعلیمات پر چلتے ہین اور باقی سب فرقے
گمراہ ہوگئے ہین چنانچہ فرقہ ایرین اور نسطوریہ اور یعقوبیہ وغیرہ بہی
دعوی کرتے تہے حال آنکہ یہہ سب مبتدع کہلاتے ہین پس جب کلیسائے
روم کے حکم سے یہہ فرقے مبتدع ٹہرلئے گئے تو پہر کیا وجہہ کہ پروتستنت
لوگ اس کلیسا کے حکم سے بدعتی نہ ٹہرین **قولہ** اور اسپینوزہ ایک یہودی
تہا اور اپنی بے ایمانی کے سبب یہودیون مین نکالا گیا الخ **اقول** یعنے

تو غضب نہین کیا بلکہ غضب تو پادری صاحب نے کیا کہ بہ قصد ایک غیر حق
اور جھوٹھہ بات لکھی کہ اسپینوزہ کو یہودی لکھا اور اسکی عیسائیت سے
انکار کیا ورنہ پادری صاحب پینی کی سائیکلوپیڈیا مین دیکھین کہ اسمین لکھا ہے
کہ اسپینوزہ عیسائی ہوا اور اُسکا نام بارد ق رکھا گیا لیکن بعد عیسائی ہونے
کے وہ اپنے تئین بینی دکت کہتا تہا اور انسائیکلوپیڈیا برٹینکا مین لکھا ہے
کہ اسپینوزہ عیسائی ہوا اور لوتہرین اور کالوینی کلیساؤن مین جایا
کرتا تہا **قولہ** اور جو آپ نے نسب نامہ کی بابت میرے جواب مین لکھا الخ
اقول ہمنے تو کچھہ بیجا نہین لکھا بلکہ پادری صاحب کے جواب خود بیجا ہین
اور انہون نے صرف قلم کو تکلیف دی اور کاغذ ضائع کیا چنانچہ یہہ بات ہر شخص پر جو
خط کو دیکھیگا واضح و آشکار ہوگی اور جو پادری صاحب لکھتے ہین کہ جب دوسری
قسمت داود کے نام سے شروع ہے جیسا مین نے بیان کیا تو اسکی اخیر قسمت
یعنی چودہوین پشت یوشیاہ ہے اور یکنیاہ تیسری قسمت کا پہلی پشت ہے
سو صریح خلاف واقع ہے کیونکہ درس ۱۱ باب ۱ متی مین لکھا ہے کہ یوشیاہ کا بیٹا
یکنیاہ اور اسکے بھائی پیدا ہوئے جب وے بابل کو اٹھ چلے پس اگر یکنیاہ تیسری قسمت
کا اول شخص ہوگا تو یہہ لازم آویگا کہ قید مین جانے کے وقت یوشیاہ زندہ تھا

اور جب ہی یہکنیا پیدا ہوا حال آنکہ یہ صریح غلط ہے کیونکہ یوشیا بیس برس پیشتر
اسکے مر چکا تہا اور یہکنیا کی بابل میں قید ہو کر جانیکے وقت اٹہارہ برس کی عمر تہی اور
تین مہینے یروشلم میں سلطنت کرچکا تہا انہیں مشکلوں کا لحاظ کرکے کلارک صاحب
یوشیا کے بیٹے یہویاقیم کو ایک پشت قرار دیکر چودہ پوری کرتا ہے اور لکہتا ہے
کہ کامت کہتا ہے کہ درس ۱۱ کو یوں پڑھنا چاہیے کہ یوشیا کے بیٹے یہویاقیم اور
اور اسکے بہائی اور یہویاقیم کا بیٹا یہکنیا بابل کو جلانیکے وقت پیدا ہوا الخ
اب منصف لوگ دیکہیں کہ پادری صاحب کے اس قول کا مصداق کہ جو قلم
میں آیا سو لکہا ہے کون ٹہیرتا ہے اور ملاحظہ کریں کہ قصداً خلاف کسنے کہا ہے
اور کون شخص ناواقفوں کے سامہنے اپنی بات بنایا چاہتا ہے **قولہ** یازدہم
آپ اپنے خط کے آغاز میں الخ **اقول** افسوس ہے کہ پادری صاحب اپنے
آخری دم تک اسی طرح کی خلاف گوئی اور غیر حق باتوں کے کہنے پر آمادہ ہوتے ہیں
اور اپنی چالاکی سے باز نہیں آتے منصف لوگ جو خطوں کو دیکہیں گے
خود انصاف کرلینگے کہ ہم دونوں میں سے جہوٹا کون ہے صاحبو ذرا انصاف
کرو کہ جب میں نے اپنے پہلے خط میں پادری صاحب کو صاف لکہہ بہیجا تہا کہ
اگر مجہے معاف رکہئے تو اخلاق سے بعید نہیں ہے اور جو آپ بمقتضائے

انجام کار اپنے عہدہ سے جواہی کیونکر مباحثہ کیا چاہتے ہین الخ تو آپ بتلائیے
کہ بانی اس مباحثہ کا کون ہے **قولہ** آپ پہلے خط مین لکہتے ہین کہ
مین نے صاحب استفسار کا جواب ہنوز نہین دیا الخ **اقول** ہم نے تو [illegible]
مین ایک جگہہ بہی کہین نہین دیکہتے کہ پادریصاحب نے صاحب استفسار اور
جوابون پر جو انہون نے مطاعن کی بابت دئے ہین کچہہ تعرض کیا ہو جس
ہمنے اسیکی طرف اپنے خط مین اشارہ کیا تہا ہان پادریصاحب نے اپنا گہر
سنبہالنے کے لیئے چند اوراق سیاہ کئے ہین اور صاحب استفسار کے ان
اعتراضون پر جو انہون تثلیث وتحریف کی بابت کئے ہین البتہ کچہہ سرسری جواب
کیا ہے سو وہ بہی بعینہ ایسا ہے جیسا پادریصاحب نے میرے خطونکا جواب
لکہا ہے اور یہہ جو پادریصاحب نے لکہا ہے کہ پہلا خط جسکی نقل مین نے چاہی
تہی انکے پاس نہین ہے سو خیر اب اسکی حاجت بہی نہین رہی کیونکہ
وہ خط ہمارے پاس کل آیا الحمد للہ علی احسانہ کہ پادریصاحب کے
خط کی ساری باتونکا جواب ادا ہوچکا اور یہہ بات بہی بخوبی پایہ ثبوت کو
پہنچی کہ پادریصاحب نے جو کچہہ غیر حق اور نا راست لکہنے کی بابت مجہپر الزام لگایا
تہا وہ سب محض بے بنیاد بلکہ بخلاف اسکے وہ سب باتین پادریصاحب کے

ذمہ ثابت ہوئین اسلیئے اب دو ایک باتین سامعین کے ملاحظہ کے لیئے اور
لکہی جاتی ہین پادری صاحب خط اخیر مرقومہ ۱۹ اگست مین لکہتے ہین کہ جو اس
صاحب کے خطوط ضروری کا جواب تہا سو میرے اخیر خط (یعنی مرقومہ ۴ اگست) مین ادا
ہوا ہے حالانکہ وہ امر ضروری جسکی نسبت مین نے اپنے خطوط مرقومہ ۲۷ ــ
جولائی اور ۵ اور ۴ اگست مین مکرراً استفسار کیا تہا اور جو اسی تردید کے
آغاز مندرجہ صفحہ ۱۱۶ مین مرقوم ہے طرح دیے گیئے اور بالکل جواب نہین دیا ہے
اور وجہہ اس طرح دینے اور جواب نہ لکہنے کی یہی ہے کہ اُنکے پاس اس بات کا
کچہہ جواب ہی نہین ہے اگر کچہہ بہی جواب ہوتا تو بیشک لکہتے اور ایسا صریح جہوٹہہ
نہ لیتے کہ گویا اُنہون نے میری ساری ضروری باتون کا جواب ادا کر دیا اور
یہہ جہوٹہہ اُنہون نے صرف اسلیئے اختیار کیا ہے کہ گریس باخ اور شولز کی
تصحیح کی بابت جو اُنہون نے لکہا ہے اور جسکی نقل صفحہ ۱۱۶ مین گذر چکی صریحاً
کئی جہوٹہہ بولے ہین اول یہہ کہ پادری صاحب کا یہہ کہنا کہ سب نسخے نزدیک
و دور سے جمع ہوئے غلط ہے کیونکہ اب بہی ہزارہا نسخے باقی ہین جنکا کبہی
مقابلہ نہین ہوا مثلاً روم کے کتبخانہ موسومہ واٹیکن مین ایک ہزار نسخون کا ہے
اور اُنمین سے صرف چوتیس ۳۴ نسخون کا مقابلہ ہوا ہے علاوہ اسکے فلارنس

کے بڑے کتب خانہ مین ہزارہا نسخے موجود ہین اور اُنمین سے صرف چوبیس
کا مقابلہ ہوا ہے اور پارس کے بادشاہی کتب خانہ مین جو دو سو نسخے
ہین اُنمین سے صرف انچاس ۴۹ مقابلہ کئے گئے ہین علاوہ انکے بلانچینی
نے بہت سے نسخونکا ذکر کیا ہے جنسے آج تک کوئی مطلع نہین ہے
جیسا کہ ہارن صاحب نے جلد چوتھی کے صفحہ ۹۰۴ مین بتصریح بیان کیا ہے
دوسرے یہہ کہ پادری صاحب کہتے ہین کہ ۶۳۰ نسخون مین قریب تیس ہزار
کے غلطیان پائی گئین حالانکہ اسمین دو وجہہ شبہہ ہین اوّلا یہہ کہ ۶۳۰
نسخون کا کبہی مقابلہ نہین ہوا کیونکہ ہارن صاحب اسی جلد کے اسی
صفحہ مین لکہتا ہے کہ عہد جدید کے کل نسخے جو کلاً یا بعضاً یقیناً مقابلہ کئے گئے
انکی تعداد چار سو سے متجاوز نہین ہے اور پہر حاشیہ مین لکہتا ہے کہ
پروفیسر بیک نے مقابلہ کئے ہوئے نسخون کی تعداد جو اپنی کتاب کے
حصہ اول کے صفحہ ۲۴ سے ۱۰۰ تک لکہی ہے ۳۹۴ ہے اور جن نسخون کا
مقابلہ گریس باخ نے اپنی انجیل کے طبع کے واسطے کیا اُنکی تعداد اُسنے
۳۰۰ لکہی ہے بشپ مارش نے جو لینے اور میکائیلس کے نسخون کو ملا کر
شمار کیا ہے انکی تعداد ۴۶۹ ہے اور پہر ہارن دوسری جلد کے صفحہ

مین لکہتا ہی کہ عہد جدید کے کل نسخون کی تعداد جو ہم تک پہنچے ہین خواہ کامل ہون
خواہ ناقص اور جنکا مقابلہ خواہ کلاً خواہ بعضاً ہوچکا ہے قریب پانچ سو کے ہوتی ہے
مگر یہہ تعداد اُن نسخون کی تعداد کی ایک جزو قلیل ہے جو کتب خانون مین
موجود ہین انتہی تو پہلا اب دیکہئے کہ پادری صاحب کا ۴۰۰۰ نسخون کا لکہنا کس
جہوٹہ ہی یا نہین ثانیاً پادریصاحب کہتے ہین کہ گریس باخ اور شولز نے ان
نسخون مین قریب تیس ہزار کے غلطی پائی سو یہہ بہی پادریصاحب کی جہوٹی
باتون مین سے ایک بات ہے کیونکہ پادری صاحب کا مستند اور معتبر
جلد اول کے صفحہ ۱۲۶ مین اور دوسری جلد کے صفحہ ۳۰۰ مین لکہتا ہے
کہ گریس باخ نے ڈیڑہ لاکہہ اختلاف عبارت کے نکالے ہین اور جو پادریصاحب
لفظ وغیرہ مین اور علماء مصححین کو بہی شامل سمجہتے ہین تو ذرا پادریصاحب
اسبات کو بہی یاد رکہین کہ وتیس تین نے ایسے اختلافات عبارت دس
لاکہہ سے زیادہ جمع کیے ہین جیسا کہ انسائی کلوپیڈیا برٹینیکا کے جلد ۱۹ مین
اسکرپچر کے بیان مین مرقوم ہے اور جو پادریصاحب نے قدیم نسخون کے متعلق
بہت فخر کیا ہے سو ہم اُن نسخون کا کیا حال لکہین کہ انمین سے کسی مین ۲۳ ورس
کسی مین ۷ ورس کسی مین ۳۰ ورس کسی مین ایک انجیل کسی مین کئی انجیلین

کسی مین صرف نامے کسی مین صرف حواریون کے اعمال ھین پس چہودا
کو نسخہ قرار دینا یہہ بہی ایک مغالطہ بازی ہے اور بس الحاصل اِن وجوہ و دلائل سے
ہر شخص منصف مزاج اور عاقبت اندیش پر یہہ بات بخوبی واضح و آشکار ھو گی کہ
یہہ مجموعہ عہد عتیق اور جدید کا بعینہ وہ توریت اور انجیل نہین ہے جو حضرت موسیٰ اور
حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو وحی کی گئی تہی اور نہ انکا کلام الله مین ذکر آیا ہے کیلیئے
کہ اِن دونون مجموعون مین وہ کتابین شامل ہین جو باتفاق علماء یہود و نصاریٰ
کے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی تصنیف بہی نہین بلکہ بعض کتابون
کے تو مصنفون کا بہی ٹھکانا نہین علاوہ اسکے یہہ بات بہی بدلائل ثابت ہوئی کہ
مجموعہ عہد جدید کا غیر الہامی ہے پس اس صورت مین یہہ وہ انجیل کیونکر ہو سکتی ہے
جسکا کلام الله مین ذکر آیا ہے اور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کی گئی ہے
اور جسکا ہر لفظ الہامی ہتا قطع نظر اسکے یہہ بات بہی بخوبی پایہ ثبوت کو پہنچی کہ عرب
کے کلیسے اور اسی طرح سوریانی کلیسے اس مجموعہ عہد جدید سے کئی کتابون کو واجب التسلیم
نہ جانتے تھے اور نہ وہ کتابین اُنکے نسخون مین موجود تہین اور بعضے فرقہ مسیحی
تو اس مجموعہ ہی کو [illegible] نہ مانتے تہے ایسی صورت مین پادری صاحب کیا سمجھکر کہتے
ہین کہ اسی مجموعہ کا کلام الله مین ذکر آیا ہے اور اس سے یہہ استدلال کرتے ہین کہ آنحضرت

مین بہی مجموعہ انجیل کا موجود تہا اور صحیح بہی تہا کیونکہ یہہ بات خلاف عقیدہ اہل اسلام
اور خلاف کتب عیسائیہ کہ بہی ہے پس ایسی بات پر بحث کرنا اور ہٹ کرکے اپنی ہی کہے
جانا گو وہ سراسر خلاف ہی ہو پادریصاحب ہی کا کام ہے خلاصہ اب پادریصاحب
کی ساری باتون کا جواب ادا ہو چکا اور اُنکی بیجا اور غیر حق باتین بوجوہ موجہہ
باطل ٹہر کر ہماری باتین بوجہہ حسن بپایہ ثبوت کو پہنچین اگرچہ انکی سب غیر حق اور
بیجا باتون کا بیان نہین ہوا لیکن اتنا بہی جو لکہا گیا یقیناً اِس امر کے لئے کافی و
وافی ہے کہ منصف اور دانا پر اُنکا انصاف اور حق گوئی ظاہر و عیان ہووے
اور اگرچہ ہمنے بعض محل و موقع پر کوئی کوئی بات سختی آمیز لکہی تو یہہ کچہہ خوشی و عداوت
کی راہ سے نہین بلکہ ایسی سختی پادریصاحب نے ہمپر واجب و لازم کردی ہے فقط
فی الجملہ اگر پادریصاحب کے گوشہ دل مین محبت اور دوستی کی بات کے واسطے کچہہ جگہہ ہو
اور ہماری اِس بات کو طعن نہ سمجہین تو محبت کی راہ سے ہماری یہہ تمنا ہے کہ پادریصاحب
اپنی کتب محرفہ اور موضوعہ سے دست بردار ہوکر اور اِس دین پولوسی کو جعلی اور
لباسی سمجہکر خداوند متعال سے ہدایت کی دعا مانگین اور یقین کامل ہے کہ اگر پادری
صاحب سچے دل سے دعا مانگینگے تو وہ رب کریم اور غفور رحیم انکو وہ راہ راست دکہلاویگا
جو اُسکے نزدیک پسندیدہ ہے انشاء اللہ تعالی ہمین اور انہین سبکو ہدایت آخر تک دیوے ہماری پادریصاحب کے حق مین دلی دعا ہے

اب کہ ہمنے بفضلہ وعنایتہ پادریصاحب کے خط کی تردید سے فراغت پائی تو بہائی مسلمانو
کے اطلاع و آگاہی کے لیئے چند سطر اور لکھتے ہین مخفی نرہے کہ پادری فنڈر صاحب نے
اپنے ان خطوط مین جیسا کچھ ہمارے اعتراضات کے جواب ادا کیئے ہین وہ واضح و آشکار ہین
اور انکی نسبت کچھ لکھنا تضیع اوقات معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہر ادنی و اعلی جسکی نظر سے ہمارے
اور پادریصاحب کے خطوط گذرینگے بخوبی جان لیگا کہ پادریصاحب نے ادائے جوابات سے عجز کے
بدلے کیسے کیسے لطایف الحیل درمیان مین لاکر چالاکی کو کام فرمایا ہے عمدہ تر جواب اور
اعتراض پادریصاحب کا ان خطوط مین یہی معلوم ہوتا ہے کہ آنہون نے ہماری نسبت
جابجا غیر حق اور ناراست اور بیجا باتین کہنے کا اتہام لگایا ہے سو گویا آنہون نے اپنی ان باتون
کے کہنے سے ہمپر یہہ بات واجب و لازم کردی کہ ہم انکی ساری ناراست اور جہوٹہہ
باتون کا بیان بتشریح و تفصیل تمام کرین سو انشاء اللہ العزیز اب ہم پادریصاحب
کی جہوٹہہ باتون کے بیان کے لیئے ایک رسالہ مستقلہ کے لکھنے مین مصروف ہونگے
اور بتوفیق ایزدی اسکو حلیۂ انطباع سے محلی کر کے سامعین و ناظرین کی خدمت
مین گذرانینگے تاکہ سب لوگ پادری صاحب کے جہوٹہہ بولنے اور انکے خلاف
واقع لکھنے سے آگاہ و مطلع ہوجاوین وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی ونعم الوکیل ونعم المولی

وتمم النظیر

الحمد للہ کہ مکاتبات جناب حقایق و معارف آگاہ رئیس المتکلمین فخر زمان جناب
محمد وزیر خان صاحب کے کہ مولف میزان الحق کے خطوط کے جواب مین مرقوم ہوئے تھے
سنہ ۱۲۷۰ ہجری مین مطبوع ہوئے

مخفی نرہے کہ چھاپنے مین ڈاکٹر صاحب کے تیسرے خط کا ایک حاشیہ سہو سے
رہگیا ہے سو اوسکو یہہ عاجز یہان چھاپ دیتا ہے

واضح ہو کہ اس مین الہام کا لفظ چند جا مستعمل ہوا ہے اوس سے مراد وحی سے
جو پیغمبرون کو ہوا کرتی ہے
نہ وہ الہام جو صلحا کو
بہی ہوا کرتا ہے

فقط

بالخیر

اغلاط نامہ

سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	نارہ	ناکارہ	۴۲	۱۲	انزل الذین السیر	انزل من السماء	۵۹	۲	میرکی	میری
۵	مشتہات	مشتبہات	۴۳	۱	برونیسر	پروفیسر	۶۰	۱۴	ہازن	ہارن
۷	بہونگ	پہونک	۳۵	۱۲	سکرین	منکر	۶۱	۱۵	محل اکی	محال ہے
۱۴	سے	ہے	۴۴	۷	جیسے	جسنے	۶۵	۱۵	قو	قوی
۱۴	بہجدیجئے	بہجد یجئے	ایضاً	۱۳	گذرے	بیان ہوگے	۶۶	۳	دوز ڈم	وورز ڈم
۱	میسجونکی	مسیحیونکی	۴۴	۱۵	ہونیگی	ہونگی	ایضاً	۴	ورزلیورین	اورزلیورین
۱۴	آپ	پہر آپ	۴۴	۵	اسی	اس	۶۷	۹	اکیے	اکیے
۲	مسیجون	مسیحیون	۴۴	۱۳	یاالغرض محال	بفرض محال	۶۸	۳	کیوتکہ	کیونکر
۱۳	سترہ	طرّہ	۴۵	۷	نامہ بتہا	نامہ نہتا	ایضاً	۱۱	نسخو	نسخون
۶	موقر	معقر	ایضاً	۱۳	نسب نامہ بھی	نسب نامہ ہی	ایضاً	۱۴	لوند	لونڈی
۵	اوسکا	اونکا	۵۲	۸	طرلقہ	طریقہ	۷۱	۵	آپکے عدد	معذر
۱۰	ہت	ہے	۵۳	۳	نسبت	نسب	ایضاً	۸	ضمامہ	دیانت
۲	خد	خدا	۵۴	۳	تیری	بڑی	ایضاً	۱۲	اخبار الانام	اخبار الایام
۱۱	بسبب	سبب	۵۷	۵	ہی	سے	۷۴	۷	لہذ	لہذا
۳	مجھے	کچھ	ایضاً	۷	بیشتر	پیشتر	۷۵	۶	عرض	غرض
۴	بنائی	بنا	۵[illegible]	۱۳	سنے	سنیں	۷۷	۳و۴	منضون	مضمون
۶	برترسے	بر[illegible]	۵[illegible]	۲	اکلی	اگلے	ایضاً	۵	اب کے	اب کہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۰	۷	کیونکر	کیونکر	۱۱۳	برحاشیہ	تیرہواں	چودہواں				
۸۲	۳	پہنچا	بھیجا	۱۱۵	برحاشیہ	چودہواں	پندرہواں				
۸۳	۸	برشنید	برشنیند	ایضاً	۱۰	[illegible]	اسکو				
۸۵	۱۱	جیسے	جیتے	۱۱۷	۸	رکھا	رکھو	۱۱۹	۳	اعجاز	اغماض
۸۶	۸	شورلز	شولز	۱۲۲	۱۳	اکا	آگاہ				
ایضاً	۹	کسینے	کسنے	۱۲۹	۶	اگر کیسے	کریں				
۹۳	۷	دل	اول	۱۳۰	۱۱	[illegible]	[illegible]ورہ				
ایضاً	۸	پکھ	پہر	[illegible]	[illegible]	عوی	دعوی				
ایضاً	۱۲	واسطے	اسکے	[illegible]	۵	میزی	بیزی				
ایضاً	۱۵	لاحل	لاحاصل	[illegible]	۷	سسب	سبب	۱۶۴	۵	پرسنٹ	پروٹسٹنٹ
۹۴	۴	گوہی	گواہی	[illegible]	۴	علےہو	علے ماہو				
[illegible]	۲	۶ باب جلد	۲ باب	[illegible]	۲	لالاونز	لاردنز				
۹۹	۳	ہمارے	ہمارے	۱۸۲	۱۴	اسن	اس				
۱۰۲	۲	میز	میزان	[illegible]	۱	کہین	نہین				
۱۰۵	۴	برہوعیر	پیروفسر	ایضاً	۲	النسا	الہنا				
[illegible]	۹	[illegible]	میزان	[illegible]	۸	یو	یون				
۱۰۹	۵	جر	مقر	۱۹۳	۱۵	ہیودیو [illegible]	ہیودیو [illegible]				
[illegible]	۹	احبار	اخبار								
۱۱۰	۱۵	شردع	شروع ہوئی								